يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ

مسلمان بچوں کے واسطے

فارسی کی چوتھی کتاب

جسے

انجمن حمایت اسلام لاہور نے تالیف کیا

سنہ ۱۳۲۹ ہجری المقدس

علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

مفید عام پریس لاہور میں چھپی

تعداد جلد ۰۰

انجمن حمایت اسلام لاہور

اس وحدہ لاشریک لہ کی شان دیکھو۔ کہ اپنی قدرت۔ اپنی عظمت۔ اپنا جلال کیسے عجیب اور حیرت ا[illegible]
انقلابوں سے ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ دین اسلام کے وہ مخلص پیرو ہمارے جو اپنی اعلےٰ درجے کی دینداری
فضیلت۔ حسن اخلاق وغیرہ خوبیوں کے باعث آج کل کی معدن علوم ہونے کی مدعی قوموں کے بھی استاد
انہیں کی نسلیں آج جاہل مطلق بے ہنر محض اور اپنے سچے مذہب کے مقدس اصولوں کی پابندی سے آ[illegible]
ہیں۔ ان کی جہالت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بت پرست قومیں جن کے پاس اپنے مذہب کی حقیقت کی کوئی بھی عقلی
نقلی دلیل نہیں۔ علانیہ اسلام کی تردید کے واسطے کھڑی ہوتی ہیں۔ اور ہمیں اپنی بے علمی و نالیاقتی سے
کے جواب دینے کی بھی جرأت نہیں۔ عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی ن[illegible]
کر سکتا ہے۔ وہ ہمارے خاتم المرسلین کی نسبت سینکڑوں جھوٹے اور لغو بہتان باندھ کر عام لوگوں
سناتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم ان کے پھر اور پوچ اعتراضوں کے جواب دینے سے بھی قاصر رہتے ہیں
باتیں تو ہیں برکنار۔ مشن سکولوں میں ہمارے شافع المذنبین اور ہمارے دین کی نسبت وہ نالائق الفاظ
لڑکوں کی زبان سے نکلوائے جاتے ہیں۔ جن کا سننا بھی جائز نہیں۔ مگر بلے ہماری بے غیرتی۔ کہ
لڑکوں کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بندوبست نہیں کرتے۔ ہماری لڑکیوں کے عقائد بگاڑنے
ناجائز آزادی سکھانے کو کبھی روپے پیسے کا لالچ دے کر کبھی پڑھانے کا ڈھنگ ڈال کر
دستکاری سکھانے کا وعدہ دے کر عیسائی عورتیں جن سے پردہ کرنا ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسے
[illegible] ہمارے گھروں میں آتی ہیں۔ مگر واے رے نادانی۔ کہ ہم ان نقصوں کے بتانے اور اپنی لڑکیوں
کو [illegible] کرنے والی عورتوں کے ہاتھوں سے بچانے کی ہمت نہیں کرتے۔ بے بہری کا نتیجہ ہمیں یہ ملا۔ کہ [illegible]
ہیں۔ وہ آج ہمارے قبضے میں ہیں۔ چور۔ اچکے۔ مفلس۔ قلاش بنتے ہیں۔ اکثر مسلمان آج [illegible]
بھانڈ۔ ڈوم۔ کل مسلمان۔ ان پڑھ۔ جاہل۔ بے ادب گستاخ بھی ہیں۔ تو بھی مسلمان۔ دنیاوی علوم
اعلےٰ عہدوں پر کیوں ترقی نہیں کرتے؟ اپنی [illegible] کون بیچتے جاتے ہیں؟ یہی ہمارے بھائی [illegible]
اسلام کے پاک اصولوں کی پیروی چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن قوموں کو انسانی لباس میں آ[illegible]
کچھ مدت نہیں گذری۔ ان کا دل آزار مقولہ اہل اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ
انسانی نسلوں کے حق میں فائدہ رساں نہیں ہے۔ غرض دینی اور دنیوی دونو طرح کی حالت
ذلیل ہو رہی ہیں۔ مگر باوجود اس کے ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ اور مل کر اس حالت
بچانے فرقہ فرقہ بن کر ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہیں۔ بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے
کی بیخ کنی کر کے اسلام ہی کو صدمہ پہنچا رہے ہیں۔ اور لطف یہ کہ اس بات کو دین کی
سمجھتے ہیں۔ افسوس صد افسوس!!

مندرجہ بالا نقصوں کے دور کرنے کے واسطے لاہور میں **انجمن حمایت اسلام** قائم ہوئی
مقاصد یہ ہیں۔ اول مخالفین مذہب مقدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب
دوم مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کرنا۔ تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی مذ[illegible]
محفوظ رہیں۔ سوم [illegible] اور یتیم لاوارث بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا۔ تاکہ
کو چھوڑ کر گمراہی اور [illegible] آخرت میں گرفتار نہ ہوں۔ چہارم اہل اسلام کو اصلاح ط[illegible]

انتخاب از لوائح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خداوندا سپاس تو بر زباں نمے آریم- و ستایش تو بر تو نمے شماریم- چرا کہ ہرچہ در صحائف کائنات از جنس اثنیہ و محامد است- ہمہ بجناب عظمت و کبریاے تو عائد است- از دست و زبان ما چہ آید کہ سپاس و ستایش ترا شاید- تو چنانی کہ خود گفتۂ- و گوہر ثناے تو آن است- کہ خود سفتۂ- رباعی

آنجا کہ کمال کبریاے تو بود عالم نمے از بحر عطاے تو بود
ما را چہ حد حمد و ثناے تو بود ہم حمد و ثناے تو سزاے تو بود

جائیکہ زباں آور انا افصح علم فصاحت انداختہ- و خود را در اداے ثناے تو عاجز شناختہ- ہر شکستہ زبانے را چہ امکان زباں کشائی- و ہر آشفتہ رائے را چہ یاراے سخن آرائی- بلکہ اینجا اظہار اعتراف بعجز و قصور عین قصور است- و بہ آں سرور دین و دنیا صلے اللہ علیہ وسلم دریں معنی مشارکت جستن از حسن ادب دور-

رباعی

من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم تا ہمسرئے سگانش باشد ہوسم
در قافلۂ کہ اوست دانم نرسم این بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم

مناجات- الٰہی الٰہی- ما را برہاں از اشتغال ملاہی- کشادۂ غفلت از نظر بصیرت ما بکشاے- و ہر چیزے را چنانکہ ہست- بما بنماے- محرومی و مہجورئے ما ہمہ از ماست- ما را بما نگذار- و ما را از ما رہائی کرامت کن- و بخود آشنائی ارزانی دار- رباعی

یارب دل پاک و جان آگاہم دہ آہ شب و گریۂ سحرگاہم دہ

در راه خود اول ز خودم بیخود کن   وانگه بیخود ز خود بخود راهم ده

لائحه - حضرت بیچون که ترا نعمت هستی داده است - در درون تو جز یک دل نه نهاده است - تا در محبت او یکرو باشی و یکدل - و از غیر آں معرض و برو مقبل - نه آنکه یکدل را صد پاره کنی - و هر پارهٔ از آں در پئے مقصدے آواره

لائحه - حق سبحانه تعالے همه جا حاضر است - و در همه حال بظاهر و باطن همه ناظر - زہے خسارت که تو دیده از لقاے او برداشته سوے دیگرے نگری - و طریق رضاے او بگذاشته راه دیگرے سپری - رباعی

آمد سحر آں دلبر خونیں جگراں   گفت اے ز تو بر خاطر من بار گراں
شرمت بادا که من بسویت نگراں   باشم تو نهی چشم بسوے دگراں

لائحه - ما سواے حق عز و علا در معرض زوال است و فنا - حقیقتش معلومے است معدوم - و صورتش موجودیست موهوم - دیروز نه بود داشت نه نمود - امروز نمودے است بے بود - پیدا ست که فردا از وے چه خواهد کشود زمام انقیاد بدست آمال و امانی چه دہی - و پشت اعتماد بدیں مزخرفات فا[نی] چه نهی - دل از همه برکن و در خدا بند - از همه بگسل و با خدا پیوند - اوست که همیشه بود و باشد - و چهرهٔ بقایش را خار هیچ حادثه نخراشد - رباعی

هر صورت دلکش که ترا روے نمود   خواهد فلکش زود ز چشم تو ربود
رو دل بکسے ده که در اطوار وجود   بود است همیشه با تو و خواهد ب[ود]

رباعی

چیزے که نه روے در بقا باشی زو   آخر هدف تیر بلا باشی زو
از هرچه بمردگی جدا خواهی شد   آں به که بزندگی جدا باشی ز[و]

لائحه - حقیقت حق تعالے جز هستی نیست - و هستیٔ او را انحطاط و پستی نه مقدس است از سمت تبدل و تغیر - مبرا ست از وصمت تعدد و تکثر - از همه نشا[ن] بے نشاں - نه در علم گنجد و نه در عیاں - همه چندها و چونها از و پیدا و بے چند و چوں - همه چیزها باو مدرک و او از احاطهٔ ادراک بیروں چشم سر در مشاهدهٔ جمال او خیره - و دیدهٔ سر بے ملاحظهٔ کمال او تیر[ه]

انتخاب از سفرنامهٔ حکیم ناصر خسرو

از بیت المقدس برفتم - در راه بسیار ده ها و شهرها دیدم که شرح آن مطول مے شود - تخفیف کردم - بجائے رسیدم که آن را طینه مے گفتند - و آن بندر بود کشتیها را - و از آنجا به کشتی نشستم تا تنیس که جزیره ایست و شهرے نیکو و از خشکی دور است - چنانکه از بامهاے شهر ساحل نتوان دید - از آنجا باز به کشتی نشسته بجانب مصر روانه شدیم - و چون بکنار دریا رسیدیم - برود نیل کشتی بالا مے رفت - تا بشهرے رسیدیم که آن را صالحیه مے گفتند - و این روستاے پر نعمت و خواربار است - و آنجا کشتیها بسیار میسازند و هر یک را دویست خروار بار میکنند و بمصر مے برند - تا در دکان بقال مے رود که اگر نه چنین بودے - آذوقهٔ[1] آن شهر به پشت ستور نشایستے داشتن با آن مشغله که آنجا است - و ما بدین صالحیه از کشتی بیرون آمدیم و آن شب نزدیک شهر رفتیم ٭

روز یکشنبه هفتم صفر سنه تسع و ثلثین و اربعمائه در قاهره بودیم - شهر قاهره پنج دروازه دارد - بارو ندارد - اما بناها چنان مرتفع است که از بارو قوی تر و عالی تر است - و هر سراے و کوشکے حصارے است - و بیشتر عمارات پنج اشکوب[2] و شش اشکوب باشد - و آب خوردنی از نیل باشد - سقایان باشتر نقل کنند - و آب چاه ها هرچه برود نیل نزدیک تر باشد - خوش باشد - و هرچه دور از نیل باشد - شور باشد - و سقایان که آب بر پشت کشند - نیز باشند با سبوهاے برنجین و خیکها[3] در کوچهاے تنگ که راه شتر نباشد - و اندر شهر درمیان سراها باغچه ها و اشجار باشد و آب از

---

[1] اسباب خوراک [2] منزل [3] مشک ها ٭

چاه دهند بدولابها - و بر سر بامها هم درخت نشانده باشند و تفرج گاه ها ساخته - و سرا ها چنان بود از پاکیزگی و لطافت که گوئی از جواهر ساخته اند نه از گچ و آجر و خشت و سنگ - و تمامت سرا هاے قاهره جدا جدا نهاده است - چنانکه درخت و عمارت هیچ آفریده بر دیوار غیرے نباشد - و هرکه خواهد - هرکه که بایدش - خانهٔ خود باز تواند شگافت و عمارت کرد - که هیچ مضرتے بدیگرے نرسد - و قاهره را چهار جامع است که روز آدینه نماز کنند - و قصر سلطان میان شهر قاهره است و همه حوالے آن کشاده که هیچ عمارت بدان نه پیوسته است - چون از بیرون شهر بنگرند - قصر سلطان چون کوہے نماید از بسیارے عمارات و ارتفاع آن - و این را ده دروازه است بر روے زمین - و در زیر زمین دریست که سلطان سواره از آن جا بیرون رود - و از شهر بیرون قصرے ساخته است که مخرج آن رهگذر در آن قصر است - و آن رهگذر را همه سقف محکم زده اند - و همه ارکان دولت و خادمان سیاهان بوؤند و رومیان - و هرگز آنجا رسم شراب خوردن نبوده - و هیچ زن از خانه بیرون نیامده +

و از مصر بقاهره کم از یک میل باشد - و مصر جنوبی است و قاهره شمالی - و نیل از مصر مے گزرد - و بقاهره مے رسد - و بساتین و عمارات هر دو شهر بهم پیوسته است - و شهر مصر بر بالائی نهاده - و جانب مشرقئ شهر کوه است - اما نه بلند بلکه سنگها ست و پشتهاے سنگین - و بر کنارهٔ شهر مسجد طولون است بر سر بلندی - و سلطان ماه رمضان آنجا نماز کردے و روز هاے جمعه - و شهر مصر از بیم آب بر سر بالائی نهاده است - و وقتے سنگهاے بلند بزرگ بوده است - همه را بشکستند و هموار کردند - و چون از دور شهر مصر را نگاه کنند - پندارند کوہے است - و خانه هاے هست که چهارده طبقه از بالاے

بیکدیگر است و از ثقات شنیدم که شخصے بر بام هفت طبقه باغچه کرده بود و گوسالهٔ آنجا برده و پرورده - تا بزرگ شده بود - و آنجا دولابے ساخته - که این گاو مے گردانید - و آب از چاه بر مے کشید - و بر آن بام درختهاے نارنج و ترنج و موز وغیره کشته - و همه در بار آمده - و گل و سپرغم همه نوع کشته - و در شهر مصر غیر قاهره هفت جامع است - درمیان بازار مسجدے است که آن را عمر عاص ساخته است بروزگارے که از دست معاویه امیر مصر بود - و آن مسجد بچهار صد عمود رخام قائم است - و آن دیوار که محراب بروست - سر تا سر تختهاے رخام سپید است - و جمیع قرآن بر آن تختها بخطے زیبا نوشته - و از چهار حد مسجد بازار هاست و درهاے مسجد در آن گشاده - و مدام در آن مدرسان و مقریان نشسته و سیاحت گاه آن شهر بزرگ آن مسجد است - و هرگز نباشد که در او کمتر از پنج هزار خلق باشد چه از طلاب علوم و چه از غریبان و چه از کاتبان که چک و قباله نویسند و غیر آن - و همیشه در این مسجد ده تو حصیر رنگین نیکو بر بالاے یکدیگر گسترده باشد - و هر شب زیاده از صد قندیل افروخته - و محکمهٔ قاضی القضاة در این مسجد باشد - و بر جانب شمالئ مسجد بازارے است که در هیچ بلاد چنان بازارے نشان نمے دهند - و هر ظرائف که در عالم باشد - آنجا یافت مے شود - و شهر مصر بر کنارهٔ نیل نهاده است بدرازی و بسیار کوشکها و منظر ها چنان است - که اگر بخواهند - آب بریسمان از نیل بردارند - اما آب شهر همه سقایان آورند - بعضے به شتر و بعضے بدوش - اهل بازار هرچه فروشند - راست گویند - و اگر کسے بمشتری دروغ گوید - او را بر

ل۵ تاز بود.

شتر سے نشانده زنگے بدست او بدهند - تا در شهر مے گردد - و زنگ مے جنبانند - و منادی مے کند که من خلاف گفتم و ملامت مے بینم - و هرکه دروغ گوید - سزاے او ملامت باشد - و در بازار آنجا از بقال و عطار و پیله ور هرچه فروشند - باروان آں از خود بدهند - احتیاج نباشد - که خریدار باروان بردارد - و روغن چراغ آنجا از تخم ترب و شلغم گیرند - و آنجا کنجد اندک باشد و روغنش عزیز - و روغن زیتوں ارزاں - و اهل بازار و دکانداراں بر خران زینی نشینند - که آیند و روند از خانه به بازار - و هر جا بر سر کوچها بسیار خران زینی آراسته داشته باشند که اگر کسے خواهد بر نشیند و اندک کرایه مے دهد - و آنجا مالها دیدم از آن مردم که اگر گویم یا صفت کنم - مردم عجم را قبول نیفتد - و مال ایشاں را حد و حصر نتوانستم کرد - و آں آسایش که آنجا دیدم - هیچ جا ندیدم +

اکنوں شرح باز گشتن خویش بجانب خانه براه مکه حرسها الله تعالیٰ من الآفات از مصر باز گویم - در قاهره نماز عید کردم و سه شنبه چهاردهم ذی الحج سنه احدی و اربعین و اربعمائه از مصر در کشتی نشستم - و براه صعید الاعلیٰ روانه شدم - و آں روے بجانب جنوب دارد - و ولایتے است - که آب نیل از آنجا بمصر مے آید و هم از ولایت مصر است - تا بشهرے رسیدم که آں را اسیوط مے گفتند - و افیوں از ایں شهر خیزد - و آں خشخاش است که تخم او سیاه باشد - چوں بلند شود و پیله بندد - او را بشکنند - از آں مثل شیره بیروں آید - آں را جمع کنند و نگاه دارند - افیوں باشد - و تخم ایں خشخاش خرد و چوں زیره است - و بدیں اسیوط از صوف گوسفند

دستارہا بافند کہ مثل او در عالم نباشد +

از آنجا بشہرے رسیدیم کہ آں را اسوان مے گفتند - و بر جانب جنوب ایں شہر کوہے بود کہ رود نیل از دہن ایں کوہ بیروں مے آید - و من دریں شہر بیست و یک روز بماندم کہ بیابانے عظیم در پیش بود - و موسم آں بود - کہ حجاج باز گشتہ بر اشتران آنجا برسند - و ما انتظار آں میداشتیم کہ چوں آں شتر ہا باز گردد - بکرایہ گیریم و برویم - و چوں بداں شہر بودم - مرا آشنائی افتاد بمردے کہ او را ابو عبد اللہ محمدؐ بن فلیج مے گفتند - مردے با صلاح و پارسا بود - از طریق منطق چیزے مے دانست - او مرا معاونت کرد در کرایہ گرفتن و ہمراہ باز دید کردن و نغیر آں +

ازیں شہر روانہ شدہ بچہار روز در شہر عیذاب رسیدیم - و ایں شہر بر کنار دریا نہادہ است - مسجد آدینہ دارد - و مردے پانصد در آں باشد - و تعلق بسلطان مصر داشت - و باجگاہے است کہ از حبشہ و زنگبار و یمن کشتیہا آنجا آید - و دریں شہرک آب چاہ و چشمہ نباشد الا آب باراں - و اگر گاہے آب باراں منقطع باشد - آنجا بجاہاں کہ قومے است بیابانی - آب آرند و بفروشند - تا سہ ماہ ما آنجا بودیم - ازآنکہ کشتی روانہ نمے شد - باد شمال بود و ما را باد جنوب مے بایست - من اینچہ آنچہ داشتم - خرج کردہ شد - ابو عبد اللہ محمدؐ بن فلیج نامہ نوشتہ بود بدوستے یا وکیلے کہ او را بشہر عیذاب بود کہ آنچہ ناصر خواہد - بوے دہد و خطے بستاند - تا وے را محسوب باشد - از ضرورت من آں کاغذ را بداں شخص دادم - او مردی کرد - و گفت و اللہ او را پیش من چیز بسیار است - چہ میخواہی تا بتو دہم - تو بمن خط دہ - من تعجب کردم از نیکروئے

آں محمد فلیج کہ بے سابقہ با من آں ہمہ نیکوئی کرد - و اگر مردے بے باک بودمے و روا داشتمے - مبلغے مال از آں شخص بواسطۂ آں کاغذ بستدیمے - غرض من از آں مرد بقدر ضرورت بستیدم و خط بداں مقدار بوے دادم - و او آں کاغذ کہ من نوشتہ بودم - باسواں فرستاد - و پیش از آنکہ من از شہر عیذاب بروم - جواب آں محمد فلیج باز رسید کہ آں چہ مقدار باشد ہرچند - کہ او خواہد و از آں من موجود باشد - بدو بدہ - و اگر از آں خویش بدہی - عوض با تو بدہم و ایں فصل بداں نوشتم - تا خوانندگاں بدانند کہ مردم را بر مردم اعتماد است - و کرم ہر جاے باشد و جوانمرداں ہمیشہ بودہ اند و باشند - الغرض آنگاہ کہ موسم رسید و کشتیہا روے بشمال نہادند - سوار شدہ بجدہ شدم +

جدہ شہرے بزرگ است - و بارۂ حصین دارد بر لب دریا - و در او پنج ہزار مرد باشد - بر شمال دریا نہادہ است - و بازار ہا نیک دارد - و قبلۂ مسجد آدینہ سوے مشرق است - و بیروں از شہر ہیچ عمارت نیست - الا مسجدے کہ معروف است بمسجد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام - و دو دروازہ است شہر را - یکے سوے مشرق کہ رو با مکہ دارد - و دیگر سوے مغرب کہ رو با دریا دارد - و بدیں شہر جدہ نہ درخت است و زرع - ہرچہ بکار آید - از روستا آرند - و از آنجا تا مکہ دوازدہ فرسنگ است - امیر جدہ بندۂ امیر مکہ بود - من نزدیک امیر جدہ شدم + با من کرامت کرد - و آں قدر باجے کہ بمن مے رسید - از من معاف داشت و نخواست - چنانکہ از دروازہ مسلم گزر کردم - خبرے بمکہ نوشتند - کہ ایں مردے دانشمند است - از وے چیزے نشاید ستیدن - روز آدینہ

نماز دیگر از جده برفتم - یک شنبه سلخ جمادی الآخر بدر شهر
مکه رسیدیم - و از نواحی حجاز و یمن خلق بسیار عمره را در
مکه حاضر باشند اول رجب و عید رمضان و بوقت حج نیز
بیایند - و چون راه ایشان نزدیک و سهل است - هر سال
سه بار بیایند +

شهر مکه شرفها الله تعالےٰ اندر میان کوه ها نهاده است بلند -
و هر جانب که بشهر روند - تا بمکه برسند - نتوان دید - و بلند ترین
کوهے که بمکه نزدیک است - کوه ابو قبیس است - و آں چوں
گنبدے گرد است - چنانکه اگر از پاے آں تیرے بیندازند -
بر سر رسد - و در مشرقئ شهر افتاده است - چنانکه چوں در
مسجد حرام باشند - به دے ماه آفتاب از سر آں بر آید - و بر
سر آں میلے است از سنگ بر آورده - گویند ابراهیم علیه السلام
بر آورده است - و ایں عرصه که درمیان کوه است - شهر است
دو تیر پرتاب - در وو بیش نیست - و مسجد حرام بمیانۂ ایں
فراخنائے اندر است - و گرد بر گرد مسجد حرام شهر است و
کوچه ها و بازار ها - و هر کجا رخنه بمیان کوه در است - دیوار
باره ساخته اند و دروازه بر نهاده - و اندر شهر هیچ درخت نیست
مگر بر در مسجد حرام که سوے مغرب است و آں را باب ابراهیم
خوانند - بر سر چاهے درختے چند بلند است و بزرگ شده - و از مسجد
حرام بر جانب مشرق بازارے بزرگ کشیده است از جنوب سوے
شمال - و بر سر بازار از جانب جنوب کوه ابو قبیس است - و دامن کوه
ابو قبیس صفا ست - و آنچنان است که دامن کوه را همچو درجات بزرگ کرده
اند - و سنگها به ترتیب رانده که بر آں آستانها روند و دعا کنند - و
بآخر بازار جانب شمال کوه مروه است - و آں اندک بالائی
است - و بر او خانهاے بسیار ساخته اند - و درمیان شهر

است - و دریں بازار بدوند ازیں سر تا بداں سر - و چوں کسے عمرہ خواہد کرد - اگر از جاے دور آید - بہ نیم فرسنگے مکہ ہر جا میلہا کردہ اند و مسجد ہا ساختہ - کہ عمرہ را ازآنجا احرام گیرند - و احرام گرفتن آں باشد - کہ جامۂ دوختہ از تن بیروں کنند - و ازارے بر میاں بندند و ازارے دیگر یا چادرے بر خویشتن در پیچند - و بآوازے بلند مے گویند کہ لبیک اللهم لبیک - و سوے مکہ مے آیند - و اگر کسے بمکہ باشد و خواہد کہ عمرہ کند - تا بداں میلہا برود - و ازآنجا احرام گیرد و لبیک مے زند و بمکہ در آید بہ نیت عمرہ - و چوں بشہر آید - بمسجد حرام در آید - و نزدیک خانہ رود - و بر دست راست بگردد - چنانکہ خانہ بر دست چپ او باشد و بداں رکن شود کہ حجر الاسود دروست - و حجر را بوسہ دہد و از حجر بگذرد و بر ہماں ولا[1] بگردد - و باز بحجر رسد و بوسہ دہد - یک طواف باشد - و بریں ولا ہفت طواف بکند - سہ بار بہ تعجیل بدود - و چہار بار آہستہ برود - و چوں طواف تمام شد - بمقام ابراہیم علیہ السلام رود کہ برابر خانہ است - و از پس مقام بایستد - چنانکہ مقام مابین او و خانہ باشد - و آنجا دو رکعت نماز بکند - آں را نماز طواف گویند - پس ازآں در خانۂ زمزم شود و از آں آب بخورد یا بروے بمالد - و از مسجد حرام بہ باب الصفا بیروں شدہ بکوہ صفا بشود - و روے بخانہ کند و دعا کند - چوں خواندہ باشد - فرود آید - و دریں بازار سوے مروہ برود - و آں چناں باشد - کہ از جنوب سوے شمال رود - و دریں بازار کہ مے رود - بر درہاے مسجد حرام مے گردد - و اندریں بازار آں جا کہ رسول علیہ السلام و الصلوات سعی کردہ است و شتافتہ و دیگراں را شتاب فرمودہ -

---

[1] پیاپے کردن کارے ؛

گامے پنجاه باشد - بر دو طرف ایں موضع چهار مناره است از دو جانب - مردم که از کوه صفا بمیان آں دو مناره رسند - از آنجا بشتابند - تا میان دو مناره دیگر که از آں طرف بازار باشد - و بعد از آں آہسته روند - تا بکوه مروه - و چوں بآستانہائے رسند - بر آں جا روند - و دعا بخوانند و باز گردند - و دیگر بار در ہمیں بازار در آیند - چنانکه چهار بار از صفا بمروه شوند و سه بار از مروه بصفا - چنانکه ہفت بار از آں بازار گذشته باشند - چوں از کوه مروه فرود آیند - ہمانجا بازارے است که در آنجا حجام نشسته موے سر تراشند - چوں عمره تمام شد - و از حرم بیروں آیند - دریں بازار بزرگ که سوے مشرق است - در آیند - بنا ہائے نیکو ست و ہمه دارو فروشاں باشند ٭

در مکه دو گرمابه است - فرش آں سنگ سبز که فسان[1] مے سازند - و چناں تقدیر کردم که در مکه دو ہزار مرد شہری بیش نباشد - باقی قریب پانصد مرد غربا و مجاوران باشند - در آں وقت خود قحط بود - بعضے از آنجا رفته بودند - و اندر شہر مکه اہل ہر شہرے را از بلاد خراساں و ما وراء النہر و عراق وغیره سرا ہا بوده - اما اکثر آں خراب بود و ویراں - و خلفائے بغداد عمارتہائے بسیار و بنا ہائے نیکو کرده اند آنجا - و در آں وقت که ما رسیدیم - بعضے از آں خراب شده بود - و بعضے ملک ساخته بودند - آب چاہائے مکه ہمه شور و تلخ باشد چنانکه نتواں خورد - اما حوضہا و مصانع بزرگ بسیار کرده اند - و به نیم فرسنگے شہر چاہے است که آں را بیر الزاہد گویند - آب آں چاه خوش است - و سقایاں آب از آنجا نیز بیاورند و بشہر بفروشند - ہوائے مکه عظیم گرم باشد ٭

مسجد حرام درمیان شہر مکه است - و طولش از مشرق

[1] کاریز و آبگیر ٭

بمغرب است - و عرض آں از شمال بجنوب - اما دیوار مسجد قائمه نیست و رکنها در مالیده است - تا بمدوری مائل است - زیرا که چوں در مسجد نماز کنند - از همه جوانب روے بخانه باید کرد - و آنجا که مسجد طولانی تر است چهار صد و بیست و چهار ارش است - و فراخ تر عرضش سی صد و چهار ارش است - و بسبب مدوری جائے تنگ تر نماید - جائے فراخ تر - و همه گرد - و بر گرد مسجد سه رواق است به پوشش - بعمود ہاے رخام برداشته اند - و میان سراے را چهار سو کرده - و درازئے پوشش که بسوے ساحت مسجد است - چهل و پنج طاق است - پهنایش به بیست و سه طاق - و عمود ہاے رخام تمامت صد و هشتاد و چهار است - و گفتند این همه عمود ہا را خلفاے بغداد فرمودند از جانب شام براه دریا بیرون - مسجد حرام را هجده در است - همه بطاقها ساخته اند بر سر ستونهاے رخام - بر جانب مشرق چهار در است - از گوشهٔ شمالی چوں از در دومیں بیروں شوی - بازار عطاران است - که خانهٔ رسول علیه السلام در آں کوے بوده است - و بر دیوار جنوبی که طول آں مسجد است - هفت در است - سومیں از آنها باب الصفا ست - که رسول علیه السلام ازیں در بیروں آمده است که بصفا شود و دعا کند - و از باب الصفا سوے مغرب دو در گذشته باب المعالی ست - که برابر ایں سراے ابو جهل است که اکنوں مستراح است - بر دیوار مغربی که آں عرض مسجد است - سه در است - و بر دیوار شمالی که طول مسجد است - چهار در است +

خانۂ کعبہ بمیان ساحت مسجد است مربع طولانی کہ طولش از شمال بجنوب سی ارش است و عرضش از مشرق بمغرب شانزدہ ارش۔ و در خانہ سوے مشرق است۔ و چوں در خانہ روند۔ رکن عراقی بر دست راست باشد۔ و رکن حجر الاسود بر دست چپ۔ و رکن مغربی جنوبی را رکن یمانی گویند۔ و رکن شمالی مغربی را رکن شامی۔ و حجر الاسود در گوشۂ دیوار بسنگے بزرگ اندر ترکیب کردہ اند و در آنجا نشاندہ۔ چنانکہ مردے تمام قامت بایستد۔ با سینۂ او مقابل باشد۔ و حجر الاسود بدرازئے یک دستے و چہار انگشت باشد۔ و بعرض ہشت انگشت۔ و شکلش مدور است۔ و از حجر الاسود تا درِ خانہ چہار ارش است۔ و آنجا را کہ میان حجر الاسود و درِ خانہ است۔ ملتزم گویند ٭

و درِ خانہ از زمین بچہار ارش برتر است۔ چنانکہ مردے تمام قامت بر زمین ایستادہ بر عتبہ رسد۔ و نردبان ساختہ اند از چوب۔ چنانکہ بوقت حاجت در پیش در نہند۔ تا مردم بر آں بر روند و در خانہ روند۔ و درِ کعبہ از چوب ساج بدو مصراع ساختہ اند۔ و بر آں نقرہ کاری داشرہ ہا و کتابتہا منبت کردہ اند۔ و عرض دیوار یعنی ثخانتش ششش شبر است۔ و زمین خانہ را فرش از رخام است ہمہ سپید۔ و ستونہا کہ در خانہ است و در زیر سقف زدہ اند۔ ہمہ چوبین است تراشیدہ از چوب سلج۔ الا یک ستون مدور است۔ و از جانب شمال تختۂ سنگے رخام سرخ است طولانی۔ کہ فرش زمین است۔ و مے گویند۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بر آنجا نماز کردہ اند۔ و ہرکہ آں را بشناسد۔ جہد کند۔ کہ نماز بہ آنجا کند۔ و دیوار خانہ ہمہ تختہہاے رخام پوشیدہ

است از الوان - و بام خانہ بچوب پوشیدہ است - و ہمہ پوشش را بدیبا در گرفتہ - چنانکہ چوب ہیچ پیدا نیست - و اندر میان ستونہا سہ قندیل نقرہ آویختہ است - و پشت خانہ برخام یمانی پوشیدہ است - کہ ہمچوں بلور است +

و خانہ را چہار روزن است بچہار گوشہ - و بر ہر روزنے ازآں تختۂ آبگینہ نہادہ کہ خانہ بداں روشن است - و باراں فرو نیاید - و ناودان خانہ از جانب شمال است بر میانۂ جاسے - بر جانب شمال بیرون خانہ دیوارے ساختہ اند مقدار یک گز و نیم - و ہر دو سر دیوار تا نزدیک ارکان خانہ بردہ - چنانکہ ایں دیوار مقوس است و چوں نصف دائرہ - و میان جاسے ایں دیوار از دیوار خانہ مقدار پانزدہ گز دور است - و دیوار و زمین ایں موضع مرخم کردہ اند برخام ملون و منقش - و ایں موضع را حجر گویند - و آب ناودان بام خانہ در ایں حجر ریزد - و در زیر ناوداں تختۂ سنگے سبز نہادہ است بر شکل محرابئے کہ آب ناوداں بر آں افتد +

و مقام ابراہیم علیہ السلام از خانہ سوے مشرق است بفاصلۂ سی ارش - و آں سنگے است کہ نشان دو قدم ابراہیم علیہ السلام بر آنجا ست - و آں را در سنگے دیگر نہادہ است +

بیر زمزم از خانۂ کعبہ ہم سوے مشرق است - و بر گوشۂ حجر الاسود است - و میان بیر زمزم و خانہ چہل و شش ارش است - و فراخئ چاہ سہ گز و نیم در سہ گز و نیم است - و آبش شورے دارد - لیکن بتواں خورد - و سر چاہ را خطیرہ کردہ اند از تختہہاے رخام سپید - بالاے آں دو ارش - و چہار سوے خانۂ زمزم آخر ہا کردہ اند - کہ آب در آں ریزند - و مردم وضو سازند - زمین خانۂ زمزم را مشبک چوبی کردہ اند

تا آب که سے ریزند - فرو مے رود - و در این خانه سوے مشرق است ٭

و برابر خانهٔ زمزم هم از جانب مشرق خانهٔ دیگر است مربع - و گنبدے بر آں نهاده - و آں را سقایة الحاج گویند - اندر آنجا خمها نهاده باشد - که حاجیاں از آں آب خورند - و ازیں سقایة الحاج سوے مشرق خانهٔ دیگر است طولانی - و سه گنبد بر آں نهاده است - و آں را خزانة الزیت گویند - اندر و شمع و روغن و قنادیل باشد - و گرد بر گرد خانهٔ کعبه ستونها فرو برده اند - و بر سر هر دو ستون چوبها افگنده - و بر آں تکلفات کرده از نقارت و نقش - و بر آں حلقه ها و قلابه ها آویخته - تا بشب شمعها و چراغها بر آنجا نهند - و از آں قندیل آویزند - و آں را مشاعل گویند - و میان دیوار خانهٔ کعبه و ایں مشاعل که ذکر کرده شد صد و پنجاه گز باشد - و آں طواف گاه است ٭

کلید خانهٔ کعبه گروهے از عرب دارند - که ایشاں را بنی شیبه گویند - و خدمت خانه را ایشاں کنند - و ایشاں را رئیسے است که کلید بدست او باشد - و چوں او بیاید - پنج و شش کس دیگر با او باشد - حاجیاں نردباں پیش در نهند - و آں پیر بر آنجا رود و بر آستانه بایستد - و قفل بگشاید - و خلقے از حاجیاں پیش در خانه ایستاده باشد - و چوں در باز شود - ایشاں دست بدعا بر آرند و دعا کنند - و هر که در مکه باشد - چوں آواز حاجیاں بشنود - واند که در حرم گشوده شد - همه خلق بیکبار به آوازے بلند دعا کنند - چنانچه غلغلهٔ عظیم در مکه افتد - پس آں پیر در اندروں شود - و دو رکعت نماز کند - و بیاید - و هر دو مصراع در باز کند - و بر آستانه

بایستند و خطیب بر خواند بہ آوازے بلند - و بر رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام صلوات فرستند - پس از آں حاج در رفتن گیرند و بخانہ در مے روند - و ہر یک دو رکعت نماز کنند و بیروں مے آیند - تا آں وقت کہ نیم روز نزدیک آید - و در خانہ کہ نماز کنند - رو بہ در کنند - و بدیگر جوانب نیز روا باشد - وقتے کہ خانہ پر مردم شدہ بود - کہ دیگر جائے نبود - کہ در روند - مردم را شمردم - ہفت صد و بیست مرد بودند +

دشت عرفات درمیان کوہ ہاے خرد است - چوں پشتہ ہا - و مقدار دشت دو فرسنگ است در دو فرسنگ - در آں دشت مسجدے بودہ است - کہ ابراہیم علیہ السلام بنا کردہ است - و ایں ساعت منبرے خراب از خشت ماندہ است - و چوں وقت نماز پیشیں شود - خطیب بر آنجا رود - و خطبہ جاری مے کند - پس بانگ نماز مے گویند - و دو رکعت نماز بجماعت برسم مسافراں مے کنند - و ہمہ در آں وقت قامت نماز بگویند - و دو رکعت دیگر نماز بجماعت بکنند - پس خطیب بہ شتر نشیند - و سوے مشرق بروند - بیک فرسنگے آنجا کوہے خرد و سنگین است - کہ آں را جبل الرحمۃ گویند - بر آنجا بایستند و دعا کنند - تا آں وقت کہ آفتاب فرو رود - من نہم ذی الحج سنہ اثنی و اربعین و اربعمائۃ حج چہارم بیارئے خداے سبحانہ و تعالےٰ بگذاردم - و چوں آفتاب غروب کرد - حاج و خطیب از عرفات باز گشتند و یک فرسنگ بیامدند تا بمشعر الحرام - و آں جا را مزدلفہ گویند - بنائے ساختہ اند خوب ہمچوں مقصورہ کہ مردم آنجا نماز کنند - و سنگ رجم

را کہ بمِنا اندازند - از آنجا بر گیرند - و رسم چنان است - کہ آں شب یعنی شب عید آنجا باشند - و بامداد نماز کنند و چوں آفتاب طلوع کند - بمنا روند - و حاج آنجا قربان کنند - و مسجد بزرگ است آنجا کہ آں مسجد را حنیف گویند - و آں روز خطبہ و نماز عید کردن بمنا رسم نیست و مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و سلم نفرمودہ است - روز دہم بمنا باشند - و سنگ بیندازند - دوازدہم ماہ ہر کس کہ عزم باز گشتن داشتہ باشد - ہم از آنجا باز گردد - و ہر کہ بمکہ خواہد برود - بمکہ برود +

انتخاب از نگار دانش

زیان شتاب زدگی

رائے دابشلیم به بیدپائے برهمن گفت - که شتاب زدگی در کارها چون است یا ایشان مے گویند - که در بهم رسانیدن مقصود تیزی باید کرد + برهمن گفت - آنکه شتابی را نیک دانسته از کم خردی است + قصهٔ زاهد که بنیاد فکر پائے درمیان سبکی نهاد - نیکو پند دهنده ایست + رائے پرسید - که چگونه ؟

حکایت برهمن گفت - که زاهدے پس از تجرد بسیار بخاطر آورد - که کدخدا شود + به دانائے مشورت کرد + دانا گفت - نیکو اندیشیده - زن کردن چندین فائده دارد + اول سبب به انجام شهوت را رام مے کند + دوم فیض که از پدران گذشته بتو رسید - از تو بر نیفتد + سوم زن نیک سرمایهٔ سرانجام خانه است + اما کوشش نمائے - که زن نیکو بدست آید + زاهد پرسید - که چگونه زن توان کرد ؟ گفت - پارسا بدست آر - تا مونس غمگسار تو باشد - و از دو قسم زن پرهیز نمائے + اول زنے که بدستگاه خویش بر تو منت نهد + دوم زنے چون ترا بیند - خود را رنجور وا نماید +

القصه زاهد را از بزرگان زنے به صورت خوب و سیرت پسندیده بدست آمد - تا آنکه زن زاهد باردار شد + روزے زاهد به زن گفت - زود باشد - که پسرے خوب روے و خوش خوے پدید آید - تا من او را نام نیکو کنم - و رضا جوئے خدا بیاموزم + پس او را به خانوادهٔ بزرگ نسبت کنم - و

از و فرزندان و نبیرها پیدا آیند - و نام نیکوے من پایدار بماند + زن گفت - اے زاہد! چون پایان این کار پیدا نیست - چرا چوں نادان خیال پرست حرف مے گوئی ؟ تو بہ آن پارسا مے مانی - کہ بیہودہ شہد و روغن بریخت + زاہد پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت زن گفت - کہ مردے پارسا در ہمسایگیِ بازرگانے خانہ داشت + بازرگان پیوستہ شہد و روغن فروختے - و ہر روز اندکے ازآں بہ پارسا فرستادے + پارسا چیزے ازآں خرج کردے - و باقی در سبو نہادے + روزے سبو پر یافت - اندیشید - کہ اگر دہ من باشد - بہ دہ درم بفروشم و پنج گوسفند بخرم - تا ہر یک بہ شش ماہ دو بچہ آرد + از نتائج ایشاں رمہا پیدا آید - بعضے را بفروشم - و زنے خواہم - تا پسرے زاید - و تربیت او کنم - و اگر بے ادبی نماید - بہ ہمیں عصا کہ در دست دارم - ادبش کنم + چناں در خیال فرو رفت - کہ پسر را بے ادب در حضور دانستہ عصا بر سبو زد + چوں سبو درہم شکست - شہد و روغن بریخت - مصرع

آں ہمہ خیالہا بیکبار گریخت

ایں داستاں براے آں آوردم - کہ چنیں اندیشہاے نادرست نباید کرد + القصہ زاہد را پسرے نیکو روے پدید آمد + شکر بجا آورد - و نذرہا کرد - و شب و روز گرد گہوارۂ او بودہ در تربیت مے کوشید + روزے مادر او بہ حمام رفت - و پسر را بہ پدر سپرد + زمانے نہ گزشتہ کہ پادشاہ زماں زاہد را طلب نمود + چوں چارہ نبود - پسر را با راسوئے کہ در خانہ بر امید او گزاشتندے - سپرد - و رفت - و مارے بہ گہوارہ آمد + راسو چوں دید - بجست - و حلق او بگرفت - چنداںکہ بکشت +

چوں زاہد باز آمد - راسو خوں آلودہ بہ پیشوائے زاہد دوید * زاہد پنداشت - کہ پسرش را کشتہ است - بے آنکہ پیروی نماید - عصا را بہ راسو آنچناں زد - کہ در حال جاں سپرد - و چوں پسر را در گہوارہ بہ سلامت یافت - و مارے بزرگ مردہ افتادہ دید - فریاد کناں مے گفت کہ ایں چہ بے خردی بود - کہ من کردم ؟ زن آمد - و گفت - کہ عاقبت شتاب زدگی پشیمانی باشد - چنانکہ پادشاہے باز خود را بے گناہے کشت - و در غم بماند * زاہد پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت زن گفت - کہ پادشاہے باز خود را بسیار دوست داشتے * روزے آں را بدست گرفتہ بہ شکار رفتہ بود - آہوئے از پیش بر خاست - ملک در پلے وے تاخت - و آہو را دریافت * دریں تاختن از ملازماں ہیچ کدام بہ شاہ نرسید - تشنہ شد - تا بہ دامن کوہ رسید * دید - کہ از بالاے کوہ آب مے چکد * جام از ترکش بر آورد - و گزاشت - تا آب در آں فراہم آمد * خواست - کہ در کشد - آں باز پر بزد - و آب ریختہ شد * شاہ ازیں معنی کوفتہ خاطر گردید - و بار دیگر جام را پس از زمانے دراز پر کرد * چوں خواست - کہ بہ لب رساند - باز ہماں باز جنبش کرد - و آب بریخت * شاہ بے آنکہ اندیشہ نماید - باز را بر زمیں زد - و ہلاک ساخت * دریں میاں رکاب دار شاہ رسید - باز را کشتہ و شاہ را تشنہ یافت * مطہرہ از فتراک بکشاد - و خواست - کہ شاہ را آب دہد * شاہ فرمود - کہ مرا بدیں آب زلال کہ از کوہ مے چکد - رغبت بسیار است - تو بالاے کوہ بر آے - و از سر چشمہ جام پر کردہ فرود آر - دیگر طاقت نماندہ - کہ قطرہ قطرہ فراہم آید * رکاب دار چوں بسر چشمہ رسید - چہ بیند!

که اژدہائے بر لب چشمہ مردہ است - و لعاب زہر آلود او با آب چشمہ آمیزش یافتہ قطرہ قطرہ از کوہ مے چکد + رکاب دار سراسیمہ از کوہ فرود آمد - و صورت حال بعرض رسانید - و جام سرد از مطہرہ بہ شاہ داد + شاہ اشک ببارید - و رکاب دار را از سرگذشت باز آگاہ ساخت - و بر شتاب زدگی نکوہش نمود +

دور اندیشئے آزادی از دشمناں

رائے دابشلیم بہ بیدپائے برہمن فرمود - اکنوں باز نمائے - کہ ہر کہ بہ دام دشمناں گرفتار گردد - چگونہ زیست شاید؟ برہمن گفت - اگر بحیلۂ دوست گرفتن یکے از دشمناں خلاصئے خود داند - فرو گزاشت نہ شاید - مگر اعتماد فراواں روا نہ دارد - چنانکہ موش و گربہ + رائے پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت برہمن گفت - کہ در زیر درختے در سوراخ موشے بود تیز ذہن زود فہم - و در نزدیکئے آں درخت گربۂ نیز خانہ داشت + روزے صیاد اندکے از گوشت بر روے دام بستہ باز کشید + گربۂ حریص را بوے گوشت گرفتار دام ساخت - و موش نیز در جستجوے روزی از سوراخ برآمد + ناگاہ چشمش بر گربہ افتاد - نزدیک بود - کہ ہوش از سر رود + چوں نیک نگریست - او را بستۂ دام صیاد یافت + شکر بجا آورد - و یک جانب راسوئے دید - کہ در کمین او نشستہ است - روے بر درخت آورد - زاغے دید کہ از بالاے درخت میل گرفتن او دارد + بخود اندیشید - کہ مرا ہیچ تدبیر درست تر ازیں نیست - کہ نزد گربہ روم - آں چنانکہ مرا باو احتیاج است - او نیز بہ مدد من محتاج + امید کہ بہ برکت راستی ہر دو از چنگ

اندوه خلاص شوم + پس نزدیک گربه رفت - پرسید -
که چه حال داری؟ گفت - چه مے پرسی؟ که تنگے
دارم بستهٔ بند مشقت + موش گفت - اندوه مدار - که سخنے
دلپذیر دارم + گربه آرزوے شنیدن کرد + موش گفت - بدانکه
همیشه من به نعم تو شاد بوده ام - امروز در بلا شریک توام -
خلاص خود را تدبیرے اندیشیده ام - که خلاص تو نیز در آن
است + بنگر - راسو پس من در کمین نشسته - و زاغ بالاے
درخت انتظار من مے برد + هر آئینه ازین دو دشمن جانی
خلاص بیابم - و به اندک زمانے بند هاے ترا ببرم + گربه در
فکر شد و چپ و راست این سخن نگریست + موش فریاد
برکشید - که اے دانا! وقت مے گزرد + تو هم به حیات من
خوش باش - که رستگاریے هر یک از ما بحیات دیگرے
فرو بسته است - چنانکه به کوشش کشتیبان کشتی به کناره
رسد - و کشتیبان به پشتیٔ کشتی کنار کند + پس گربه دل
به صلح نهاد - و پرسید - که ما را چه باید کرد؟ موش گفت -
چون نزد تو آیم - باید که تعظیم بجا آوری مثل دوستان - تا
دشمنان بے بهره باز گردند + پس بند از پاے تو بردارم +
گربه قبول نمود + موش نزدیک گربه شد - و گربه دلجوئی نمود
و نوازش ها بجا آورد + راسو و زاغ ازین حال از شکار
موش باز گشتند + موش شادی ها نمود - و دشمنے قدیمے گربه
بخاطر آورده بآن گرمی بند ها نمے برید + گربه از آنجا که درین
بود - ترسید - که موش بند نا بریده سر خود گیرد + زبان دوستی
بر کشود - و گفت - در وفاے عهد کاهلی نمے نمائی - و هر که
سر رشتهٔ وفا از دست گزارد - بند بلا بر پاے دل نهاده
باشد + موش گفت - مے دانم - که پیمان شکنی به بزرگان

نسبت ندارد - لیکن دوستان دو قسم اند * یکے آنکه
بے غرض رشتهٔ دوستی استوار ساخته باشند * دوم آنکه بغرض
طرح دوستی اندازند * گروه اول اعتبار را شاید - اما از جماعهٔ
دوم خاطر جمع نتوان کرد * تو از گروه دوم هستی - من
نیز دور اندیشی بکار برده بند ترا نگشایم - و خود هم از
زیان تو ایمن باشم * خیال من آن است - که بندهاے
ترا ببرم - مگر یک بند ترا که استوار ترین بند ها باشد بگذارم
تا آنکه که ترا اضطرابے بهم رسد - بمن نتوانی پرداخت -
پس آن نیز ببرم * گربه دانست - که موش به فریب از راه
نخواهد رفت - راضی شد * موش بند ها آهسته بریدن گرفت -
تا آنکه بند استوار را بحال خود گذاشت * چون روز شد
صیاد پیدا آمد - و گربه سراسیمه شد * موش آن بند استوار
را ببرید * گربه از بیم جان بالاے درختے رفت - و موش
به سوراخ خود شتافت * صیاد نا امید برگشت * پس از زمانے
موش سر از سوراخ بیرون کرد * گربه را دید - خواست
که باز در سوراخ شود * گربه آواز بر کشید - که از من
چرا مے ترسی ؟ شکر مهربانیهاے ترا به کدام زبان ادا کنم ؟
موش از آنجا که هشیار دل بود - گفت - همان بهتر که در
آشنائی بر بندم - و در گوشهٔ تنهائی باشم * گربه گفت - هرکه
دوستے بدست آورد - و به آسانی از دست دهد - دوستان دیگر
از وے نا امید شوند * موش جواب داد - هرگاه که دشمنے
ذاتی باشد - دوستے بغرض چه کار آید - و هرکه با غیر جنس
خود در آمیزد - بدو آن رسد - که بدان غوک رسید * گربه
پرسید - که چگونه ؟

حکایت موش گفت - که بر لب چشمهٔ بپاے درختے

موش خانہ گرفتہ بود - و غوکے نیز در آں آب بسرے نمود + روزے بر لب آب آمدہ نغمہ سرائی آغاز نہاد + موش برآں آواز دل خراش از خانہ برآمدہ نشاطے مے کرد - و سرے مے جنبانید + غوک با او طرح آشنائی افگند + روزے موش با غوک گفت - تو زیر آب قرار داری - اگر فریاد کنم - از شور غوکان دیگر بہ گوش تو نمے رسد - چارۂ آں چیست؟ غوک گفت ایں کار بر دل دانائے تو حوالہ است + موش گفت - چناں بخاطر آوردہ ام - کہ رشتۂ دراز پیدا کنم - یک سر آں بر پائے تو بندم - و سرے دیگر بر پائے خویش محکم کنم - تا چوں بر لب آب آیم - و رشتہ بجنبانم - از آمدن من آگاہ شوی - و اگر تو نیز بہ درِ خانۂ من تشریف آوری - مرا معلوم شود + آخر بریں قرار داد از حال یک دیگر با خبر بودند + روزے موش بر لب آب آمد - تا غوک را طلب کند + ناگاہ زاغے از ہوا فرود آمدہ موش را برداشت - و روے بہ بالا نہاد + چوں رشتہ استوار بود - غوک نیز از خانۂ خود آوارہ شد - و نگونسار آویختہ مے رفت + مردماں فریاد برکشیدند - کہ زاغ بر خلاف عادت غوک را شکار کردہ است + غوک فریاد کرد - کہ از شومئ مصاحبت موش بدیں بلا گرفتار شدم + موش ایں داستاں بر گربہ خواند - و گفت - مرا ہرگز با تو اعتماد نباشد +

پاداش کارہا

راے دابشلیم از بید پاے حکیم گفت - اکنوں باز گوے حال کسے را - کہ براے فائدۂ خود از زیان دیگراں پرہیزد + بید پاے فرمود - کہ پاداش نیکی و بدی در ہمیں جہان است +

ہر کسے ہر تخمے کہ بکارد۔ پسے بر نیاید۔ کہ بر آں بردارد +
مناسب ایں مقام داستان شیر صف شکن و مرد شیر افگن
است + راسے پرسید۔ کہ چگونہ ؟

حکایت بید پاے حکیم گفت۔ کہ در نواحئ حلب بیشۂ
بود۔ در آں شیرے بر سریر فرماں روائی نشستہ ، ہموارہ
بہ خون ناحق ریختن مشغول بودے + سیاہ گوشے ملازم درگاہ
بود۔ از عاقبت کار اندیشیدہ مے خواست۔ کہ ترک ملازمت
نماید + درین فکر با خود گفتگوئے داشت + ناگاہ در کنار بیشہ
دید۔ کہ موشے بہ کوشش تمام بیخ درختے مے برد۔ و درخت
بہ زبان بے زبانی مے گوید۔ کہ اے ستمگار! چرا در پئے
بنیاد انداختن من کوشش مے نمائی ؟ و موش گوش بہ زارئ
او ننہادہ بہ ہماں بریدن مشغول بود۔ کہ ناگاہ مارے دہن کشادہ
از کمیں بیروں آمد و بیک دم موش را فرو برد + مار از
خوردن موش فارغ شدہ در سایۂ درخت حلقہ زدہ بود ۔
خار پشتے در آمد۔ و دم مار را بہ دہاں گرفتہ سر در کشید +
مار از غایت اضطراب ہر ساعت خود را بر وے مے زد۔
تا آنکہ ہمہ تن بہ نوک خار خار پشت سوراخ سوراخ شد۔
بصد زاری جاں بداد + چوں مار از کار بیفتاد۔ خار پشت
سر بروں آورد۔ و آنکہ لائق خوردن خود دانست۔ از مار
بخورد۔ و باز سر در کشید + ناگاہ روباہے بدانجا رسید گرسنہ
خار پشت را کہ لقمۂ چرب او بود۔ بداں صورت دید + دانست
کہ با وجود آزار خار از گل مقصود بوئے نتواں شنید۔ پس
مکرے در کار کرد + خار پشت را بہ پشت افگند۔ و قطرۂ
از شاشۂ خود بر شکم او ریخت + خار پشت بخیال آنکہ
باران است۔ سر از دروں بیروں آورد + سر بر آوردن

همان بود۔ و جستن روباه و سرش بر کندن همان ✤ آنچه خواست ازو بخورد۔ و هنوز روباه از خوردن فارغ نشده بود۔ سگے از گوشه در آمد۔ و روباه را از هم بدرید۔ و در گوشه بخفت ✤ ناگاه پلنگے پدید آمد۔ و سگ را از هم گذرانید۔ و هنوز کار تمام نه کرده بود که صیاد رسید۔ و خدنگ دل دوز بجانب پلنگ انداخت۔ چنانکه به پهلوے راستش آمد۔ و از طرف چپ بیروں رفت۔ و صیاد به سبکدستی پوست از تنش بر کشید ✤ در همیں زمان سوارے در رسید۔ خواست که پوست پلنگ را ازو کشیده بگیرد ✤ صیاد بجنگ پیش آمد ✤ مرد سوار به شمشیر آبدار سر صیاد را جدا ساخت۔ و پوست پلنگ را گرفته روے براه آورد ✤ چند گام نه رفته بود۔ که اسپش بسر درآمد و سوار بر زمیں افتاد۔ و گردنش بشکست ✤ سیاه گوش را پندے تمام شده ✤ اندیشهٔ جدائی از خدمت شیر قرار داده به ملازمت شیر آمد۔ و رخصت رفتن از آں بیشه طلبید ✤ شیر فرمود۔ که سبب رفتن چه چیز تواند بود؟ سیاه گوش جواب داد۔ که اگر همت پادشاهانه پیمانے کند۔ که به هیچگونه شکستن آں بخاطر نگذرد۔ و تسلی من شود۔ براستی وا نمایم ✤ شیر او را امان داد۔ قول به سوگندها استوار کرد ✤ سیاه گوش گفت۔ اے ملک! همواره نیت تو به آزردن جانوران است۔ نه خود مے فهمی۔ و نه کسے داری که سخنان نصیحت آمیز با تو بگوید۔ و ترا ازآں باز دارد ✤ شیر ازیں سخن بر آشفت۔ لیکن چوں عهدے تازه بسته بود۔ بضرورت صبر نمود۔ و گفت چوں بر تو ستمے نمے رود۔ کناره کردن تو براے چیست؟ سیاه گوش گفت۔ از دو جهت ✤ یکے آنکه طاقت دیدن ظلم نیست۔ و مروت نمے گذارد۔ که نالهٔ ستم رسیدها بشنوم ✤ دوم آنکه مبادا شومئے ایں کار بد تو رسد۔ و من نیز به آتش تو بسوزم ✤ شیر گفت۔ تو جهاں را ندیدهٔ۔ و تجربه نداری۔ شومئے کار بد از کجا دانستهٔ؟ و خوبئے پاداش کار نیک

از کہ آموختۂ؟ سیاہ گوش گفت - بہ رہنمونئے خرد خدا داد ایں راز دانستہ بودم - لیکن امروز مکافات و پاداش را بہ چشم ظاہر ہم دیدم + پس قصۂ موش و مار و خار پشت و روباہ و سگ و پلنگ و صیاد و سوار کہ دیدہ بود - باز نمود + شیر ازانجا کہ غرور در سر داشت - نصیحت سیاہ گوش را افسانہ پنداشت + چوں سیاہ گوش دانستہ کہ افسانۂ من سودے نمے کند - آہستہ بہ گوشۂ بیروں رفت + شیر از غصہ در پئے جستن او رواں شد + سیاہ گوش خود را در تہ بوتۂ خارے پنہاں کرد + شیر ازو درگذشتہ دو آہو برہ دید - کہ درآں صحرا بچرا مشغول بودند - و مادر مہربان متوجہ حال ایشاں + شیر قصد گرفتن ایشاں کردہ + مادہ آہو فریاد بر کشید - کہ اے ملک! چشم مرا بہ فراق نور دیدہ گریاں مساز + شیر زاریئے او را گوش نہ کردہ آنہا را در ربود - و طعمۂ خود ساخت + مادۂ آہو در غصہ مے دوید - ناگاہ بہ سیاہ گوش رسید - و آغاز نالہ کرد + سیاہ گوش سخنان تسلی بخش درمیان آوردہ و گفت - غم مخور - کہ در اندک زمانئے پاداش ایں بشیر خواہد رسید + قضا را شیر دو بچہ داشت - درآں زماں کہ شیر قصد بچگان آہو کردہ بود - صیادے بر آشیانۂ شیر بگذشت - و ہر دو بچۂ او بکشت - و پوست کشیدہ با خود برد + و چوں شیر شکار کردہ بخانہ رسید - بچگان خود را بداں گونہ افتادہ دید + خروشے برآورد - کہ ددان آں بیشہ را دل برو سوخت + در ہمسایگئے شیر شغالے بود گوشہ نشیں پرہیزگار - بہ عزا پرسی نزدیک شیر آمد - و گفت - صبر پیش آر - و زمانئے دل با خود دار - و گوش ہوش بکشا - تا سخنے چند از دفتر الٰہی فرو خوانم - و اندکے از بیوفائے روزگار بے اعتبار بیاں کنم + شیر بہ گوش پند شنو سخنان او را شنید - و اندکے تسلی یافت +

شغال چوں دید - کہ شیر از غفلت بر آمدہ در مقام شنیدن سخن است - دلیر تر پیش آمد - و گفت - اے ملک! ہر آغازے را آخرے قرار یافتہ است - و پس ہر سودے زیانے آمدہ ٭ شیر گفت - اے دانائے روزگار! ہر بدی کہ مے رسد - آں را سببے خواہد بود ٭ بگو کہ ایں بد از کجا بہ بچگان من رسید؟ شغال گفت - آں ہم از تو بہ تو رسیدہ است ٭ آنچہ صیاد تیر انداز با تو کردہ است - صد مثل آں تو با دیگراں کردہٖ ٭ نیک مانند است قصۂ تو باں ہیزم فروش ٭ شیر پرسید - کہ چگونہ؟

حکایت - شغال گفت - در زمان پیشین ستمگارے بود - کہ ہیزم درویشاں با ستم خریدے - و بہ بہاے گراں بدست توانگراں فروختے ٭ روزے ہیزم درویشے گرفت - و نیم بہا بداں فقیر داد ٭ فقیر نالیدن گرفت ٭ صاحبدلے برسید - و زبان نصیحت بداں ظالم بکشود - و آں ستمگر چوں مستۂ غفلت در سر داشت - روے درہم کشید - و بہ خانۂ خود رفت ٭ قضا را ہماں شب آتشے در انبار ہیزمش افتاد - و از آنجا بخانۂ او آمد ٭ ہر متاعے کہ داشت - پاک بسوخت ٭ بامداداں افسوس بر مال خود مے کرد - و مے گفت - کہ ایں آتش از کجا در ہیزم من افتاد؟ و آں طالب رضاے الٰہی کہ دوش او را نصیحت مے کرد - گذرش افتاد - و گفت اے ستمگار! ہنوز نمے دانی - کہ آتش از دود دل ستم رسیدہ است! ظالم را ایں سخن در دل گرفت - و از کار نکوہیدۂ خود در گذشت ٭ اے شیر! ایں داستاں براے آں آوردم - تا دانی - کہ آنچہ بہ فرزندان تو رسید - در پاداش آن است - کہ با بچگان دیگراں کردہٖ ٭ شیر گفت - اے شغال دانا! ایں را روشن تر باز گوے؟ شغال گفت - عمر تو چند است؟ گفت - چہل سالہ ٭ گفت - دریں مدت چہ مے خوردی؟ گفت - گوشت جانوراں ٭ شغال گفت -

آں جانوراں کہ تو چندیں سال از گوشت ایشاں غذا ساختہ۔ آیا
پدر و مادر و خویش نداشتہ اند۔ کہ در غم ایں قضیۂ جاں گداز
فریاد و زاری کنند + اگر آں روز اندیشۂ اندوہ خاطر آنہا نمودہ
از ریختن خوں پرہیز مے کردی۔ ترا ایں روز پیش نمے آمد +
شیر را سخنان شغال خوش آمد۔ و دانست۔ کہ عمر گرامی را از
مسندِ جاہ و ہمنشینئ خوشامد گویاں در تبہ کاری گزرانیدم + اکنوں
کہ بہار جوانی بہ خزان پیری مبدل شدہ است۔ رضاے الٰہی
بدست آورم + پس از خوردن خون و گوشت باز ایستاد۔ و بہ میوہا
قناعت کرد + چوں شغال دید۔ کہ شیر بہ میوہ خوردن در آمد ۔
اگر ہموارہ چنیں نماید۔ آں بیشہ بزودی از میوہ خالی شود ۔
و آنچہ روزئ یکسالۂ جانوران است۔ بدہ روز خوردہ مے شود۔
بار دیگر پیش آمد۔ و گفت۔ ملک بہ چہ مشغول است؟ شیر
جواب داد۔ کہ بہ میوۂ خشک و تر قناعت کردہ + شغال گفت۔
نہ ایں چنیں است۔ کہ ملک مے فرماید۔ بلکہ زیاں خلق حالا
بیشتر است + شیر گفت۔ بہ چہ سبب؟ شغال گفت۔ کہ اگر
میوۂ ایں بیشہ مے خوری۔ در دہ روز تمام شود۔ جانورانے کہ
خوراک یکسالۂ آنہا ست۔ اگر از گرسنگی ہلاک شوند۔ وبال ایں
بہ گردن تو ماند۔ زود مکافات آں بتو رسد۔ و من مے ترسم۔
کہ حال تو ہمچو حال آں خوک نشود۔ کہ میوۂ بوزنہ را بہ زور
گرفت + شیر گفت۔ کہ چگونہ؟

حکایت۔ گفت۔ وقتے بوزنہ بہ کنج بیشہ قرار گرفت۔ و درآں
بیشہ چند درخت انجیر بود + با خود اندیشید۔ کہ جان دار را از
روزی چارہ نیست۔ و دریں بیشہ جز انجیر یافتہ نمے شود۔ اگر
تمام انجیر ہا خوردہ شود۔ در زمستاں بے برگ و نوا باید بود + ہیچ
بہ ازآں نیست۔ کہ ہر روز یک درخت انجیر افشانم۔ و آنچہ

ضرور باشد - ہمہ روز ازآں بخورم - و باقی را خشک ساختہ بہ گوشہ بنہم - تا ہم تابستاں بہ فراغت گزرد - و ہم در زمستاں رفاہیت باشد ✤ ہمچنیں چند درخت را باز پرداخت - و اندکے ازآں مے خورد - و باقی ذخیرہ مے ساخت ✤ روزے بالائے درخت انجیر بر آمدہ بود - پارۂ ازآں مے خورد - و پارۂ را نگاہ مے داشت - کہ ناگاہ خوکے از پیش صیاد جستہ خود را در آں بیشہ افگند - و بہ ہر درخت کہ مے رسید - بر آں میوہ نمے دید - تا بہ پائے آں درخت آمد - کہ بوزنہ بر آں انجیر مے چید ✤ چوں چشم بوزنہ بر خوک افتاد - دلش بہ پیچید - و با خود گفت - کہ ایں بلائے سیاہ از کجا آمد ! خوک بوزنہ را دیدہ آداب بجا آورد - و گفت - کہ مہمان تو ام ✤ بوزنہ نیز جواب مہربانانہ از روئے نفاق باز داد - و گفت رسیدن تو بہ کلبۂ ایں نا مراد مبارک باشد ✤ اگر پیشتر از آمدنم اشارتے مے رفت - چندیں شرمندگی نہ بایستے کشید - و سامان مہمانئ تو کردمے ✤ خوک گفت - تکلف درمیاں نہ گنجد - از راہ مے رسم ہرچہ داری - بیار ✤ بوزنہ ناچار درخت انجیر بیفشاند - و خوک بہ میل تمام بخورد - تا بر درخت و زمیں ہیچ نماند ✤ روئے بہ بوزنہ آورد - کہ اے میزبان گرامی ! بسیار گرسنہ ام - درختے دیگر بیفشاں ✤ بوزنہ خواہی نا خواہی درختے دیگر بیفشاند - و بہ اندک زمانے از میوۂ آں درخت نیز اثرے نماند ✤ خوک بہ درخت دیگر اشارت کرد ✤ بوزنہ گفت - اے مہمان عزیز ! رسم مروت فرو مگذار - کہ آنچہ ایثار تو کردہ ام - یک ماہہ روزئ من بود ✤ مرا دیگر قوت ایثار نماندہ است ✤ خوک در غضب شد - و گفت ایں بیشہ مدتے در تصرف تو بودہ است - حالا بہ من متعلق باشد ✤ بوزنہ

جواب داد - کہ غضب کردن مناسب شان تو نیست - کہ آزردن ضعیفاں نتیجۂ خوب ندہد + خوک را بدیں سخن خشم زیادہ شد + پس بہ درخت بر آمد - تا بوزنہ را بزیر افگند + ہنوز بر شاخ اول قرار نہ گرفتہ بود - کہ شاخ بشکست - و سرنگوں افتاد - و جاں بداد + ایں داستاں برائے آں آوردم - کہ تو نیز میوۂ دیگراں بہ زور مے خوری - و چوں ایں گروہ بمیرند - وبال بہ تو رسد + و ایں چہ درویشی باشد ؟ کہ تو ہمچناں بہ تن پروری مشغول باشی + چوں شیر ایں سخنہا بشنید - از خوردن میوۂ تر پرہیز نمود - و بہ آب و گیاہے قناعت کردہ بہ گرد آوردئ رضائے الہی مشغول شد +

انتخاب از خطیرۃ الانس و ذخیرۃ القدس

اگر چندے چناں گوراں بیسر آید - و آں قدر زمانہ مساعدت نماید - کہ نانے بعافیت خوردہ شود - و جانے بہ تندرستی و ایمانے بسلامت تا لب گور بردہ شود - و خلجانے در خاطر آوردہ نشود - و انسانے از ما آزردہ نگردد - زہے سعادت دارین - و خے فراغت کونین - باقی ہمہ حرص و وہم است - و دلیل بر قصور ورک و عدم فہم - رباعی

آنکس کہ بخانہ نیم نانے دارد   در گوشۂ شہر آشیانے دارد
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے   انصاف بکن چہ خوش جہانے دارد

نظم ابن یمین

دو نان خشک گر از گندم است یا از جو   دو تاے جامہ گر از کہنہ است یا از نو
بچار گوشۂ دیوار خود بخاطر جمع   کہ کس نگوید ازیں جا بخیز و آنجا رو
ہزار مرتبہ بہتر بنزد ابن یمین   ز فر سلطنت کیقباد و کیخسرو

ایضاً

نان جوین و خرزۂ پشمین و آب شور   سیپارۂ کلام و حدیث پیمبری
ہم نسخۂ سہ چار ز علمے کہ نافع است   در دیں نہ لغو بو علی و ژاژ عنصری
با یک دو ہم نفس کہ نیرزد بہ نیم جو   در پیش چشم ہمت شاں ملک سنجری
تاریک کلبۂ کہ پئے روشنئے آں   بیہودہ منتنی نہ نہد شمع خاوری
ایں آں سعادت است کہ بروے حسد برد   داراے تاج قیصر و تخت سکندری

نظم جمالی دہلوی

لنگکے زیر و لنگکے بالا   نے غم وزد و نے غم کالا
گرزکے .بوریا ؤ پوستکے   دلکے پر ز درد دوستکے
ایں قدر بس بود جمالی را   عاشق رند لا ابالی را

بسبیل موت یکایک مے آید۔ و تا خبردار شوی۔ ترا از تو مے رباید۔ پس چناں زندگانی مے باید کرد۔ و آں گونہ دائم آگاہ مے باید بود۔ کہ چوں قاصد اجل مستیلے بر سر وقت برسد۔ ترا از طرفے بطرفے دیگر متوجہ نباید۔ و ایں دمے صورت بندد کہ ہر دم متوجہ الے اللہ باشی۔ و اوقات عمر عزیز در فکر و ذکرش بسر آری و پروۂ ساختگی و پرداختگی و تکلف و تصنع از میاں برداری۔ دل بہ یار۔ دست بہ کار کہ مے گویند۔ ایں معنی دارد +

رضائے مولے از ہمہ اولے۔ انساں چوں مدعو علم آمد۔ باید کہ سررشتۂ امتیاز از دست ندہد۔ و نگاہداشت آداب مراتب چنانکہ شاید۔ نماید۔ بندگی عبارت از ہمین است۔ و شرع شریف مبنی بر بس۔ دنیا بپیش از مہماں سرائے نیست۔ آنچہ حاضر کنند۔ بنوشد۔ و برضائے میزباں کوشد۔ رباعی

گر زہر دہند نوش مے باید کرد   دشنام دہند گوش مے باید کرد
در کوزۂ عشق پختگی آساں نیست   خود را ہمہ صرف جوش مے باید کرد

علو ہمت نمے خواہد۔ کہ از کسے بر خود بار منت گیرد۔ پس زنہار تا ممکن است۔ پیش کسے احتیاج خود ظاہر نباید ساخت۔ کہ اظہار احتیاج ہم نوعے از سوال است۔ و در سوال ذلت +

بر کسے منت نباید نہاد بامید آنکہ زیادہ تر از وے بعوض ارزانی دارد +

آدمی ہرچہ خواہد۔ از خدا خواہد۔ کہ وے بر ترک سوال خشم مے گیرد۔ و دیگراں بر سوال +

ہیچ دل را نباید آزرد۔ کہ تو نیز دل داری۔ بلکہ بشادی و خوشی پیش باید آمد۔ تا خود باغ و بہار خویش باشی۔ دنیا جائے سہل است۔ و تکبر شیوۂ جہل۔ بہ کسے معترض مشو۔ کہ باعث اعراض گردد۔ و ہرکہ بر تو معترض شود۔ جز سلام ہیچ جوابش مگو۔ فرد

دشنام خلق را ندہم جز دعا جواب   ابرم کہ تلخ گیرم و شیریں عوض دہم

رفعت نزد خدا در انکسار است - و تکبر و سرکشی سبب ادبار-
آدمی آن است - کہ ہیچ آدمی را بنظر حقارت ننگرد - و خود را
بر احدے پایہ بالا تر نہ نہد +

محبت خدا و رسول و الفت حق مقبول - کہ آنجا بخاصان بخشند-
نور افزاے باطن مومنان دین پرور سراپا ہوش است - و در درد
الفت الٰہی و لذت اتباع رسالت پناہی و دوام حضور و آگاہی
جنس دکان این فنا پیشگان سر فروش - **فرد**

از داغ الفت است دل و سینہ گل فروش   غیر از متاع درد ندارد دکان ما

زوریکہ تن ناتوان ریاضت گزینان دارد - جدا ست - و قوتیکہ
پہلوانان طاقتور را حاصل است - علیحدہ - چہ باآں قوت نخستین
تحمل اموریکہ بر خاطر ہا گران است - کردہ مے شود - و بایں زور
دومین برداشتن چیز ہائیکہ بر ابدان دشوار است - نمودہ مے آید-
و آں را نفس توانا مے شاید - و این را جسم قوی مے باید - **فرد**

رستم کجا بزور ضعیفۂ ما رسد   کوہ غم است کاہ تن ناتوان ما

بہترین طاعات توحید باری تعالےٰ است - و نخستین عبادات
یاد خالق کائنات - و آں را سہ درجہ است - درجۂ **اول** یاد او
تعالےٰ است بکلماتے کہ بشرع وارد گشتہ - ہمچو کلمات تسبیح و
تحمید و تہلیل و تکبیر و تمجید و استغفار و جز آں از مناجات و
دعوات ماثورہ - و ہر یکے را ازیں ہا فضائل بے شمار است - لکن
اکثر اہل اللہ غالباً تحریص بکلمۂ تہلیل کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
است - کردہ اند - و نفع آں بسیار دیدہ - و تاثیرش در طہارت باطن
بغایت درجہ فہمیدہ اند - درجۂ **دوم** یاد او سبحانہ است بخواندن
کلام پاک او - و در تلاوتش صحبت تام است باو تعالےٰ - امام ہمام
احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بارے باری تعالےٰ را در خواب دیدہ - و
پرسیدہ - کہ اے رب کدام عمل در قرب بجناب تو اکمل است ؟ فرمودہ-

خواندن کتاب من - پرسید بفہم یا بغیر فہم - فرمود بفہم باشد
یا بغیر فہم - و لہذا آمدہ - کہ افضل ذکر تلاوت قرآن است - درجۂ سوم
جامع این ہر دو درجہ است - و آں یاد داشتن او تعالےٰ است باداے
نماز فریضہ و کثرت نوافل بعد از اکل حلال و صدق مقال و اجتناب
از بدع و منکرات رجال - چہ نماز متضمن تلاوت قرآن مجید و محتوی بر
اذکار سدید است - مثل تکبیرات و تسبیحات و شہادتین و تہلیل و درود
و سلام بر سید انام صلے اللہ علیہ وسلم - و نیز متضمن دعا ست کہ
از اعظم عبادات است - و خشوع و خضوع و آداب و اظہار لوازم
بندگی کہ مقصود از خلقت آدمی است - علاوہ است بر آں - و نیز
متضمن سجدہ است کہ از اعظم مواطن قرب الہی است - و نیز متضمن
توجہ مصلی بسوے کعبۂ معظمہ است - کہ موطن ظہور اصل است - و
محتوی است بر تحریم لہو و لعب و جز آں - و ہر کہ نماز مے گذارد
و نمازش او را از فحشاء و منکر باز نمے دارد - بداند - کہ نمازش پذیرا
نیست - و نیز مشتمل است بر امساک از اکل و شرب و جماع - و
این نوعے از صوم است - و نیز موجب است از براے اجتماع مسلمانان
از بہر خدا - کہ مثمر برکات بسیار و بیلے شمار است - و نیز در آں
طہارت است از انجاس و احداث - و منتہی است الے بیت اللہ۔
ولایت ضد عداوت است - و اصل ولایت محبت و تقرب باشد - و اصل
عداوت بغض و بعد - و ولی بمعنی قریب است - پس ولی کسے است -
کہ موافق و متابع او سبحانہ است در محبوبات و مرضیات و بغض و
سخط و امر و نہی او - و عداوت با چنیں کس ہماں عداوت با خدا
و مبارزہ از براے حرب او ست - و ہر کہ مدعئ محبت خدا و رسول
است - و اتباع فرمان واجب الاذعان او نمے کند - وے ولئ شیطان
و عدو رحمان است - اگرچہ بجاے خود خود را ولی اللہ مے گرفتہ باشد -
و در دوستان خدا شمردہ۔

ایں جہاں کشت آں جہان است - ہرچہ دریں جا کارند- آنجا بردارند- پس ہرکہ دریں خاکداں راسخ الایمان شد- او را در آخرت ہم ثبات و ایقان است - و ہرکہ دریں کہنہ رباط تہیدست است- آنجا سراسیمہ تر+ کفران نعمت موجب سلب بقاے اوست- و انکار رحمت باعث زوال ہر دشمن و دوست- شکر است کہ دام مزید است - کفر است کہ شیوۂ ہر شیطان مرید است +

در تنزیل از براے زندگئ دنیا مثالے ذکر کردہ - و ماہیت حیاتش را چناں بیاں فرمودہ - کہ ایں زندگی ہمیں لہو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر در مال و اولاد است- و انجامش دریں جا حطام بودنش و در آں جا بعذاب سخت گرفتار آمدن +

نظم عمر خیام

دوش با عقل در سخن بودم | کشف شد بر دلم مثالے چند
گفتمش اے مایۂ ہمہ دانش | دارم الحق بتو سوالے چند
چیست ایں زندگانئ دنیا | گفت خوابے است یا خیالے چند
گفتمش از وے چہ حاصل است بگو | گفت درد سر و وبالے چند
گفتمش ایں نفس کے شود رامم | گفت چوں یافت گوشمالے چند
گفتمش اہل ستم چہ طائفہ اند | گفت گرگ و سگ و شغالے چند
گفتمش ایں بحث اہل دنیا چیست | گفت بیہودہ قیل و قالے چند
گفتمش اہل زمانہ در چہ فن اند | گفت در بند جمع مالے چند
گفتمش چیست کدخدائی گفت | ساعتے عیش و غصہ سالے چند
گفتمش او را مثال دنیا چیست | گفت زالے کشیدہ خالے چند
گفتمش چیست گفتہ ہاے خیام | گفت پند است حسب حالے چند

دنیا کہ موجب شقاوت است و باعث عذاب آخرت - دانی کہ چیست؟ ہمہ مال و جاہ - زن و فرزند - تجارت و حرفت - کشت و مواشی و غیر آں کہ سرمایۂ ایں جہانی است - اگر خلاف مرضئ خدا بکار آری-

نا بکاری - و اگر برضاے و حکم خداۓ رسول بد و مشغولی - مقبولی - جہد کن - کہ در ہر دو جہان مقبول گردی - نہ مخذول *

خردمندی آن است - کہ دل از دنیا برداری - و غفلت از سر بگذاری - اہل جاہ در بازار پگاہ - و بمسجد گاہ گاہ - و شب و روز در انواع گناہ - دنیاے شما آباد و دین شما تباہ - نہ شرم در جوانی - نہ ندامت در شیخوخت فانی - عمرے بکاستی - عذرے نخواستی با آنکہ مرگ در کمین است - و مقام در زیر زمین - و بازگشت سوے رب العالمین - دنیا جاے ترک است - و آدمی از براے مرگ - واے بر کسے کہ چراغ ایماں را کشت - و بار مظالم بر پشت - نظم

مکن کہ آہ فقیرے شبے بروں تازد	فغان و نالہ بعرش بریں بیندازد
ز تیرہ بخت یتیماں مگر نمے ترسی	ز سوز سینۂ تیرے کہ ناوک اندازد
حذر ہمے کن از آں ناوک سحرگاہی	کہ گر بکوہ زند روزنے دراں سازد
بوقت نیم شبے گر بگوید او اللہ	ہزار ہمچو تو از خانماں بر اندازد
ہزار دشنہ کشیدہ است و تیغ زہرآلود	براے گردن آں کس کہ گردن افرازد
ہزار جوشن فولاد گر تو مے پوشی	ز آہ گرم نصیبے چو موم بگدازد
مناز بر سر مظلوم ساکن اے ظالم	کہ دست فتنۂ ایام بر سرت تازد
درون سینۂ مجروح بیبوا مخراش	بدانکہ روز جزا ہست با تو پردازد
اگر بحل نکند سائلے ستم دیدہ	جزا دہندہ ترا در جہنم اندازد

جہدے کن - کہ مردے شوی - و صاحب تجربہ و دردے گردی - دنیا نہ جاے آسائش است - بلکہ محل آزمایش - یکے را ہمت بہشت است و دیگرے را ہمت دوست - اے فداے آں کس کہ ہمنشں اوست - طالب دنیا رنجور است - و طالب عقبیٰ مزدور - و طالب دوست مسرور - چوں از خود بریدی - بدوست رسیدی - اگر داری طرب کن - و اگر نداری طلب کن - گل باش و خار مشو - یار باش و اغیار مشو - چوں یار اہل است - کار سہل است - اگر درویش از

و باظہار کلمۂ حق خاموش - ہمہ را گلیم شقاوت بر دوش - و حلقۂ بندگئ شیطان در گوش - ہمہ را روز جزا فراموش - و ہمہ از بادۂ مکر و تزویر بیہوش - سخن مختصر ہمہ گندم نما جو فروش - ہر کرا مے بینم شہوت پرست است و ریاکار - با ہرکہ آمیزشے نمائم غدار است و مردم آزار - چراغ ایمان ایں قوم بے نور است - و خانۂ اعتقاد خانۂ زنبور - و ایں عوام کالانعام جزیں سہ کار ندانند - چوں گرسنہ شوند - طعام سیر خورند - و چوں شہوت غالب گردد - وقاع کنند - و چوں در خشم شوند - ضعیفے را برنجانند - میان دو کس اگر دوستی بینند - اول بتفحص و تجسس بہ عیوب آں ہر دو مطلع گردیدہ و اکثر از خود تراشیدہ در لباس دوستی از زبان ہر یکے بیکدیگر ظاہر کنند - و میان آنہا بغض و عداوت را بدرجۂ کمال رسانند - غرض حال اہل عالم بدیں منوال است - مصرع

آثار انس در گہر آدمی نماند

جہاں را سر تا سر نگاہ میکنم - نہ کار فرمائے دیدہ مے شود - نہ کارگزارے بہ شنیدن مے آید - از گردش روزگار نہ کار فرما را کارگزار بدست مے آید و نہ کارگزار را کار فرما میسر مے شود - منعم از بے جوہرئ نائب ہمیشہ در پیچ و تاب - نائب از بد گوہرئ افسر پیوستہ جگر کباب - سوء ظن در خاطر ہا بحدے جا گرفتہ - کہ اگر کسے مینائے سرکہ در کنار داشتہ باشد - کیست کہ برو گمان شراب نکند - و اگر مرد و زن یکجا دیدہ شوند - ظن ہر کس بفساد شود - پسر صاحب جمالے را اگر پہلوئے پدر بینند - از خبث باطن بہ بدکاری قیاس کنند - و اگر مرد پرہیزگارے را در کسوت شرع نظر کنند - او را ریاکار و مکار دانند - راستی پیشہ را سادہ لوح و نادان دانند - فریب کردار بازیگر را پاک طینت و آزمودہ کار گویند - اگر در شخصے ہزار ہنر بینند و یک عیب - آں ہنر را چوں عیب خود بپوشند - و عیب را بمثابۂ ہنر خود چوں بلبل ہزار داستان

بهزار زبان سرایند - هنر بینی را عیب خوانند - عیب چینی را هنر دانند - کنون خاطر این تیره درونان آن است - که دفینهٔ کسے یافته شود - یا همیان کسے بدست افتد - جریان شیطان در رگهاے مردم بحدے رسیده - که در لهو و لعب بحضور دل شب بروز آرند - و روز بشب رسانند - و اگر از راه رسم و عادت گاهے بنماز و روزه قیام نمایند - دل را بنصوبهاے دیگر مشغول سازند - و صد هزار منت بر خداے عز وجل گذارند - و رسول را منت پذیر خود شناسند - و درپے استثنا - که سیئه بر حسنه خرده مے گیرد - و حرام بر حلال خنده مے زند - زمانه ایست که حمق بر عقل برتری مے جوید - و جهل بر علم تفوق مے خواهد - فضلا با بو الفضولی همدوش - علما با بیدانشی هم آغوش - حرف شناسان را دعوے اجتهاد و تجدید - بد فهمان را در معرکهٔ مکابره نعرهٔ هل من مزید - هرکرا بینی - غم چون سایه بدنبال اوست - و شادی مانند جمعیت دور از خیال - اندوه عالمگیر است - و عیش را پاے در زنجیر - بلا نا خوانده مے آید - و طرب نا رانده مے رود - درین هنگام غربت اسلام و فقد ایمان و انعدام احسان در رنگ کیمیا و عنقا ست - مرگ محبت و برگ ریز مروت و خشک سالئ انصاف و قحط وفا ست - شورش حسد و طغیان نفاق و طوفان بے تمیزی و آشوب تیره رائی و هنگامهٔ هرزه درائی و ژاژخائی و سراب نمائی طبائع کوچک و بزرگ را بجاے رسانیده که پیش ایشان در ناقص و کامل - عاصی و عارف - شریف الخصال و نکوهیده اعمال - طالب دنیا و آخرت قانع و حریص - عالم سوء و عالم ربانی - سیر چشم و شکم بنده - مخلص و منافق تفاوت و امتیاز باقی نمانده - رباعی

امروز بهاے هیزم و عود یکیست   هم مرتبهٔ خلیل و نمرود یکیست
در گوش کسانے که بغفلت مستند   آواز خر و نغمهٔ داؤد یکیست

اسکندر ارسطاطالیس را پرسید - اے استاد از خدا چه باید خواست؟ گفت خیریت دارین - گفت زندگی چه قسم باید کرد؟ گفت برضامندی

و خوشنودیٔ والدا - گفت عمر بکدام شغل باید گذرانید؟ گفت بتحصیل علم - گفت دانا تر کیست؟ گفت آنکه آخرت را بر دنیا گزیند - گفت بلند ہمت کیست؟ گفت آنکه از مخالفت روزگار ملول نشود - پرسید چه شیرین است - که خورنده را بکشد؟ گفت شہوت پرسید کدام آتش است که فروزنده را بسوزد؟ گفت حسد - پرسید کدام بنا ست که خراب نشود؟ گفت عدل - پرسید چه تلخی است که آخر شیریں گردد؟ گفت صبر - پرسید چه شیرین است که آخر به تلخی گراید؟ گفت شباب - گفت کدام پیرہن است که ہرگز کہنه نگردد؟ گفت نام نیک - گفت چه بیماری است که طبیباں از علاجش عاجز اند؟ گفت ابلہی - پرسید چه چیز بر مرداں نیکو است؟ گفت راستی - پرسید راه راست بچه شناخته شود؟ گفت بروشنائیٔ علم - گفت دنیا کرا مے گویند؟ گفت ہرچه در آخرت بکار نیاید - پرسید راه روشن سلوک بچه معلوم شود؟ گفت باندک خوردن - پرسید حسد بکه باید کرد؟ گفت با نفس خود - پرسید رضاے خدا چگونه حاصل شود؟ گفت به نیکوئی کردن با مادر و پدر پرسید سنجیده کرا مے گویند؟ گفت آنکه اندک گوید و بسیار شنود - پرسید نیک بختی چگونه حاصل شود؟ گفت بسه چیز - بتحصیل علم و خنداں روئی و سخاوت - گفت روشنائیٔ دل از چیست؟ گفت بیاد کردن موت - پرسید تاریکیٔ دل از چیست؟ گفت بجست و حب دینار و درم - پرسید در دنیا چگونه مے باید بود؟ گفت چوں رہگذرے ست - پرسید بمنزل چگونه باید رسید؟ گفت بسبکباری۔

انتخاب از تاریخ ملکم

عقائد اہل اسلام

اصول دین اسلام در قرآں مذکور است - و اساس دیں بر وحدت و یگانگت خداوند است - و پیغمبر نیز گفت کہ مقصد کلئے وے ہدایت مردم بایں صراط مستقیم است - و ہمچنیں گفت کہ دیں در ہر وقت و زماں و عہد و آواں یکے بودہ است - و چوں بمرور دہور تغیّر و تبدیل در قواعد و مراسم شریعت راہ یافتہ و فساد در دیں پیدا شدہ است - خداوند انبیا و رسل فرستادہ است - تا مردم را براہ حق دعوت کنند - و از اعاظم انبیا یکے موسےؑ و دیگرے عیسےؑ است و خود او خاتم پیغمبراں کہ کسے بعد از وے مبعوث نخواہد شد - و ہمچنیں گفت کہ در کتب سماوی بظہور وے خبر دادہ اند - چنانچہ در سورۂ صف از زبان عیسےٰ گوید وَ اِذْ قَالَ عِیْسَے ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ - بناے ایں آیہ بر ترجمۂ جملہ ایست کہ از فصل شانزدہم انجیل یوحنّا کردہ اند کہ دو آں فارقلیطا موعود است ✤

علماے ایں ملت اسلام را بر دو قسمت معین کردہ اند - قسم اول را دیں خوانند و آں عبارت است از ایماں بخدا و ملائکہ و رسل و کتب و اعتقاد بمعاد و روز حشر - و خدا را قادر علے الاطلاق و احکام وے را ازلی و تقدیر خیر و شر از جانب وے دانند - و قسم ثانی را شریعت گویند و آں عبارت است از صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ ✤

ہیچ چیز عالی تر و نیکو تر از عقیدۂ اہل اسلام در توحید نمے شود -

از آں رو کہ از ہر طرف رو بیکے وارند۔چنانچہ از آیات و اخبار و آثار و اشعار و اقوال و افعال شاں ہمہ ظاہر است۔اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ مصرعہ۔ ہر جا کہ نظر کردم سیمائے تو مے بینم *

او تعالےٰ را مخصوص و شائستۂ بندگی مے دانند و بس۔ و ہیچ یک را از مخلوقات دریں باب با وے شریک و سہیم نمے سازند۔ و از جملہ عقائد شاں بحکم قرآن اعتقاد بوجود فرشتگان است۔فرشتگاں را مخلوق از نور و از اکل و شرب و تولید و تولد بری میدانند۔ و ہر صنف ملائکہ را شغلے مخصوص معین کردہ اند۔ کار بعضے فقط تمجید و تحمید خالق است۔ و زمرۂ ناظر افعال و راوئے اعمال عباد اند۔ و برخے شفعا اند عند اللہ۔ و ہمچنیں ایشاں را عقیدت آن ست۔ کہ شیطاں نیز وقتے در جرگۂ ملائکہ بود و بجہت اینکہ از سجدۂ آدم ابا کرد۔ او را از آسماں راندند۔ و بر ایں عقیدت مرتب است اعتقاد بوجود ارواح مقدسہ و خبیثہ کہ جن خوانند و مخلوق از نار دانند و گویند کہ ایں طبقہ را مانند انساں اکل و شرب و تولید و تولد و معاد و ثواب و عقاب است۔ اما اعتقاد در کتب الٰہی ایں است۔ کہ خداوند در از منۂ مختلفہ بواسطۂ انبیا و رسل کتب عدیدہ فرستاد۔ و چوں محمدؐ خاتم پیغمبران است۔ بعد از وے وحی و انزال کتب منقطع شد۔ و جمیع کتب انبیا ہمہ مفقود الاثر اند الّا چہار توریت و زبور و انجیل و فرقاں کہ بموسےٰ و داؤد و عیسےٰ و محمدؐ علیہم السلام نازل گشتند *

در باب معاد و قیامت اعتقاد مسلمین است کہ چوں شخصے را موت در رسد و او را در قبر گذارند۔ فرشتہ یاد خبر درود نکیر و منکر میدہد۔ و نکیر و منکر دو فرشتہ اند سیاہ و مہیب و عظیم الجثہ۔ و چوں ایں دو ملک در رسند۔ مردہ را بہ نشستن حکم میدہند۔ و بعد از آں از وحدت خدا و رسالت محمدؐ علیہ السلام سوال کنند۔ اگر جواب بر وفق مامول داد۔ او را آرام گذاردہ دریچۂ از بہشت بر وے باز مے شود۔

تا رائحہ جنت بوے برسد۔ و الّا گرزہاے آہنیں چناں بر فرق وے میکوبند۔ کہ نالۂ او را از مشرق تا مغرب تمام مخلوقات بجز جن و انس مے شنوند۔ بعد از آں زمیں را بر وے تنگ مے سازند۔ و نود و نہ اژدہاے ہفت سر بر وے میگمارند۔ تا روز قیامت او را معذب دارند۔ و بعضے بر آنند کہ معاصے خود شخص بصورت جانوران گزندہ مجسم مے شوند۔ چنانچہ گناہان بزرگ بصورت اژدہا و متوسط بصورت افاعی و کوچکتر مثل عقارب مے شود۔ و بیچارہ باین حال تا روز قیامت مے ماند۔ کہ حکم آخر بر وے جاری شود۔ و چوں روح از بدن بتوسط قابض ارواح جدا شد۔ در عالم برزخ بنا بر نتائج اعمال یا مثاب خواہد بود یا معاقب۔ مگر ارواح انبیا کہ بدون وجہ بہشت مے روند۔ اما قیام ساعت یعنی روز قیام بر کسے بجز خدا معلوم نیست۔ چنانچہ پیغمبر علیہ السلام مے گوید۔ کہ از جبرئیل سوال کرد۔ او نیز نمے دانست۔ لاکن ظہور قیامت را علامات مخصوص است۔ اگرچہ با وجود ایں علامات نیز کما ینبغی مختص نمے شود۔ ازانجملہ است طلوع شمس از مغرب۔ و سطوح دخان و گرفتن آں تمام ارض را۔ و ظاہر شدن یاجوج و ماجوج۔ و تکلم کردن جانوران۔ و چوں صداے صور اول بلند شود۔ جمیع سکان آسمان و زمیں بمیرند و بہ نفخۂ دیگر دوبارہ زندہ شوند۔ و روز محشر در وقتے کہ آدم و نوح و ابراہیم و عیسےٰ علیہما السلام ہمہ نفسی گویند۔ محمدؐ بشفاعت بندگان خدم پیش نہد۔ و ہر یک از عباد را جزاے عمل و کیفر گناہ مقرر شود۔ کفار مخلد در جہنم خواہند شد۔ و مومنین بہ بہشت جاوید خواہند رفت۔ در قرآں زحمات و عقوبات جہنم را تطویلے دادہ شدہ است۔ ہر گناہے را عذابے مقرر است۔ خفیف تر از ہمہ این است کہ کم گنہگار را با نعل آتشیں نعل مے کنند۔ چنانکہ از حرارت آں مغزش چوں دیگ مے جوشد۔ لاکن دوام عذاب فقط

برائے کفار است۔ سلبیں بعد از چندے از دوزخ رہائی یافتہ بہ بہشت روند۔ مابین جنت و جہنم پلے است کہ آں را اعراف گویند۔ منزل کسانے است کہ حسنات و سیآت ایشاں مساوی است۔ در پلے دیگر است کہ آں را صراط خوانند کہ بر روئے جہنم است۔ در اخبار وارد است۔ کہ از موے باریک تر و از شمشیر برندہ تیز است۔ نیکوکاراں از آں چوں برق گذرند۔ و بدکاراں چوں خواہند بگذرند۔ بلغزند و بقعر دوزخ جائے گیرند۔ و بر در بہشت چشمہ ایست کہ آں را چشمۂ محمد علیہ السلام گویند۔ ہر کس جامے از آں چشمہ بنوشد۔ ابد الآباد تشنہ نشود۔ خاک بہشت مشک و زعفران است۔ و سنگریزہ ہائے آں در و جواہر۔ و دیوار آں از طلا و نقرہ۔ ساقہ و تنۂ درختہائے ہمہ از طلائے ناب است۔ از آں بعد درخت طوبے است کہ در مقام محمد علیہ السلام رستہ و شاخہائے آں با میوہ ہائے لذیذ در منازل مومنین است۔ و از انار و انگور و خرما و سائر اقسام میوہ ہا از آنچہ بخواہند۔ فے الفور از آں درخت حاصل میشود بابزرگی و لذتے کہ ہیچ چشم در دنیا مثل آں ندیدہ و ہیچ ذوق مانند آں نہ چشیدہ۔ و ہمچنیں اگر از اقسام اطعمہ چیزے خواستہ باشد۔ مثل گوشت کباب و مرغ بریاں و امثال آں۔ ہم در ساعت بر شاخۂ آں درخت ظاہر شدہ خود شاخ نزدیک مے شود۔ وکذلک اگر مومنیں را میل بسواری باشد۔ ہم اسپہائے با ساخت و ستام مرصع از شاخ بیروں مے جہد۔ و در پائے آں رود خانہائے شیر و شراب و عسل جاری است۔ و بغیر از ایں انہار چشمہائے و رودہائے بیشمار اند۔ کہ چمنہا و مرغزارہائے بہشت را تر و تازہ میدارند۔ کہ زمین آنہا از مشک و کافور و سنگریزہ ہائے آنہا از زمرد و یاقوت و اطراف آنہا از زعفران است۔ نیز مومنیں را وعدہ کردہ شدہ است کہ ایشاں در بہشت بر صفہ ہائے حریر مذہب آرام خواہند کرد

در چنیں باغ که در بعضے از مخصوصات آں گذشت - دختر ہاے سیاہ چشم بخدمت ایشاں خواہد بود که ہرگز چشم بہ دیگرے نگردانند- کمترین درجۂ مومن آن است که او را ہفتاد و دو حوری میدہند بغیر از زنانیکه در دنیا داشته است و سراپردۂ مرصع و اطعمۂ گوناگوں و اسباب و اثاثه درخور بہجت وے مہیا دارند- و او ابد الآباد جواں باشد و ازیں نعمت بر خورد - و ہر خواہش که از نہادش سر بر زند- در ساعت روا شود- تا ایں که ہیچ یک از حواسش بے لذت نماند- ایں جزاے کمترین درجات مومنان است- اما پاداش اعلےٰ طبقۂ مومناں را لذتے است که نه چشمے دیده و نه گوشے شنیده و نه بخاطر خطور کرده است- لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ بِبَالِ اَحَدٍ +

از احکام اولیۂ شریعت نماز است که ستون دیں خوانده اند- و لزوم آں مکرر در قرآں وارد شده است- و از جملۂ احکام شریعت چنانکه قبل ازیں سمت نگارش یافت- زکوٰۃ است- یعنی مبلغ معینے که ہر کس از مال خود از روے وجوب باید بدہد- و آں از ہر چہل یک است- که بعبارۂ اخرے از ہر صدی دو و نیم باشد باین قسم که چوں مبلغ بچہل رسد- حد نصاب است- باین معنی که زکوٰۃ بر آں تعلق مے گیرد- و تعلق زکوٰۃ براس مال است بشرط مضے سنه- یعنی گذشتن یک سال بر آں - و زکوٰۃ تعلق نمیگیرد بر دواب و گوسفند و نقدینه و غله و میوه و ہرچه در معرض بیع و شرے در آید - فقہا را در مقدار و طریقۂ اخذ زکوٰۃ از اشیاے متنوعه اختلاف آرا ست - و وجہیکه ازیں ممر حاصل شود- صرف فقراے است و غازیان ملت باید کرد - و جمیع فقہا بر آں اند که تزکیۂ مال مورث ثروت و عزت دنیوی و نجاح و نجات اخروی است - از عمر ابن عبد العزیز منقول است- که نماز ما را تا نیمۂ راه بخداوند نزدیک میکند- و روزه بدرگاه وے میرساند- و زکوٰۃ بحضور او میبرد+ و

از جملۂ احکام صوم است ـ مسلمین را عقیده آن است کہ در ماہ رمضان قرآن از آسمان نازل شد ـ و در این ماہ از طلوع فجر تا غروب شمس از اکل و شرب و سائر لذات شہوانی باید بپرہیزند ـ و زنان آبستن و زنان شیردہ باید یا در اوقات دیگر روزہ بدارند یا اطعام فقرا و مساکین کنند ـ و دیگر از احکام زیارت کعبہ است در صورت استطاعت ـ در تعیین استطاعت اقوال است ـ مشہور این است کہ ہر کس حیوانے کہ بر آن سوار شود و مؤنۃ راہ داشتہ باشد ـ مستطیع است +

شراب و قمار ہر دو بنص قرآن ممنوع است بدین دلیل کہ اِثْمُھُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا ـ و ہمچنین خون مطلقاً و گوشت خنزیر و میتہ ممنوع است ـ روز جمعہ مسلمین باید در مسجد جمع شدہ نماز گذارند ـ از اعیاد دو عید دارند ـ یکے عید فطر کہ غرۂ شوال است پس از انقضاے ماہ صیام ـ و دیگر عید اضحےٰ کہ عید قربان نیز گویند ـ کہ دہم ذے الحج است ـ و آن روزے است کہ ابراہیم پسرش اسمٰعیل را بجہت قربانی بدرگاہ خداوند عرضہ کرد ـ رسم ختنہ در قرآن وارد شدہ است و مسلمین را عقیدہ آن است کہ از ابراہیم رسیدہ است ـ و اصحاب رسول بدان عمل کردہ اند ـ و خود حضرت رسول مختون متولد شدہ است ـ علے ای تقدیر این رویہ معمول بجمیع اہلئے اسلام است ـ و ترک آن را روا نمے دارند مگر در حالت شخص جدید الاسلام کہ مسن باشد یا بجہت دیگر کہ سبب مخاطرہ شود ـ و آن را علامت ظاہر اسلام دانند ـ زیراکہ اگر شخصے در حرب کفار کشتہ شود و این علامت با وے نباشد ـ تشخیص نخواہد یافت +

انتخاب از کیمیاے سعادت

رکن سوم در پیدا کردن عقبات راه دین که آں را مهلکات گویند

اصل اول در ریاضت نفس و طهارت از خلق بد

ایزد تعالےٰ بر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم! ثنا کرد بخلق نیکو۔ و گفت اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ و رسول صلے اللہ علیہ وسلم! گفت مرا فرستادہ اند تا محاسن اخلاق را تمام کنم و گفت عظیم ترین چیزے کہ بہ ترازو نهند۔ خلق نیکو ست ۞

در حقیقتِ خلق نیکو سخن بسیار گفتہ اند۔ یکے میگوید۔ روے گشادہ داشتن است۔ و یکے میگوید۔ رنج مردم کشیدن است۔ و یکے میگوید۔ مکافات ناکردن ست۔ و امثال این۔ و این ہمہ بعضے از شاخہاے آن ست نہ تمامی و حقیقت آں۔ و ما تمامے آں و حقیقت و حد آں پیدا کنیم ۞

بدانکہ آدمی را از دو چیز آفریدہ اند۔ یکے کالبد کہ بچشم سر تواں دید۔ و یکے روح کہ جز بچشم عقل در نتواں دید۔ و ہر یکے را ازیں دو نیکوئی و زشتی است کہ یکے را حسن خلق گویند و یکے را حسن خُلق۔ و حسن خُلق عبارت از صورت باطن ست۔ چنانکہ حسن خلق عبارت از صورت ظاہر است۔ و چنانکہ صورت ظاہر نیکو نہ بود تا آنگاہ کہ چشم و دہان و بینی نیکو نہ بود ہمچنیں صورت باطن نیکو نہ بود تا آنگاہ کہ چہار قوت در وے نیکو نہ بود۔ قوت علم۔ قوت خشم۔ قوت شہوت۔ قوت عدل میان ایں ہر سہ ۞

نیکوئے قوت علم بداں بود کہ بآسانی راست از دروغ باز داند در گفتارہا۔ و نیکوئی از زشت باز داند در کردارہا۔ و حق از باطل

باز داند در اعتقادہا۔ چوں ایں کمال حاصل شد در آدمی۔ دل آدمی را ازیں جا حکمت پیدا آید کہ سر ہمہ سعادت ہا ست ✤

نیکوئے قوت غضب بآں بود کہ در فرمان حکمت و شرع باشد و بدستوری بر خیزد و بنشیند ✤

نیکوئے قوت شہوت بآں بود کہ سرکش نہ بود و بدستوریٔ عقل و شرع بود۔ چنانکہ طاعت ایشاں بر وے آساں بود ✤

نیکوئے قوت عدل آں بود کہ غضب و شہوت را ضبط مے کند در تحت اشارت دین و عقل۔ و معنئے عدل آں بود کہ ایں ہر دو در طاعت عقل و دین دارد۔ و گاہ شہوت را بر خشم مسلط کند۔ تا سرکشئے او بشکند۔ و گاہ خشم را بر شہوت مسلط کند۔ تا شرہ او بشکند ✤

و چوں ایں ہر چہار بایں صفت باشد۔ ایں نیکو خوئے مطلق باشد۔ و اگر بعضے ازیں نیکو بود۔ نیکو خوئے مطلق نہ بود۔ ہمچناں کہ کسے را دہاں نیکو بود و چشم زشت۔ یا چشم نیکو بود و بینی زشت۔ او نیکو روے مطلق نہ بود ✤

و بداں کہ ایں ہر یکے چوں زشت بود۔ خلقہاے زشت و کارہاے زشت ازاں تولد کند۔ و زشتئ ہر یکے از دو وجہ بود۔ یکے از زیادتی خیزد کہ از حد بگذرد۔ و یکے از کمی کہ ناقص بود۔ و چوں معتدل بود۔ ازاں تدبیرے نیکو و راے درست و اندیشۂ صواب و فراست خیزد ✤

و قوت خشم چوں از حد بگذرد۔ آں را تہور گویند۔ و چوں ناقص بود۔ آں را بد دلی و بے ہمتی گویند۔ و چوں معتدل بود۔ آنرا شجاعت گویند۔ و از شجاعت کرم و بزرگ ہمتی و دلیری و حلم و بردباری و آہستگی و فروخوردن خشم و امثال ایں اخلاق خیزد۔ و از تہور کبر و عجب و لاف زدن و کند آوری و خود را

را در کارہاے با خطر انداختن و امثال ایں خیزد - و از بد دلی خود را خوار داشتن و بیچارگی و جزع و تملق و مذلت خیزد ✣

چوں قوت شہوت بافراط بود - آنرا شرہ گویند و ازاں شوخی و پلیدی و بے مروتی و ناپاکی و حسد و خواری کشیدن از توانگراں و حقیر داشتن درویشاں و امثال ایں خیزد - و اگر ناقص بود - ازاں سستی و نامردی و بے خویشتنی خیزد - و چوں معتدل بود - آنرا عفت گویند - و ازاں شرم و قناعت و مسامحت و صبر و ظرافت و موافقت خیزد ✣

و ہر یکے را ازیں دو کنارہ است کہ مذموم است و زشت - و میانۂ آں نیکو و پسندیدہ است - و آں میانہ درمیان آں دو کنارہ از موے باریک تر است - و صراط مستقیم آں میانہ است و باریکی ہمچوں صراط آخرت است - و ہر کہ بر ایں صراط راست برود - فردا بر آں صراط ایمن باشد - و براے ایں است - کہ خداے تعالےٰ در ہمہ اخلاق بمیانہ فرمودہ و از ہر دو طرف منع نمودہ ✣

پس بداں کہ نیکو خوے مطلق آں بود کہ ایں ہمہ معنی در وے معتدل و راست بود - چنانکہ نیکو روے مطلق آں بود کہ ہمہ اندامہاے وے راست و نیکو بود ✣ و خلق دریں معنی چہار گروہ اند - یکے آنکہ ایں ہمہ صفات او را بہ کمال حاصل باشد و او نیکو خو بہ کمال بود و ہمہ خلق را بہ وے اقتدا باید کرد - و ایں نبود الا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم را چنانکہ نیکو روے مطلق یوسف بود علیہ السلام - دوم آنکہ ایں ہمہ صفات در وے بغایت زشتی بود و ایں بد خوے مطلق بود و واجب بود او را از میان خلق بیروں کردن کہ او نزدیک بود بصورت شیطاں کہ شیطاں بغایت زشت است و زشتئ شیطاں زشتئ باطن و صفات و اخلاق است - سوم آنکہ درمیان ایں دو وجہ باشد - بہ نیکی نزدیک تر بود - چہارم آنکہ درمیانہ باشد -

لیکن بہ زشتی نزدیک تر بود ×

پس ہر کسے را جہد باید کرد۔تا اگر بہ کمال نرسد۔بارے بدرجۂ کمال نزدیک تر شود۔ و اگر ہمہ اخلاق او نیکو نبود۔بارے بعضے یا بیشتر نیکو بود۔و چنانکہ تفاوت در نیکو روئی و زشت روئی نہایت دارد۔دل خلق نیز ہمچنیں بود۔ این است معنے خلق نیکو بہ تمامی و ایں نہ یک چیز است و نہ دہ و نہ صد۔بلکہ بسیار ست ×

علامات خوے نیکو چنیں گفتہ اند کہ نیکو خوے آں بود کہ شرمگیں و کم رنج و راست گوے و صلاح جوے و بسیار طاعت و اندک ذلت و اندک فضول و نیکو خواہ بود ہمگناں را۔ و در حق ہمگناں نیکو کردار و باوقار و مشفق و آہستہ و صبور و قانع و شکور و بردبار و تنگ دل و رفیق و کوتاہ دست و کوتاہ طمع باشد۔نہ دشنام دہد نہ لعنت کند۔نہ سخن چینی و غیبت کند و فحش گوید۔و نہ شتاب زدگی کند و نہ حسود و کینہ دار بود۔پیشانی کشادہ و زبان خوش و دوستی و دشمنی و خشم و خوشنودیٔ او برائے حق تعالےٰ بود و بس ×

اصل دوم در علاج شہوت شکم و فرج و شکستن شرہ ایں ہر دو

بدانکہ معدہ حوض تن است و عروق کہ ازاں مے رود بہ ہفت اندام چوں جوئہا ست۔و منبع ہمہ شہوتہا معدہ است۔و ایں غالب ترین شہوتے است بر آدمی۔آدم کہ از بہشت افتاد بہ سبب ایں شہوت بیفتاد۔پس ایں شہوت اصل شہوتہاے دیگر است کہ چوں شکم سیر شد۔شہوت نکاح در حرکت آید۔ و بشہوت شکم و فرج قیام نتواں کرد۔الا بہ مال۔پس شرہ مال پدید آید۔و مال بدست نتواں آوردن الا بہ جاہ۔پس شرہ جاہ

پدید آید - و جاہ نگاہ نتواں داشت الا بہ خصومت با خلق - و
ازاں حسد و تعصب و عداوت و کبر و ریا و کیں پیدا آید -
پس معدہ را پر کردن اصل ہمہ معصیتہا ست - و زیر دست
داشتن آں و بہ گرسنگی عادت کردن اصل ہمہ خیر ہا ست ٭

و فصل گرسنگی نہ ازاں است کہ در آں رنج است - و
نہ ازاں ست کہ تلخ است و لیکن در گرسنگی فوائد چند است
فائدۂ اوّل آنکہ دل را صافی کند و روشن گرداند و بہ خلاف آں
سیری مردم را کور دل و کند اندیشہ کند - و بخارے ازاں بہ دماغ
رسد کہ مردم را کالیوہ کند ٭ فائدۂ دوم آنکہ دل رفیق شود و
چنانکہ لذت ذکر و مناجات بیابد - و از سیری قسوت و سخت
دلی خیزد - تا ہر ذکر کہ کند - بر سر زباں باشد و درون دل نرود ٭
فائدہ سوم آنکہ بطر و غفلت دروازۂ دوزخ است و شکستگی
و بیچارگی و عجز درگاہ بہشت است - و سیری بطر و غفلت آورد
و گرسنگی عجز و شکستگی ٭ فائدۂ چہارم آنکہ اگر سیر بود - گرسنگاں
را فراموش کند - و بر خلق خدائے شفقت نبرد - و عذاب آخرت
را فراموش کند - و چوں گرسنہ شود - از گرسنگئ اہل دوزخ یاد آورد -
و چوں تشنہ شود - از تشنگئ اہل قیامت یاد آورد - و خوف آخرت
و شفقت بر خلق از درہائے بہشت است ٭ فائدۂ پنجم آنکہ سر
ہمہ سعادتہا آنست کہ کسے نفس را زبر دست خود کند - و شقاوت
آن است کہ خود را زیر دست نفس کند - و چنانکہ ستور سرکش
را جز بہ گرسنگی رام و نرم نتواں کرد - نفس آدمی ہمچنیں باشد
و ایں نہ یک فائدہ است بلکہ کیمیاے فوائد است - چہ ہمہ معاصی
از شہوت خیزد و ہمہ شہوتہا از سیری خیزد ٭ فائدۂ ششم آنکہ
اندک خسپد کہ اصل ہمہ مناجات و عبادات و ذکر و فکر است -
خاصہ بہ شب - و ہر کہ سیر خورد - خواب بر وے غالب بود و

چوں فروا رسے بیفتد و عمر او ضائع شود ❊ فائدہ ہشتم آنکہ ہرکہ اندک خورد - تندرست باشد - و از رنج بیماری و مؤنت دارو و ناز طبیب و رنج رگ زدن و حجامت کردن و داروے تلخ خوردن رستہ شود - و حکما و اطبا اتفاق کردہ اند کہ ہیچ چیز نیست کہ ہمہ نفع است و در آں ہیچ زیاں نیست مگر اندک خوردن ❊ فائدہ نہم آنکہ ہرکہ اندک خورد - خرج او اندک بود و بہ مال بسیار حاجت نباشد - و ہمہ آفتہا و معصیتہا و دل مشغولیہا از حاجت خیزد ❊ فائدہ دہم آنکہ چوں بر شکم خود قادر شد - بصدقہ دادن و ایثار کردن و کرم ورزیدن قادر باشد - کہ باعث لطف حق تعالٰے باشد ❊

اصل سوم در علاج شرہ سخن گفتن و آفت زبان

زباں از عجائب صنع حق تعالٰے است کہ بصورت پارۂ گوشت است - و بحقیقت ہر چہ در وجود است در تحت تصرف اوست - بلکہ آنچہ در عدم است - نیز بہ تصرف دارد - چہ او ہم از عدم عبارت کند و ہم از وجود - بلکہ او نائب عقل است و ہیچ چیز از احاطت عقل بیروں نیست - ہر چہ در عقل و وہم و خیال آید - زباں از اں عبارت کند - و دیگر اعضا چنیں نیست - چہ جز الوان و اشکال در ولایت چشم نیست - و جز آواز در ولایت گوش نیست - و دیگر اعضا ہمچنیں - و ولایت ہر یکے بر یک گوشۂ مملکت بیش نیست - و ولایت زباں در ہمہ مملکت رواں است - ہمچو ولایت دل - و چوں او در مقابلت دل است کہ صورتہا از دل مے گیرد و عبارت مے کند - ہمچنیں صورتہا نیز بدل مے رساند - و از ہرچہ او گوید - دل ازاں صفتے مے گیرد - مثلاً چوں سخنہاے زشت گوید - دل تاریک شود - و چوں سخن حق گوید - دل روشن شود - پس از شرہ آفت زباں حذر کردن از مہمات دین است -

چوں آفت زباں بسیار است و خود را از آں نگهداشتن دشوار است۔ ہیچ تدبیر نیکوتر از خاموشی نیست چندانکہ بتواں۔ پس باید کہ آدمی سخن جز بقدر ضرورت نہ گوید ٭

سخن گفتن چہار قسم است۔ یکے آں است کہ ہمہ ضرر بود۔ و دوم آنست کہ دراں ہم ضرر باشد و ہم منفعت۔ و سوم آنست کہ نہ ضرر دارد و نہ منفعت۔ و آں سخن فضول باشد و ضرر آں ہماں کفایت است کہ روزگار ضائع کند۔ و قسم چہارم آنست کہ منفعت محض است۔ پس سہ ربع از سخن ناگفتنی است و ربع گفتنی ٭

حقیقت ایں سخن کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم گفت ہر کہ خاموش بود۔ سلامت یافت۔ بدانی و نشناسی۔ تا آفت زباں بدانی۔ و ما آں را شرح دہیم و یک یک بگوئیم انشاء اللہ تعالے ٭

آفت اول آنکہ سخنے گوئی کہ ازاں مستغنی باشی کہ اگر نگوئی ہیچ ضرر نبود بہ تو در دین و دنیا۔ مثل ایں چنیں سخن آں بود کہ با قومے ہمنشینی و حکایت سفر خود کنی۔ یا حکایت کوہ و باغ و بستاں و احوالے کہ گزشتہ باشد۔ و ایں ہمہ فضول بود۔ چہ اگر نگوئی۔ ہیچ ضرر نبود ٭

آفت دوم سخن گفتن در باطل و معصیت۔ اما باطل آں بود کہ در بدعتہاے سخن گوید۔ و معصیت آں بود کہ حکایت فسق و فساد خود گوید و از آں دیگراں ہم بگوید ٭

آفت سوم خلاف کردن در سخن و جدل کردن و آں را مراء گویند ٭ و کس بود کہ عادت او آں بود کہ ہر کہ سخنے گوید۔ بروے رد کند۔ و گوید۔ نہ چنیں است۔ و معنے آں ایں بود کہ تو احمقی و ناداں و دروغ زن۔ و من زیرک و عاقل و راست گوے ام۔ و بایں یک کلمہ دو صفت مہلک را قوت دادہ باشد۔ یکے تکبر

و یکے سیئت ٭

آفت چہارم خصومت در مال کہ در پیش قاضی رود یا جاے دیگر۔ و آفت ایں عظیم است۔ چنانکہ گفتہ اند۔ ہیچ چیز نیست کہ دل پراگندہ کند و لذت عیش ببرد و مروت دین را بکاہد چنانکہ خصومت در مال ٭

آفت پنجم فحش گفتن است۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم! گفت۔ بہشت حرام است بر کسے کہ فحش گوید۔ و دشنام آں بود کہ کسے را بہ بدی نسبت کند۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم! گفت لعنت براں باد کہ مادر و پدر خود را دشنام دہد۔ گفتند ایں کہ کند۔ گفت آنکہ مادر و پدر دیگراں را دشنام دہد۔ تا مادر و پدر او را دشنام دہند۔ آں او را دادہ باشد ٭

آفت ششم لعنت کردن است۔ بدانکہ لعنت کردن مذموم است بر ستور و جامہ و مردم و ہرچہ بود۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم! مے گوید۔ مومن لعنت نکند ٭ لعنت نشاید کردن بر مردماں الا بر جملہ کہ ایشاں مذموم اند۔ چنانکہ گوئی لعنت بر ظالماں و کافراں و فاسقاں و مبتدعاں۔ اما شخصے را گفتن لعنت بر تو باد! یا بر فلاں باد! ایں بر کسے روا باشد کہ بشرع داند کہ بر کفر مردہ۔ چوں فرعون و ابو جہل ٭

آفت ہفتم شعر است و سرود۔ و ایں حرام نیست کہ پیش رسول صلے اللہ علیہ وسلم! شعر خواندہ اند۔ اما حرام است آنچہ در وے دروغ بود یا ہجاے مسلمانے باشد ٭

آفت ہشتم مزاح است۔ و نہی کرد رسول صلے اللہ علیہ وسلم! از مزاح کردن بر جملہ۔ و لیکن اگر اندکے گاہ گاہ مباح است و شرط نیکو خوئی بشرط آنکہ عادت و پیشہ نگیرد و جز حق نگوید۔ چہ مزاح بسیار روزگار ضائع کند و خندہ بسیار آورد و دل از

خندہ سیاہ شود - و نیز ہیبت و وقار ببرد - و باشد کہ ازاں وحشت خیزد - و ہرچہ خندہ بسیار آورد - مذموم است - و خندہ بیش از تبسّم نشاید +

آفت نہم استہزا و خندیدن بر کسے و سخن و فعل او حکایت کردن بہ آواز و نغمۂ او - چنانکہ خندہ آید - و ایں چوں آنکس رنجور خواہد شد - حرام بود - و حق تعالےٰ مے گوید لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ - بر ہیچکس مخندید - و بچشم حقارت منگرید کہ باشد کہ او خود از شما بہتر بود +

آفت دہم وعدۂ دروغ دادن - رسول صلے اللہ علیہ وسلم! میگوید - سہ چیز است کہ ہرکہ در وے یکے ازیں سہ بود - منافق باشد اگرچہ نماز کند و روزہ دارد - چوں سخن گوید - دروغ گوید - و چوں وعدہ دہد - خلاف کند - و چوں امانتے بوے دہند - خیانت کند +

آفت یازدہم سخن دروغ و سوگند بدروغ - و ایں از گناہان بزرگ است - رسول صلے اللہ علیہ وسلم ! گفت - دروغ بابے است از بابہاء نفاق + و گفت دروغ روزی را بکاہد - و گفت تجار فجار اند - یعنی بازرگاں نابکار اند - گفتند چرا یا رسول اللہ ! بیع حلال نیست ؟ گفت ازانکہ سوگند خورند و بزہ کار شوند و سخن گویند و دروغ گویند + و گفت وائے بر آنکس کہ دروغ گوید - تا مرداں بخندند - وائے بر وے - وائے بر وے +

آفت دوازدہم غیبت است و ایں نیز بر زبانہا غالب بود - و ہیچ کس الا ماشاء اللہ ازیں خلاص نیابد - وبال ایں عظیم است - و حق تعالےٰ در قرآں ایں را بداں مانند مے کند - کہ کسے گوشت برادر مردہ خورد - و رسول صلے اللہ علیہ وسلم ! گفت دور باشید از غیبت کہ غیبت از زنا بدتر است - توبہ از زنا پذیرند و از غیبت نہ پذیرند - تا آنکس بحل نکند + و صحابہ بروے کشادہ

یکدیگر را دیدندے و غیبت یکدیگر نکردندے و ایں از فاضل ترین عبادات دانستندے و خلاف ایں از نفاق شمردندے +

غیبت آں بود کہ حدیث کسے کنی در غیبت او کہ اگر بشنود۔ او را کراہیت آید اگرچہ راست گفتہ باشی۔ و اگر دروغ گفتہ باشی۔ آنرا زور و بہتان گویند۔ و ہرچہ بہ نقصان کسے باز گردد و بگوئی۔ غیبت است اگر ہم در بدن و نسب و جامہ و در ستور و سرائے۔ و در کردار و گفتار او گوئی۔ چنانکہ گوئی دراز است یا سیاہ۔ گربہ چشم است یا احول۔ ہندو بچہ است یا حمامی بچہ۔ متکبر و دراز زبان است یا بد دل و عاجز۔ دزد و خائن است یا رکوع و سجود نماز تمام نکند۔ و قرآں خطا خواند۔ زکوٰۃ ندہد۔ و حرام خورد۔ فراخ آستیں و دراز دامن است۔ در جملہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم! گفت۔ ہرچہ گوئی کسے را کہ او بشنود۔ مکروہ دارد۔ آں غیبت است اگرچہ راست باشد +

غیبت نہ ہمہ بزباں بود۔ بلکہ بچشم و بدست و بہ اشارت و بنوشتن ہمہ حرام بود + و غیبت کردن بدل ہمچناں حرام است کہ بزباں۔ و چنانکہ نشاید کہ نقصان کسے بہ دیگرے گوئی۔ نشاید کہ بخود نیز گوئی۔ و غیبت بدل آں بود کہ گمان بد بری بکسے بے آنکہ از وے بچشم چیزے بینی یا بگوش شنوی یا بیقیں دانی +

آفت سیزدہم سخن چیدن و نمامی کردن۔ حق تعالے مے فرماید ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ و مے گوید وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ و باایں ہمہ نمامی مے خواہد۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم! گفت نمام در بہشت نرود۔ و گفت خبر دہم شما را کہ بد ترین شما کیست؟ کسانے کہ میان شما نمامی کنند و تخلیط کنند و مردم را برہم زنند +

آفت چہاردہم دو روئی کردن میان دو دشمن۔ چنانکہ با ہر

کسے سخن چناں گوید کہ او را خوش آید۔ و بود کہ سخن آں بایں رساند و سخن ایں بآں۔ و با ہر یکے نماید کہ من دوست تو ام۔ و ایں از نمامی بدتر ست۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ! گفت بدترین بندگان حق تعالےٰ دو روے است۔ پس ازیں ہمہ پرہیز باید کرد +

آفت پانزدہم ستودن مرداں و ثنا گفتن۔ و دریں شش آفت است چہار در گوینده دو در شنونده کہ ممدوح بود۔ اما آفت مادح اول آں باشد کہ زیادت گوید و دروغ گوے گردد۔ دوم آنکہ باشد کہ دراں نفاق بود و مدح نماید کہ ترا دوستدارم و باشد کہ ندارد۔ سوم آنکہ باشد کہ چیزے گوید کہ تحقیق نداند۔ چہارم آنکہ باشد کہ ممدوح ظالم بود و بسخن او شاد شود و نشاید کہ ظالمے را شاد گرداند +۔ اما ممدوح را از دو وجہ زیاں دارد۔ یکے آنکہ کبرے و عجبے در وے پیدا آید۔ دیگر آنکہ چوں بصلاح و علم بر وے ثنا گویند۔ کاہل شود در مستقبل +

انتخاب از اخلاق محسنی

باب اول در عبادت

و آں پرستش حق سبحانہ تعالیٰ باشد باداے فرائض و واجبات و ترک قبائح و محرمات و انقیاد اوامر و نواہی و اتباع سنن حضرت رسالت پناہی۔ و مقرر است کہ عبادت حق سبحانہ تعالیٰ در دنیا واسطۂ سلامت است و در عقبےٰ رابطۂ نجات و کرامت۔ بیت

سرمایۂ سعادت دنیا عبادت است　　پیرایۂ کرامت عقبےٰ عبادت است

باب دوم در اخلاص

و آں پاک ساختن عمل است از ریا و غرض و سائر علل۔ و راست کردن نیت با خداے عز و جل۔ بیت

ہر کہ باخلاص قدم مے زند　　عیسیٔ وقت است کہ دم مے زند

پس باید در ہر کارے کہ سازی۔ نیت تو طلب خوشنودیٔ حق سبحانہ باشد۔ و نفس خود را در آں دخل ندہی۔ کہ غرضہاے نفسانی عملہاے حقانی را تباہ کند ❊

باب سوم در دعا

و آں عرض نیاز است بدرگاہ الٰہی و درخواستن مرادات از فیض و فضل نامتناہی۔ و ہر صاحب دولتے را کہ کلید دعا بدست آمد۔ ہر آئینہ بوعدۂ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ درِ اجابت بر روے وے کشودہ مے شود۔ چنانچہ حضرت مولوی رومی قدس سرہٗ در مثنوی فرمودہ۔ نظم

اے کہ خواہی کز بلا جاں وا خری　　جان خود را در تضرع آوری

با تضرع باش تا شاداں شوی　　گریہ کن تا بے دہاں خنداں شوی

کیں تضرع را بر حق قدرہاست　　و آں بہا کانجاست زاری را کجاست

اے خوشا چشمے کہ آں گریان اوست　　وے ہمایوں دل کہ آں بریان اوست

آخر ہر گریۂ ما خندہ ایست   مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

باب چہارم در شکر

و آں سپاس و ستایش باشد مر منعم را بانعام او۔ و شکر ہم بدل باشد و ہم بزبان و ہم باعضا و جوارح۔ اما شکر بدل آنست کہ منعم حقیقی را بشناسد و داند کہ ہر نعمتے کہ بدو رسیدہ۔ از فیض بیغایت و لطف بے نہایت او ست۔ اما شکر بزبان آنست کہ پیوستہ حق را یاد کند و کلمۂ الحمد للہ بسیار گوید کہ گفتن ایں کلمہ وفا ست بشکر نعمت۔ اما شکر بجوارح آنست کہ قوت آں نعمت را در طاعت منعم صرف کند۔ و ہر عضوے را از اعضا بطاعتے کہ بداں عضو مخصوص ست۔ مشغول گرداند۔ مثلاً طاعت چشم آنست کہ نظر در مخلوقات بعبرت کند۔ و در علما و صلحا بنظر عزت بنگرد۔ و در ضعفا و زیردستاں بشفقت نگاہ کند۔ و طاعت گوش استماع کلام الٰہی و اخبار حضرت نبوی علیہ الصلوٰۃ و السلام و قصص اکابر دیں و پند و نصائح مشائخ و اہل یقیں۔ و طاعت دست احسان با فقیراں و محتاجاں۔ و طاعت پاے رفتن بہ مساجد و معابد و مزارات اولیا و تفقد درویشان خالص و گوشہ نشینان بے طمع و زیارت علما و علیٰ ہذا۔ چوں بحکم لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ شکر گذاری سبب زیادتئے نعمت است۔ حق سبحانہ ملک و مال و جاہ و جلال را زیادت گرداند۔ بیت

شکر سوے شہر سعادت برد   ہر کہ کند شکر زیادت برد

باب پنجم در صبر

و آں شکیبائی باشد بر مکارہ و بلیاتے کہ از حق تعالیٰ بہ بندہ مے رسد۔ و صبر صفتے بغایت مقبول و مرضی است۔ و منقبت صبر ہمیں بس است کہ بمضمون إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ عون الٰہی در دنیا بایشاں باشد۔ و بہ فحواے إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ

یقین حسایت مزد ایشاں در عقبٰے بسیار و بے پایاں ٭
ہر کہ در تیر باران حوادث سپر صبر بر رو کشد - ہر چند زود تر خدنگ امیدش بہ ہدف مراد بر رسد - زیراکہ صبر مفتاح فرح است - و در خانۂ راحت جز بدیں کلید نکشاید - قطعہ

کلید در گنج مقصود صبر است در بستہ آنکس کہ بکشود صبر است
چہ خارائے کوہ و چہ ویبائے گردوں لباسے کہ ہرگز نہ فرسود صبر است

باب ششم در رضا

و آں خوشنودی باشد بہرچہ از قضائے خداوند سبحانہ بہ بندہ رسد - و باید دانست کہ تیر قضا را ہیچ سپرے شائستہ تر از رضا نیست - ہر کہ سر بر آستانۂ رضا و تسلیم نہاد - زود بر صدر مسند سروری و سرفرازی لوائد نشست - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ مؤید ایں حال است - و مَنْقِبَتُ الرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ بَابُ اللّٰہِ الْاَعْظَمِ مؤکد ایں مقال - شعر

تقدیر چو سابق است تعلیم چہ سود جز بندگی و رضا و تسلیم چہ سود

باب ہفتم در توکل

و آں دل برداشتن است از اسباب و بحضرت مسبب الاسباب توجہ نمودن و کفایت کارہائے خود را از حق سبحانہ طلبیدن - و ہر کہ کار خود بخدائے تعالٰے تفویض نماید - در ہر چہ پیش آید - اعتماد بر کرم الٰہی کند - ہمہ کار او بر وفق دلخواہ ساختہ و پرداختہ گردد - مصرعہ

تو با خدائے خود انداز کار و دل خوش دار

باب ہشتم در حیا

و آں خصلتے شریف و سیرتے مقبول است - و حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم حیا را شاخے از درخت ایماں گفتہ کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ - و حیا از شرائط نظم عالم است اگر صفت شرم از میاں افتد - و ہیچکس را از ہیچکس شرم نباشد - مناظم

جہاں خلل پذیرد - و مصالح خلائق از یک دیگر فرو ریزد - اما صفت حیا نمے گزارد کہ ہر کس ہرچہ خواہد - بکند - بیت

صف شکن قلب سپاہی حیا ست راہزن خیل ملاہی حیا ست

پس معلوم شد کہ خاص و عام را از حیا فائدۂ تام است - و بے تاب آفتاب حیا ثمرات اخلاق نا رسیدہ و خام - شعر

گر حیا نبود بر افتد رسم عفت از میاں در حجابے در میان ست از تقاضائے حیاست

باب دہم در ادب

و آں صیانت نفس است از قول نا پسندیدہ و فعل نا ستودہ - و خود را و مردم را در پایۂ حرمت داشتن - و آبروے خود و دیگراں نا ریختن - و حقیقت ادب آنست کہ در جمیع احوال متابعت حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوات اللہ نماید - کہ ادیب کامل اوست - چہ در مکتب خانۂ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ کسے مانند او مؤدب و مہذب نشدہ - نظم

ادب آموز ز آں ادیب کہ او ادب از حضرت خدا آموخت

ہر کسے خواں سبق کہ در ہمہ حال سبق از لوح کبریا آموخت

باب سیزدہم در جدّ و جہد

جد سعی کردن است در تحصیل مطالب - و جہد رنج بردن است در اکتساب مقاصد و مآرب - و ایں صفت تابع ہمت مے باشد - ہرچند ہمت عالی تر بود - جد و جہد در طلب مقصود بیشتر واقع مے شود - و باید کہ مرد بلند ہمت از تحمل مشقت نترسد - چہ حال از دو بیروں نیست - اگر بجہد دامن مقصود بدست آید - فہو المراد - و اگر در حجاب توقف ماند - عذر او نزد عقلا واضح است - و علو ہمت او در طلب مفاخر و مآثر بر ہمہ ضمائر ہویدا و لائح - بیت

در طلب میکوشم ار یابم زہے بخت بلند ور نیابم عذر من افتد بزرگاں را پسند

باب چہاردہم در ثبات و استقامت

و آں پایداری باشد در کفایت مہمات و مداومت بر دفع مکارہ و

بلیات - و فی التحقیقت ثبات مثمر میامن و برکات است - و منتج فوائد فلاح و نجات - فرد

بنای کار بنه بر ثبات و ایمن باش   که هر بنا که بر اصل است پایدار بود

و مرد ثابت قدم آنست که از راه و روش خود بدغدغهٔ هیچ موسوس روی بر نگرداند - و از رسم و طریق خود بوسوسهٔ هیچ هوس انحراف نورزد - که مدد رفیق نجات جز بطریق ثبات روی نمی نماید - چنانکه حکیم الهی می فرماید - نظم

در نورد ره نجات مدان   هیچ خصلت به از ثبات مدان
میل داری برفعت درجات   در معانی ثبات ورز ثبات

و نشانهٔ ثبات دو چیز است - یکی آنکه در هر کاری که شروع می نماید - اتمام آن بر ذمهٔ اهتمام لازم داند - نظم

هر طرح که افگنی چو مردان   جهدی بکن و تمام گردان
یعنی عملی که بر فرازی   باید که دگرگون نسازی

و علامت دوم آنست که سخنی که بر زبان او جاری شود نقیض آن نا ممکن باشد - نقض نکند ٭

باب شانزدهم در عفو

و آن ترک عقوبت گنهگار است در حال قدرت برو - و این خصلت در فضیلت بر جملهٔ فضائل فائق است - و حق سبحانه پیغامبر خود را صلی الله علیه وسلم بدین صفت امر کرد - که خُذِ الْعَفْوَ فراگیر سیرت عفو را - و ازین بود - که حضرت رسالت صلوات الله علیه والسلام در روز فتح مکه همه صنادید قریش را که انواع ایذا و آزار بدو رسانیده بودند - آزاد کرد و دلهای ایشان را بمژدهٔ عفو شاد گردانید - رباعی

ما عادت خود بهانه جوئی نکنیم   جز نیکی خلق و نیک خوئی نکنیم
و آنها که بجای ما بدیها کردند   ما با ایشان بجز نکوئی نکنیم

و حکما گفته اند - هر چند گناه بزرگتر است - فضیلت عفو کننده زیاده

تر است - نظم

عفو فرمودن مبارک خصلتے ست　　ہر کہ دارد عفو صاحب دولتے ست

دل ز نور عفو روشن مے شود　　وز نسیمش سینہ گلشن مے شود

دوست دارد عفو را پروردگار　　آنچہ ایزد دوست دارد دوست دار

اما عفو در حدے از حدود الٰہی نشاید - بلکہ در آں محل قہر و غضب بکار آید ✤

باب ہفدہم در حلم

یکے از اخلاق الٰہی حلم ست کما قال اللہ تعالےٰ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ - و جملہ اولیا را ازیں صفت نصیبے دادہ اند - تا بقوت آں سورت غضب را کہ مفسد ایماں و پیشرو لشکر شیطان است - بشکستہ اند - و در حدیث آمدہ کہ قوی ترین شما نہ آنکس باشد کہ مرداں را بیفگند و از پاے در آرد - قوی تر آنکس است کہ در حال غضب خود را بیفگند و مالک نفس خود باشد - بیت

مردی گماں مبر کہ بزور است و پردلی　　با خشم گر برآئی دانم کہ کاملی

مرد حلیم آنست کہ سیلاب غضب او را از جاے نتواند برد - و نائرۂ خشم در وے تصرف نتواند کرد - نظم

چو حلم اندر آمد غضب گشت پست　　غضب را ہمیں بردباری شکست

ستون خرد بردباری بود　　سبک سر ہمیشہ بخواری بود

نوشیرواں از بزرجمہر پرسید کہ حلم چیست - گفت نمک خوان اخلاق است - چہ حروف آں را چوں برگردانند - ملح مے شود - چنانکہ ہیچ طعامے بے ملح مزہ ندہد - ہیچ خلقے بے حلم جمال نیابد - نوشیرواں گفت علامت حلم کدام است - گفت حلیم را سہ نشانہ است - یکے آنکہ اگر ترش روے و سخت گوے با او سخن تلخ درمیاں آرد - او در برابر آں جواب شیریں بر زباں راند - و اگر بفعل نیز او را برنجاند - بازاے آں با او احساں نماید ✤

علامت دوم آنست کہ در عین آنکہ آتش خشم زبانہ گیرد۔ خاموش گردد۔ و این دلیل اطمینان دل و تسکین روح است ؂

نشانہ سوم فرو خوردن خشم است اگر کسے فے الواقع مستحق عقوبت بود۔ **مثنوی**

بدی را مکافات کردن بدی — بر اہل صورت بود بخردی

بمعنی کسانے کہ پے بردہ اند — بدی دیدہ و نیکوئی کردہ اند

و بباید دانست کہ غضب در بسیار مواضع از حلم بہتر است۔ چہ غضبے کہ از جہت حرص و طمع یا بواسطۂ تکبر و خویشتن داری بود۔ مذموم است۔ اما برائے اعلام معالم دین متین و جہت حفظ مراسم شرع مبین بسیار ستودہ و پسندیدہ است۔ مثلاً اگر کسے از خیانت محرمان حرم خویش حلم ورزد۔ عقلاً و شرعاً و عرفاً مذموم بود۔ و کمال مرد در آنست کہ محل حلم و موضع غضب را بنظر صحیح تمیز کند۔ تا ہر جا آنچہ مناسب بود۔ بکار برد۔ **فرد**

قہر و لطف اندر محل خود نکوست — جاے گل گل باش و جاے خار خار

باب ہژدہم در خلق و رفق

مراد از خلق خوشخوئی است۔ و غرض از رفق نرمی و دلجوئی۔ یکے سازگاری باشد بملاطفت۔ و یکے کار سازی بمدارا و ملائمت۔ اما خلق نیکو ترین نعمتے و زیبا ترین خصلتے است۔ و چوں حق تعالےٰ ایمان را آفرید۔ ایمان گفت الٰہی مرا قوی گردان۔ حضرت حق جلت عظمتہ او را بہ نیک خوئی و سخاوت قوی ساخت۔ و در حدیث وارد است کہ بہ بہشت در نیاید بخیل و بد خوے۔ **بیت**

من ندیدم در جہان جستجو — ہیچ اہلیت بہ از خلق نکو

حکما گفتہ اند نشان خوشخوئی دہ چیز است۔ اول با مردماں در کار نیکو مخالفت ناکردن۔ دوم از نفس خود انصاف دادن۔ سوم عیب کساں نا جستن۔ چہارم چوں از کسے زلتے در وجود آید۔ آں را

تاویل نیکو کردن - پنجم چوں گنہگار عذر خواہد - آں را در پذیرفتن - ششم حاجت محتاجاں بر آوردن - ہفتم رنج مرداں کشیدن - ہشتم عیب نفس خود دیدن - نہم با خلق روے تازہ داشتن - دہم با مرداں سخن خوش گفتن - فرد

بہمہ خلق جہاں خلق پسندیدہ نما ۔ کہ سوے خلد بریں راہ بداں خواہد بود

و چہ زیبا گفتہ است ہمدریں معنی - بیت

خوش است عالم آزادگی و خوشخوئی ۔ بدیں مقام در آگر بہشت میجوئی

اما رفق سازگاری و مدارا باشد - و در خبر آمدہ کہ رفق ہیچ چیز نہ پیوندد - و الا کہ آں را زینت دہد - و نا سازگاری بہیچ کارے مقرون نشود - الا کہ آں را برہم زند و نا خوش گرداند - و حضرت عزت بدیں صفت حبیب خود را صلے اللہ علیہ وسلم تعریف مے فرماید فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ - سخن درشت سبب قطعیت است و نرمی و ملائمت وسیلۂ مودت و وصلیت - بیت

بشیریں زبانی و لطف و خوشی ۔ توانی کہ پیلے بموئے کشی

باب بست و یکم در سخاوت و احسان

سخاوت سبب نیکنامی و احسان موجب دوستکامی و خجستہ فرجامی است - و ہیچ صفت آدمیاں را و خصوصًا اشراف و امجاد ایشاں را بہ از جود و سخا نیست - بیت

شرف مرد بجود است و کرامت بسجود ۔ ہر کہ ایں ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود

سکندر از ارسطو پرسید - کہ سخاوت دین و دنیا در چہ چیز است - گفت در جود و کرم - اما سعادت دیں آنست - کہ حق سبحانہ میفرماید مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا - ہر کہ یک حسنہ بیارد - او را دہ حسنہ کرامت کنم - نظم

آنکہ ترا توشۂ رہ میدہد ۔ از تو یکے خواہد و دہ میدہد

بہتر ازیں مایہ ستانیت نیست ۔ سود کن آخر کہ زیانیت نیست

اما سعادت دنیا آنست که مرغ دل خلق را بحکم اَلْاِنْسَانُ عَبِیْدُ الْاِحْسَانِ بکرم صید توان کرد - چون دل که سلطان است - در قید کسے افتاد - قالب به تبعیت قلب در دام مے افتد - و چون کرد حکم مالک الرقاب جمع شد - ابواب سعادت برو کشاده و اسباب مرادات براے او آماده شود ۞

باب بست و دوم در تواضع و احترام

تواضع سبب رفعت است - چه در حدیث آمده است - که مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ یعنی هرکه فروتنی نماید براے خداے تعالے - خدا تعالے او را برآرد - و درجهٔ او بلند گرداند - بیت

تواضع ترا ارجمندی دهد　　ز روے شرف سربلندی دهد

و تواضع آنست که کسے مقدار خود را از مقدار دیگرے کمتر بیند - پس عزت و حرمت خود بر طرف نهاده دیگران را عزیز و محترم سازد - و ازیں معنی کسے اجتناب مے نماید - که شرف ذات و علو قدر او در معرض اشتباه مانده باشد - فاما آنکه فی نفس الامر بزرگ قدر و عالی مرتبه است - او از تواضع نترسد - زیراکه تواضع از بزرگی و جلالت او هیچ کم نکند - بلکه نباهت و شوکت او نزدیک خالق و خلائق مے افزاید - بیت

تواضع ز گردن فرازاں نکوست　　گدا گر تواضع کند خوے اوست

باب بست و سوم در امانت و دیانت

علماے دین و عرفاے صاحب یقین چنین گفته اند - که امانت رکنے اعظم است از خصال حمیده و دیانت اصلے محکم از اخلاق پسندیده - بنیاد ایمان بامانت تمام گردد - چنانکه فرموده اند - لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ - قاعدهٔ شرع بحفظ قواعد دیانت نظام پذیرد - مثنوی

شرع که بنیاد جهانست نهاد　　قاعدهٔ دین بدیانت نهاد
دولت ار میل دیانت بود　　از شرر دوزخ امانت بود

هر کردارے و گفتارے کہ در آں نگری و در هر دیدنی و شنیدنی کہ اطراف آں را تامل کنی۔ حدے باانت دارد و حدے بخیانت۔ چوں کسے در آں امانت نگاہ ندارد۔ خیانت کردہ باشد۔ و هر چہ خدا بہ بندہ دادہ۔ امانت است۔ کہ در آں خیانت روا نیست۔ مثلاً دیدہ امانتیست کہ بداں در آثار قدرت نگرند۔ وگوش امانتے کہ بداں سخن حق گوش کنند۔ و زباں امانتے کہ بداں ذکر خدا گویند۔ و دست امانتے کہ بداں نفع بخلق خدا رسانند و علےٰ ہذا چوں کسے دیدہ بنظر حرام بکشاید۔ و گوش بر استماع اقوال ناشایستہ نہد۔ و بزباں بہتان و دروغ گوید۔ و دست بآزار مسلماناں بکشاید۔ ہر آئینہ در امانت الٰہی خیانت کردہ باشد۔ و نہی ربانی کہ فرمود یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ نشنودہ باشد۔ مثنوی

اے شدہ ز ایمان و امانت بری دین تو فارغ ز دیانت گری

ترس نداری کہ قیامت ہست شرم نداری کہ خدایت ہست

باب بست و چہارم در وفا بہ عہد

وفا کار جوانمردان صاحب کمال است۔ و حسن عہد از خصال بزرگان ستودہ حال۔ و رخسارۂ هر عہدے کہ آرایش از خال وفا یابد۔ مرغ دل ہیچ کس گردن از رشتۂ دام تمنت او بر نتابد۔ حق سبحانہ تعالےٰ فرمود۔ کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۔ یعنی اے مومناں وفا کنید بعہدہا۔ کہ بایکدیگر مے بندید۔ و بیاے دیگر مے گوید۔ قولہ تعالےٰ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِکُمْ۔ یعنی وفا کنید بعہدے کہ بامن بندید۔ تا وفا کنم بعہد شما۔ یعنی جزاے خیر در عوض آں بشما دہم۔ و در حدیث آمدہ۔ کہ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَہٗ کمال دینداری نیست کسے را کہ رعایت عہد نکند۔ بیت

نیست بر مردم صاحب نظر

خدمتے از عہد پسندیدہ تر

باب بست و پنجم در صدق

راستی و راستگاری سبب ایمنی و رستگاری است ـ قطعه

راستان رستہ اند روز شمار   جہد کن تا ازاں شمار شوی
اندریں رستہ راستگاری کن   تا در آں رستہ رستگار شوی

بزرگاں گفتہ اند ـ عرصۂ سخن از آں فراخ تر است کہ گوینده را پاے بیاں در سنگ خلاف آید ـ تا گل صدق در چمن سخن بوے برخورداری میدہد ـ نفس ناطقہ را دستۂ خار دروغ بر بستن نشاید ـ قطعہ

زبان پاک را حیف است بسیار   کہ از لوث دروغ آلوده سازی
اگر پا نداری از رہ صدق   سر از گردون گرداں بر فرازی

یکے از بزرگان دیں فرموده ـ کہ بر تقدیرے کہ در دروغ گفتن خوف عقاب و در راستی امید ثواب نبودے ـ بایستے کہ عاقل از دروغ احتراز نمودے ـ و بجانب راستی میل کردے ـ از آنکہ دروغ مرد را خوار و بیمقدار گرداند ـ بیت

از کجی افتی بہ کم و کاستی   از ہمہ غم رستی اگر راستی

انتخاب از حبیب السیر

حمد و نعت

افتتاح سخن بنام قادریست که دانشهٔ افراد نوع انسانی در موارد خلافت جهانبانی محض حکمت شاملهٔ اوست ـ و ارتفاع اعلام عدالت و کشور ستانی نتیجهٔ سالکان کامرانی از مشیت قدرت کاملهٔ او بیشکی

ای همه هستی ز تو پیدا شده ‌ ‌ خاک ضعیف از تو توانا شده
گر نفحهٔ لطف تو توفیق بخش نبا ‌ ‌ کس بخلافت نپوشد دست رس
واهب اسباب خلافت توئی ‌ ‌ حافظ احکام هدایت توئی
از کرمت خاتم پیغمبران ‌ ‌ یافته شرف بهمه سروران
چونکه برافراخته لوای جاه ‌ ‌ گشت نگون رایت کفر و عناد
شاه عجم را بسر افسر نماند ‌ ‌ قیصر جهانبانیه قیصر نماند
قاعدهٔ شوکت او شد بپای ‌ ‌ زلزله در خانهٔ کسری فکند
نور تجلیش ز راهبت برافروخته ‌ ‌ مسند دین رونق اسلام یافته
باد فرستاده درود و سلام ‌ ‌ تربت آن سرور عالی مقام

ذکر امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی الله تعالی عنه

او ابن ابی قحافه بن عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مره است که در سلک اجداد خیر العباد صلی الله علیه و آله اسم بزرگوار انتظام دارد ـ و مادر صدیق ام الخیر سلمی بنت صخر بن عامر است ـ که دختر عم ابو قحافه بود ـ و ولادت آن جناب بعد از واقعهٔ اصحاب فیل بدو سال و چهار ماه در آخر روز دو شنبه

دست داد - و نامش در ایام جاهلیت عبد الکعبه بود - اما چوں بشرف اسلام مشرف گشت - حضرت رسالت مآب آں اسم را بعبد اللہ تغیر فرمود - و اول کسے کہ تصدیق معراج کرد - ابابکر بود - بنا براں ملقب بصدیق شد - در زمان خلافت او را خلیفۂ رسول اللہ مے خواندند - جمعے از اہل حدیث روایت کردہ اند - کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرمود کہ عرض نکردم اسلام را بر ہیچ احدے - مگر آنکہ او را در قبول تردد ے و تفکرے رو نمود - مگر ابوبکر کہ بے توقف ایمان آورد - و باتفاق ارباب فضل و کمال او اول کسے است از رجال احرار کہ جمال حال او بحلیۂ ایمان زینت یافت - و انوار ہدایت بر وجنات روزگارش تافت - و نخستیں شخصے است کہ بر مسند خلافت نشست - و در حین وفات خلیفہ تعیین کرد - و اول کسے است کہ در حضور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ خواندہ مشرکاں را باسلام دعوت نمود - و نخستیں مومنے است ازیں امت کہ ببناے مسجد پرداخت - و صاحب شرط و حاجب مقرر ساخت - دفع شر مسیلمۂ کذاب و ارباب ارتداد در زمان خلافت او بوقوع پیوستہ - و فتح از بلاد عراق و شام ہمدراں ایام واقع گشتہ - وفات آں خلیفۂ خجستہ صفات بقولے در روز دو شنبہ ششم جمادی الآخر سال سیزدہم از ہجرت دست دادہ - و بروایت اکثر مورخاں آں واقعہ در روز جمعہ بست و دوم یا بست و سوم ماہ مذکور اتفاق افتادہ - و در روضۂ منورۂ حضرت خیر البریہ علیہ السلام و التحیہ مدفوں گردیدہ - مدت خلافتش بقول اصح اشہر دو سال و سہ ماہ و چند روز بودہ - و زمان حیاتش شصت و سہ سال - و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال ؎

بیعت ابوبکر بن ابی قحافہ

کافۂ علماے انام و علامۂ فضلاے اعلام مرقوم گردانیدہ اند -

که چون حضرت رسول علیه و علی آله السلام از عالم غم انجام
بریاض دار السلام انتقال فرمود - جمعی کثیر از انصار در ثقیفهٔ بنی
ساعده که مهمات کلیه را آنجا قرار میدادند - مجتمع گشتند - و داعیه نمودند
که امر خلافت را بر سعد بن عباده مقرر سازند - چون این خبر بسامع
اشراف مهاجر رسیده - صدیق و فاروق و ابو عبیده بن الجراح با دیگر
از اصحاب خیر البشر صلی الله علیه وسلم ! بدان مجمع شتافتند - و
میان مهاجران و انصار در باب تعیین شخصی که متصدی امر خلافت
گردد - گفت و شنود بسیار واقع شده - هر یکی از فریقین در ذکر
مفاخر و مناقب خویش سخنان بر زبان آوردند - و چون انصار دانستند -
که اکابر مهاجر خلافت سعد بن عباده قبول نمی نمایند - گفتند - مِنَّا
اَمِیرٌ وَ مِنکُم اَمِیرٌ - مهاجران بر زبان راندند - که تعداد امرا مستلزم
هیجان مواد فتنه و فساد است - بالآخر فاروق گفت - اے گروه
انصار شما از سید ابرار صلی الله علیه و علی آله الاطهار ! نشنیدید
که فرموده - اَلاَئِمَّةُ مِنَ القُرَیشِ - بشر ابن سعد انصاری جواب
داد - که بخدا سوگند که من این حدیث را از حضرت خاتم
النبیین صلی الله علیه وسلم ! شنیده ام و میدانم - که این مهم
بر یکی از قریشیان قرار یابد - ابوبکر گفت - اَحسَنتَ اَحسَنتَ وَ
نِعمَ الرَّجُلُ - اے گروه مسلمانان ! من این منصب را طالب
نیستم - باید که با یکی ازین دو بزرگوار یعنی عمر ابن الخطاب یا
ابو عبیده بن الجراح بیعت نمائید - ایشان گفتند - با وجود فضیلت
و سبقت تو در اسلام چگونه متصدی این امر گردیم - دست
بیرون آر - تا با تو بیعت کنیم - و نخست فاروق مبایعت نمود -
و روایتی آنکه اول که با ابوبکر بیعت نمود - بشر بن سعد انصاری بود -
و بعضی از مورخین گویند - نخستین شخصی که با صدیق بیعت نمود -
عباد بن بشر بود - و العلم عند الله الودود - بصحت پیوسته - که در

ثقیفۂ بنی ساعدہ حضار مجلس از مہاجر و انصار بخلافت صدیق اتفاق نمودہ بیعت کردند۔ و روز دیگر بیعت عام بوقوع پیوست۔ و چوں امر خلافت بر ابوبکر قرار یافت۔ چنانچہ خیر البشر فرمود۔ اسامہ بن زید را با لشکر فرخندہ اثر بجانب دیار شام ارسال فرمود۔ و از آں جیش کسے غیر فاروق تخلف ننمود۔ روایتے آنکہ اسامہ تا بداں منزل کہ پدرش شہید شدہ بود۔ رفتہ بے از آنکہ با مخالفاں ملاقات شاید۔ باز گشت۔ و قولے آنکہ میان او و مخالفاں مصاف اتفاق افتاد۔ و اسامہ بفتح و ظفر اختصاص یافت۔ آنگاہ عناں مراجعت بصوب مدینہ تافت ۞

خروج اسود عنسی در یمن و کشتہ شدن او

اسود عنسی کہ ملقب بہ ذو الحمار است۔ در اواخر اوقات حیات سید کائنات علیہ و آلہ افضل الصلوات در حدود ولایت یمن دعوے نبوت کرد۔ و چوں او در فن کہانت و شعبدہ مہارت تمام داشت و امور غریبہ بمردم مے نمود۔ جمعے کثیر از قبائل عرب بنبوتش اعتراف آوردند۔ و اسود باں جماعت مستظہر گشتہ با ہفت صد سوار و سی صد پیادۂ جرار بجانب صنعا توجہ نمود۔ و حاکم آں ولایت شہر بن باذان کہ مسلماں بودہ۔ مقابلہ کردہ بشرف شہادت فائز گشت۔ و اسود بشہر صنعا رفتہ زن شہر بن باذاں را بحبالۂ نکاح در آورد۔ چوں خبر خروج آں مدعۓ کذاب بسمع شریف حضرت رسالت مآب رسید۔ آں جناب بہ بعضے از امرا و گماشتگان خویش کہ در حدود یمن بودند۔ نامہ نوشتہ ایشاں را بر قتل اسود تحریص فرمود۔ فیروز کہ پسر عم منکوحۂ شہر بن باذاں بود۔ پیش دختر عم خود کہ حالیا زوجۂ اسود بود و متابعت ملت محمدی مے نمود۔ رفت۔ و داعیۂ کشتنش کہ داشت۔ باو گفت۔ آں مومنہ بر زباں آورد کہ من شخصے ازیں کذاب و فاسق تر ندیدم۔ شب ہمہ شب

بشرب شراب قیام مے نماید۔ و تا چاشتگاہ در خواب ماندہ غسل جنابت بجا نمے آرد ۔ اکنوں باید ۔ کہ شما در فلاں شب بہ فلاں موضع آمدہ دیوار خانہ را سوراخ کردہ بسر بالیین اسود روید۔ و مہمش را باتمام رسانید۔ فیروز گوید۔ در شب موعود من با شخصے دیگر داد ویہ نام بداں سو شتافتہ دیوار خانہ بشگافتیم ۔ و من جرأت نمودہ بدانجا در آمدم ۔ و چوں از غایت خوف و دہشت شمشیر خود را در بیروں فراموش کردہ بودم ۔ سر و ریش آں ملعون را گرفتم۔ و بقوت ہرچہ تمامتر گردنش را چناں تاب دادم کہ بشکست۔ پس سر اسود را از تن جدا کردہ بمنازل خویش باز گشتیم ۔ چوں صبح صادق طلوع نمود ۔ مؤذنے را فرمودند ۔ کہ باذاں قیام نماید ۔ و او پس از اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ گفت۔ اَشْهَدُ اَنَّ عَبْهَلَۃَ کَذَّابٌ ۔ و عبہلہ نام اسود است ۔ متابعان اسود از شنیدن آں کلمہ در خروش آمدہ ۔ فیروز سر اسود را بہ جانب ایشاں انداخت ۔ و آں جماعت پراگندہ گشتہ بعضیاں از ایشاں نجات یافتند ۔ گویند مدت استیلاے اسود بر یمن سہ ماہ بیش نبود ۔ و قتل او قبل از وفات سید کائنات علیہ افضل الصلوات بیکروز بوقوع انجامید ۔ و آں حضرت را ایں صورت معلوم شد۔ و اصحاب را خبردار گردانید ۔ و بر زبان معجز بیاں گذرانید ۔ کہ فَازَ فَیْرُوْزُ۔ و روایتے آنکہ بعد از انتقال پیغمبر آخر الزماں بریاض رضواں صدیق لشکرے مجدد بامراے یمن ارسال داشتہ ۔ و ایشاں را بمقاتلۂ اسود مامور ساختہ ۔ و میان اہل اسلام و اصحاب ظلام محاربہ بوقوع پیوستہ نسیم فتح و فیروزی بر پرچم علم امت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم وزید ۔ و اسود بر دست فیروز مقتول گردید ؛

ذکر ارتداد قبائل عرب از ملت محمدیؐ و بیان محاربۂ خالد بن ولید با طلحۂ اسدی

چوں واقعۂ انتقال سید اخیار صلے اللہ علیہ و علے آلہ الابرار در اطراف بلاد و دیار انتشار یافت - اکثر قبائل عرب قدم در وادیٔ ارتداد نہادہ - فرقۂ ادائے زکوٰۃ را مکروہ داشتند - و طائفۂ تن آسانی اختیار کردہ صوم و صلوٰۃ را بگذاشتند - و ہم طلحہ بن خویلد اسدی و مسیلمۂ کذاب کہ دعوے نبوت میکردند - قوت یافت - جمعے کثیر در رایت نکبت آیت ایشاں مجتمع گشتند - و طلحہ در زمان حیات سید کائنات علیہ روائح الصلوات و فوائح التسلیمات بمدینۂ طیبہ شتافتہ شرف صحبت آں حضرت را دریافت - و ایماں آوردہ بقبیلۂ خود باز گشت - آنگاہ مرتد گشتہ آغاز دعوے نبوت کرد - و مجموع بنی اسد ترک مسلمانی دادہ برسالت وے اقرار نمودند - ابوبکر در اوائل سال دوازدہم از ہجرت خالد بن ولید را با سہ ہزار مرد شمشیر زن بقتال ارباب ردأت نامزد کردہ - خالد بمعسکر طلحہ نزدیک رسیدہ نائرۂ قتال مشتعل گردانید - و طلحہ کسائے بر سر انداختہ در گوشۂ بنشست - و بہردم گفت - کہ محل نزول وحی است - عتبہ بن حصین فزاری کہ باو پیوستہ بود - در اثنائے جنگ چند نوبت نزد طلحہ رفتہ پرسید - کہ جبرئیل نازل شدہ یا نے - او بجواب مے گفت - کہ ہنوز نیامدہ - مگر دو نوبت آخر گفت - کہ جبرئیل نزول نمود - و با من گفت اِنَّ لَکَ رِحَاءً کَرِحَاءِہٖ وَ حَدِیْثًا لَّا تَنْسَاہُ یعنی امید تو بامید خالد ہمدوش نشود - و میان شما حالتے است کہ ترا آں فراموش نگردد - عتبہ بعد از شنیدن ایں سخن آواز برآورد - کہ اے بنی فزارہ فرار اختیار نمائید - کہ ایں بد بخت دروغ گو است - آنگاہ آں قوم بگریخت - و خالد بن ولید بر سپاہیان طلحہ حملہ کرد - و ایشاں

نیز از میدان ستیز رو بوادیٔ گریز نهادند - و طلحه بجانب شام شتافت - و بالآخر باسلام مساعد گشته در حرب نهاوند شربت شهادت چشید ٭

ذکر شمهٔ از حال مسیلمه و سجاح و بیان ازدواج ایشان بے وقوع نکاح

مسیلمه که نام او ثابت بن قیس است - در یمامه آغاز دعوے نبوت کرد - و بنابر آنکه از فن سحر و شعبده وقوفے تمام داشت - امور عجیب بمردم خود نمود - و در برابر آیات بینات الٰہی کلمات مزخرفه مسجعه ترتیب داده بر اتباع خویش بخواند - بعد از فوت حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کارش قوت گرفت - و صد ہزار کس در ظل علم شقاوت شیم او مجتمع گشتند - در خلال این احوال سجاح بن حارث ثعلبیه که عورتے نصرانیه بود - بنابر حسب ریاست آغاز دعوے نبوت کرد - و سخنان مسجع بر زبان آورده - مجموع بنی ثعلب که قوم وے بودند - درین دعوے او را تصدیق نمودند - و ناگاه بر سر قومے از عرب تاختند بنهاب اموال آن قبیله پرداختند - و اکثر ایشان را دفین خاک ساختند - آنگاه ارباب تدبیر صلاح چنان دیدند - که بمحاربهٔ متابعان ملت حضرت رسالت صلے اللہ علیه اقدام نمایند - اما سجاح کلمهٔ چند مسجع خواند مبنی بر آنکه اول بجانب یمامه رفته مهم مسیلمه را فیصل مے باید داد - و آن جماعت طریق متابعت مسلوک داشته - سجاح رایت عزیمت بطرف یمامه بر افراشت - و مسیلمه ازین معنی وقوف یافته جمعے را برسم رسالت نزد سجاح فرستاد - تا کیفیت حال او را معلوم نمایند - و بعد از آمد و شد رسل و رسائل آن کذاب و کذابه را حقیقت مهم یکدیگر معلوم شد - و بین الجانبین مصالح بوقوع پیوست - و سجاح بر لشکر پیشی گرفته با ده کس از خواص نزد مسیلمه رفت -

و او در خیمهٔ که نزدیک بقلعهٔ خود نصب کرده بود۔ با وے ملاقات نمود۔ و آں دو کذاب در آں خلوت کلمات مسجع و عبارات مزخرفه بر یکدیگر خوانده مائل بمواصلت هم گشتند۔ و سه شبانه روز بکام دل گذرانیدند۔ آنگاه سجاح طبل رحیل کوفته بقوم خویش پیوست۔ اصحاب او از وے سوال کردند۔ که ملاقات مسیلمه با تو چگونه اتفاق افتاد۔ جواب داد۔ که مسیلمه را مانند خود پیغمبر مرسل یافتم۔ و بموجب وحے سماوی عنان توسن نفس بمناکحتش تافتم۔ آں طائفه پرسیدند۔ که مهر تو چه بود۔ گفت هیچ۔ گفتند عیب تمام باشد که مثل تو عفیفه بے مهر شوهر کند۔ اکنوں بیمامه باز گشته طلب مهر نمائے۔ سجاح بطمع خام بار دیگر متوجه یمامه شد۔ و چوں مسیلمه از قدوم او خبر یافت۔ فرمود۔ تا ابواب قلعه را مضبوط ساختند۔ و بنفس شوم بر زبر دروازه برآمده از سجاح پرسید۔ که بچه سبب رنجه شدهٔ۔ سجاح صورت حال را بیاں کرد۔ مسیلمه مؤذن سجاح را طلبیده گفت۔ که درمیان قوم خویش ندا کن که مسیلمه رسول خدا نماز بامداد و نماز خفتن را جهت مهر سجاح از شما برداشت۔ آنگاه سجاح بمعسکر خود معاودت نمود۔ و بروایتے چند روز در آں نواحی رحل اقامت انداخت۔ تا مسیلمه نصف خرمائے بنی یمامه را برسم کابین نزد او فرستاد۔ القصه ازیں واقعات درمیان قبائل کذب سجاح ظاهر گشته از متابعت پشیماں گشتند۔ و رو بمنازل خود آورده بدین اسلام رجوع کردند۔ و سجاح با چهار صد نفر عنان عزیمت بموصل که مسکن او بود۔ منعطف گردانید۔ و تا زمان حکومت معاویه زنده مانده جمال حالش بحلیهٔ ایماں زیور یافت۔ آنگاه بعالم آخرت شتافت +

واقعهٔ یمامه و قتل مسیلمه

خالد بن ولید چوں از قضیهٔ یمن فراغت یافت۔ به بست هزار

نفر جانب یمامه شتافت - در آن وقت مسیلمه چهل هزار مرد جرار
فراهم آورده در نواح باغے که آن را حدیقة الرحمن مے گفتند - و
بالآخر به حدیقة الموت موسوم شد - مستعد جنگ و پیکار نشسته بود -
چون تقارب فریقین بتلاقی انجامید - و نائرهٔ حرب و قتال بباد حملهٔ
ابطال رجال مشتعل گردید - نخست ارباب ضلال را استیلا دست داده
فوجے کثیر از قراے اصحاب بعز شهادت فائز شدند - و کفار خود را
به خیمهٔ خالد رسانیده آن را بشگافتند - چون ثابت بن قیس انصاری
و زید بن الخطاب و براء بن مالک غلبهٔ کفار و فرار امت سید
ابرار را مشاهده نمودند - زبان ملامت کشاده کمر شجاعت بر میان بستند -
و بنابر اهتمام ایشان مسلمانان دلیر تر شده بر اتباع مسیلمه حمله
کردند - محکم بن الطفیل که از اعاظم شجعان یمامه بود - به قتل رسید -
و بدان سبب کفار شکست یافته از میدان نبرد رو بوادے گریز
نهادند - و به حدیقة الموت راه جسته متحصن شدند - براء بن مالک
تیغ جهاد آخته و خود را در آن باغ انداخته چندان کشش و کوشش
نمود - که اهل یمامه ابواب حدیقه را باز گذاشتند - و مسلمانان در آنجا
ریخته بسیارے از کافران را بقعر جهنم فرستادند - و مسیلمه بر دست
وحشی قاتل سید الشهدا حمزه بن عبد المطلب رضی الله عنه و
ابن عماره انصاری کشته شد - و نسیم فتح و ظفر بر پرچم اسلام
وزید - و لواے کفر و ضلال نگونسار گردید - و مهم مردمے که در قلعهٔ
یمامه متحصن بودند - بطریق مصالحه فیصل یافت - و خالد خبر این
فتح مبین را با خمس غنائم نزد صدیق فرستاد - و انواع فرح و
سرور بر وجنات ارباب توحید تافت - و در آن جنگ از سپاه
مسیلمه چهارده هزار نفر به قتل رسیدند - و از مسلمانان بروایتے
هفتصد نفر و به قول اکثر مورخان سی صد و شصت کس
شربت شهادت چشیدند ؞

در اسلام مثنیٰ بن حارثہ شیبانی و رفتن خالد بن ولید بجانب عراق جہت تمہید مبانی مسلمانی

در سال دوازدہم از ہجرت پیغمبر آخر الزماں مثنیٰ بن حارثہ کہ از اعیان بنی شیبانی بود۔ بنابر حب مسلمانی بہ مدینہ شتافتہ زباں بکلمۂ توحید جاری گردانید۔ و بعرض ابوبکر رسانید۔ کہ قوت و جمعیت ملوک عجم بہ ضعف و پریشانی سمت تبدیل گرفت۔ و دولت و اقبال آں طائفہ بہ نکبت و ادبار صفت تغیر پذیرفتہ۔ امید آنکہ مرا شرف اجازت ارزانی داری۔ تا باتفاق مردم کاری لشکر بحدود کوفہ و سواد عراق برم۔ و آں دیار را از دست کفار اشرار بر آورم۔ ابوبکر او را رخصت داد۔ مثنیٰ برآں موجب بہ تقدیم رسانید۔ و بسیارے از مراعی و مواشی فارسیاں را بہ تصرف درآورد۔ عجمیاں در صدد منع آمدہ باجتماع سپاہ و ارسال رجال رزمخواہ اقدام نمودند۔ و چوں ایں خبر بہ مدینہ رسید۔ ابوبکر بہ استصواب جماہیر مہاجر و مشاہیر انصار زمام سردارئے سپاہ عراق و مقاتلۂ اہل کفر و شقاق را در قبضۂ اقتدار خالد بن ولید نہاد۔ و نامہ بوے نوشت۔ کہ از یمامہ روے توجہ بداں صوب آورد۔ و در اعلاے اعلام اسلام مساعی جمیلہ مبذول دارد۔ و خالد با قریب دہ ہزار سوار نامدار بسواد عراق درآمد۔ مثنیٰ بدو پیوست۔ در آں وقت حکامے کہ بہ سواد ذخیرہ بودند۔ میان ایشاں و مسلماناں مہم بمصالحہ انجامیدہ۔ و خالد جزیہ بر ایشاں مقرر ساختہ بجانب ابلہ شتافت۔ ہرمز در آں معرکہ بہ ضرب تیغ خالد کشتہ گشتہ نصرت نصیب اہل اسلام شد۔ و مقارن آں فتح قارن کہ امیر اہواز بود۔ و با سپاہ صف شکن بہ مدد ہرمز مے آمد۔ نزد بہ معسکر مسلماناں رسید۔ و خالد او را استقبال نمودہ آتش قتال بر افروختہ۔ نوبت دیگر نسیم فتح و ظفر بر پرچم ارباب توحید وزید۔ قارن در

پنجۂ تقدیر اسیر گشت۔ و قریب سی ہزار از کفار خاکسار بزخم شمشیر آبدار و نوک نیزۂ ثعبان کردار از پاے در افتادند۔ و بسیارے از ایشاں بقید اسار گرفتار گشتند۔ بعد ازیں واقعہ کسرلے شخصے را کہ موسوم بہ ہزار مرد بود۔ با جمعے کثیر از دلیران میدان نبرد بہ جنگ خالد فرستاد۔ و مدت مقابلہ و مقاتلہ بست روز امتداد یافت۔ در روز آخر ہزار مرد بر دست خالد با ہزار سالہا برابر شدہ کفار بگریختند۔ آنگاہ جابان نامی با سی ہزار مرد خنجر گذار بہ محاربۂ خالد مبادرت نمودہ۔ ھم او نیز مثل سائر عجمیاں بہ فیصل انجامید۔ و خالد دریں محاربات غنائم موفور و اموال نا محصور گرفتہ خمس آں را بہ مدینہ فرستاد۔ و تتمہ بر لشکریاں تقسیم فرمود۔ و ہم دریں سال بہ عنایت ملک متعال انبار و عین التمر و دومۃ الجندل نیز باہتمام خالد بن ولید و مثنیٰ بن حارثہ شیبانی و سائر ساہیان خرد مسلمانی مفتوح گشت۔ و رفعت ماہچۂ اعلام اسلام از فرق فرقدین در گذشت۔

ذکر نہضت سپاہ اسلام بجانب ولایت شام و معاودت سفارت ہشام و فتح مسلماناں بعون ملک العلام

در سال سیزدہم از ہجرت خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام ابوبکر را داعیۂ فتح شام در خاطر افتاد۔ ہفت ہزار مرد مقاتل را یراق نمود۔ و سردارئے آں سپاہ را بہ عمرو عاص و ابو عبیدہ بن الجراح و یزید بن ابی سفیان و سرجبیل بن حسنہ تفویض فرمود۔ و عمرو عاص را بامارت فلسطین نامزد کرد۔ و ابو عبیدہ را بایالت حمص و یزید بن ابی سفیان را بحکومت دمشق و سرجبیل را بریاست اردن۔ و چناں مقرر نمود۔ کہ چوں امراے اربعہ دریک موضع مجتمع باشند۔ امارت تمامی لشکر تعلق بہ ابو عبیدہ داشتہ باشد۔ و اگر متفرق باشند۔ ہر یکے بہ امارت سپاہ و ناحیۂ خود قیام نماید۔ القصہ چوں آں جماعت طے مراحل و منازل کردہ بہ ممالک شام در آمدند۔ ابو عبیدہ بمقتضاے راے خویش یا باشارت ابوبکر ہشام بن عاص راکہ برادر عمرو بود۔ با دیگرے از خواص

نامزد رسالت قیصر فرمود- تا او را به قبول دین اسلام و متابعت خیر الانام
علیه الصلوٰة والسلام دعوت نموده لوازم نصیحت بجا آورده از عناد و لجاج
منع فرمایند- از هشام مروی است- که گفته- چون از ابو عبیده رخصت یافته
بجانب مملکت هرقل شتافتیم- در غوطه دمشق بپایهٔ سریر جبله که در آن
ولایت از قبل قیصر بر مسند کامرانی متمکن بود- رسیدیم- و او در آن وقت
بر تختے بلند مسکن داشت- و بهر جانبها از راست و چپ او امیران
بر کرسیها نشسته و جامهاے زربفت پوشیده- اما جبله اثواب سیاه در بر
داشت- چون چشم جبله بر ما افتاد- کسے باستقبال فرستاده پرسید- که بچه
مهم قدم رنجه شده اید- گفتیم که ما سبب آمدن خود را نگوئیم الا به جبله-
جبله ما را پیش طلبیده بے واسطه در تکلم آورده- ما او را باسلام دعوت
کردیم- قبول نکرد- آنگاه سوال کردیم- که چرا کسوت سیاه پوشیده- جواب
داد- که این کسوت را سواد خود ساخته سوگند خورده ام که آن را از تن بر نکشم-
تا وقتے که شما را از نواحی شام بیرون نکنم- ما گفتیم- که غریب نذرے
کرده و عجیب امرے بخاطر آوردی- و حالانکه ما بر آن عزیمت این
مسافت پیموده ایم که ترا بلک پادشاهے را که از تو بزرگتر است- از ممالک
روم و شام اخراج نمائیم- و درین دیار شعار ملت سید ابرار صلے الله علیه
و علےٰ آله الاخیار ظاهر فرمائیم- جبله گفت- این معنی طائفهٔ سمرا را میسر
خواهد شد نه شما را- ما پرسیدیم که سمرا کدام قوم اند- جواب داد که سمرا
جمعے اند- که بروز روزه دارند و بشب نماز گزارند- گفتیم- والله که
صیام و قیام ما برین منوال است- و بعد از استماع این سخن تغیرے
تمام بحالش راه یافت- در حال شخصے را رفیق ما گردانیده نزدیک هرقله فرستاد-
و پس از آنکه ما بدار الملک قیصر در آمدیم- آن شخص گفت- که شتران شما
قابل آن نیست که سوار شده بپایگاه پادشاه روید- اگر خواهید- مراکب
راهوار حاضر سازیم- جواب دادیم- که بهمیں وضع ما در خانهٔ قیصر خواهیم
رفت- و او ما را موقوف گردانیده صورت حال عرض داشت- از هرقله

جواب آمد- کہ بہر نوع خواہند- ایشاں را دستوری دہ- تا بیایند- و ما چوں بدرگاہ پادشاہ رسیدیم- شتراں را بخوابانیدیم و گفتیم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ- و از گفتن این تکبیر غرفہ و کوشک و بروایتے مجموع قصر قیصر مانند نخلے تر از باد صرصر در حرکت آمد- قیصر این صورت را مشاہدہ کردہ کسے نزد ما فرستاد- کہ شما را نرسد- کہ ایں جا اظہار ملت کنید- سخنے و پیغامے کہ دارید- اعلام نمائید- ما جواب دادیم- کہ بغیر قیصر سخن نگوئیم- و قیصر این ملتمس را مقبول داشتہ رخصت ملاقات داد- ما بہ مجلس او آمدہ دیدیم- کہ بر تختے نشستہ- و جمعے از مردم قوی ہیکل در پاے سریرش استادہ اند- کہ تمامی ارکان دولتش اند و لباسہاے سرخ در بر دارند- و چوں چشم او بر ما افتاد- تبسم نمودہ پرسید- کہ چرا مراسم تحیت بجا نیاوردید- جواب دادیم- کہ تحیت ما بر شما حلال نیست- ہمچنانکہ تحیت شما بر ما- گفت- تحیت شما بہ پادشاہ چہ باشد؟ گفتیم کہ السلام علیک- گفت- او بچہ کیفیت جواب گوید؟ جواب گفتیم کہ ہمیں لفظ را منقلب گردانند- باز پرسید- کہ بزرگترین الفاظ شما کدام است؟ گفتیم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ- دریں وقت نیز دیگر بارہ آں غرفہ جنبیدن گرفت- ہرقل گفت- کہ ہرگاہ در خانہاے خود ایں کلمہ بر زباں رانید- ایں صورت مشاہدہ مے شود؟ گفتیم- کہ ما ہرگز درمیان خویش مثل ایں حالتے ندیدہ ایم- قیصر گفت- اے کاشکے در حین گفتن ایں کلمہ خانہا بر سر شما فرود آمدے و یک نیمہ ملک من زائل گشتے- گفتیم کہ چرا؟ گفت- کہ فوت نصفے از ملک بر من آساں تر است از ظہور دین محمدی- ہشام گفت- قیصر بعد ازیں قیل و قال و جواب و سوال فرماں داد- تا ما را در منزلے فرود آوردند و خدمات شایستہ کردند- و پس از انقضاے سہ روز شبے ما را در خلوت طلب داشتہ حکایتے چند پرسید و جواب شنید- و گفت کاش خدا تعالےٰ

بدرقهٔ توفیق من گرواند - تا دست از تمشیت امور مملکت کوتاه ساخته
به حجاز روم و لوازم عبودیت کمترین کسے از شما بتقدیم رسانم -
لیکن دریغ که دل از سلطنت و فرمانروائی بر نمے توانم گرفت - بعد از
وقوع ایں معاملات قیصر ہشام را رخصت معاودت ارزانی داشت -
و ایشاں بر رواحل خویش نشسته رو بخدمت ابو عبیده آوردند - و
پس از وصول آنچه در آں سفر دیده و شنیده بودند بتفصیل معروض
گردانیدند - و ابو عبیده بعد از استماع ایں سخنان قیصر متعجب گشته
ایں آیه بر زباں راند - که خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ
وَ عَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ - و کیفیت حال را بابوبکر
عرض داشت نمود - و لشکریاں را بتهیه قتال اشتغال نمود ۔

چوں قیصر از در آمدن سپاه اسلام به ولایت شام خبر یافت -
براور خود مذارق را باپنجاه ہزار یا ہفتاد ہزار مرد جرار جہت تدارک آں
مہم بنواحے فلسطین فرستاد - و خود به انطاکیه شتافته به اجتماع سائر
جنود نکبت ورود فرمان فرمود - و عمر عاص کیفیت حال را بدار الخلافه
نوشته - ابوبکر عجالة الوقت ہاشم بن عتبه بن ابی وقاص را با سه ہزار
کس مجدد بامداد فرستاد - بعد از آں مکتوبے به خالد ولید در قلم آورد
بدیں مضمون که امارت سپاه شام را به جانب تو تفویض کردیم - مہام
عراق را در کف کفایت مثنے نهاده تو بدیار شام روی و لشکر اسلام
را در سایهٔ اعلام نصرت انجام جاے داده ہمت بر دفع کفرهٔ روم و
شام مصروف داری - و چوں ایں نامه به خالد رسید - بموجب فرموده
عمل نموده با سپاہے که در معرکهٔ یمامه ہمراه داشت - علم توجه بطریق شام
بر افراشت - و در اثنائے راه به فتح بعضے از قلاع و قصبات پرداخته در
منزل قتاده بصرے بابو عبیده بپیوست - و متوجه فتح آں بلده شد -
مردم بصرے جزیه قبول نمودند - بعد از آں خالد و ابو عبیده به مدد
عمرو عاص شتافته در فلسطین بوے ملحق گشتند - و طائفهٔ سپاه روم

که در حدود فلسطین بودند - بر جمعیت مسلمانان اطلاع یافته به طرف اجنادین که موضع است درمیان رمله و بیت جبرین رفتند - و مسلمانان نیز بدان جانب توجه نمودند - و در آں وقت سی و شش هزار کس در ظل رایت خالد بودند و عدد جنود روم و شام را از هفتاد هزار یا سی صد و بیست هزار گفته اند - و بعد از تلاقی طرفین حربے صعب دست داده هزیمت به لشکر کفار افتاد - خالد بعد ازیں واقعه با لشکر ظفر قرین متوجه دمشق شده آں را محاصره فرمود - در آں اثنا به وضوح پیوست که هشت هزار نفر لشکر روم جهت امداد دمشقیان سفر کرده در موضع مرج الصفر رسیده اند - و خالد متوجه ایشان گشته به یک حمله جمله آں سپاه را هزیمت داد و قریب هزار کس را به دوزخ فرستاده گریختگان را تعاقب نمود - بعد ازیں فتح مبین خالد با سپاه ظفر قرین کرت دیگر عنان عزیمت به جانب دمشق انعطاف داد و به ظاهر آں بلده فرود آمده در بارهٔ محاربه و محاصرهٔ شامیان اهتمام کرد - در خلال آں احوال معلوم شد - که چوں خبر واقعهٔ اجنادین به سمع هرقل رسیده لشکر بسیار ترتیب نموده بجانب خالد روان کرد - لاجرم خالد باتفاق سائر سپه سالاران اسلام از ظاهر دمشق برخاسته روے بدو سپاں آورد - و در کنار شهر یرموک بدیشان رسیده از جانبین بتسویه صفوف پرداختند - در آں معرکه جنود روم سی صد هزار بودند - و لشکر اسلام چهل هزار - و پیش ازانکه دلیران روزگار به هیجان غبار معرکهٔ کارزار بر دارند - قاصدے از مدینه رسیده بآواز بلند گفت - مژده باد اے مسلمانان که اینک از نزد خلیفه رسول الله دوازده هزار سوار خنجر گذار بمدد شما رسد - و در پهلوے خالد ایستاده آهسته او را از فوت ابوبکر و خلافت عمر خبر داد - خالد گفت بدیں تقدیر من از امارت لشکر معزولم - قاصد جواب داد که بلے سردارے ایں سپاه با ابوعبیده تعلق گرفته - باوجود

استماع این اخبار خالد خود را از جا نبرد - و باتفاق سائر مردان مرد بمیدان نبرد تاختہ دود مرگ از کفار برآورد - نظم

ہر سو کہ خالد بر آورد تیغ فرو ریخت خون ہمچو باران ز میغ
گہے جانب چپ گہے سوے راست بزد تیغ و از کافران کینہ خواست

و سائر سرداران مسلمانان نیز شمشیر آختہ بر شامیان تاختہ - اعدا نیز لوازم کشش و کوشش بہ تقدیم رسانیدند - نظم

دلاورہ بر آمد ز ہر دو گروہ زمین شد ز سم ستوران ستوہ
بخون یلان خاک آغشتہ شد تو گفتی زمین ارغوان کشتہ شد

بالآخر ریاح نصرت احدیت از مہب عنایت بیغایت بر شقہ علم سید عالم وزید و لشکر قیصر فرار بر قرار گزید - و در آں معرکہ قریب صد و بیست ہزار کفار کشتہ شد - و از اہل اسلام سہ ہزار نفر شربت شہادت چشیدند - و آں مقدار غنیمت بدست مسلمانان افتاد کہ بنان قلم از بیان آں بعجز و قصور اعتراف مے نماید - شعر

ز بسیارئے رخت و اسپ و شتر دل و دیدۂ مفلسان گشت پر

و بعد از اجتماع غنائم خالد نزد ابو عبیدہ رفتہ او را از فوت صدیق و خلافت عمر و عزل خود و نصب او بامارت لشکر خبر داد - و ابو عبیدہ بہ تقسیم غنائم پرداختہ خمس آں اموال را بہ مدینہ فرستاد - و بموجب نوشتۂ عمر نصف جہات خالد را نیز گرفتہ ارسال داشت ⁂

ذکر وفات ابوبکر

در روضۃ الاحباب مسطور است کہ سبب فوت صدیق اکبر آں بود کہ یکے از معارف یہود او را ضیافت نمود و زہر در طعام کرد - صدیق و حارث بن کلاہ متطبب از آں طعام خوردند - و ہر دو در ہماں روز بیمار گشتہ و مدت یک سال مریض بودہ در اواخر جمادی الاخرٰے سال سیزدہم از ہجرت وفات یافتند ⁂

انتخاب از پنج آہنگ غالب

بداں اے ہوشمندِ سخن پیوند کہ نامہ نگار را آں باید کہ نگارش را از گزارش دور تر نبردہ نبشتن را رنگِ گفتن دہد۔ و مطلب را بداں روش گذارد کہ دریافتنِ آں دشوار نبود۔ و اگر مطلبے چند داشتہ باشد۔ در تقدیم و تاخیر ژرف نگاہی بکار برد۔ و از آں پرہیزد کہ در سخن گرہ در گرہ گردد۔ و اجزاے مدعا بہم دگر فرو خورد۔ زنہار استعارہاے لغاتِ مشکلۂ نامانوس در عبارت درج نکند۔ و در ہر نورد رعایتِ رتبۂ مکتوب الیہ در نظر دارد۔ تا تواند سخن را درازی ندہد۔ و از تکرار الفاظ محترز باشد۔ و بیشتر بمذاق اہل روزگار حرف زند۔ و از احاطۂ قواعد و قوانینے کہ قرار دادۂ اہل مرسوم است بدر نرود۔ امّا اندازۂ خوبئ زبان نگاہ دارد۔ و پیوستہ درآں کوشد کہ سادگی شعارِ او گردد۔ در اقسامِ مکاتیب خاصہ در خطوط و عرائضے کہ بحکام نویسد۔ و مشتمل بر معاملات باشد۔ از اغراق و اغلاق احتراز واجب داند۔ و سخن باستعارہ و اشارہ نگذارد۔ شرم گوید و سنجیدہ گوید۔ و آساں گوید۔ بالجملہ مراتب اعیان روزگار منحصر بر سہ پایہ است۔ اعالی۔ اوسط و ادنے +

امّا اعالی آنانکہ فراتر و بلند تر از خود اند۔ مثل پدر و آقا و استاد و مرشد۔ و اوسط برادراں و دوستان اند۔ و ادنے پسراں و نوکراں۔ و بانداک تامل دانستہ مے شود کہ ایں ہر سہ پایہ را پایہہاے بیشمار است۔ لیکن شرط چناں است کہ مختصر گوئیم و زود گوئیم +

القابِ پدر۔ قبلۂ کونین و کعبۂ دارین حضرت ولی نعمی مد ظلہ العالی قبلۂ دو جہاں و کعبۂ جسم و جاں حضرت ولی نعمی دام اقبالہ حضرت ابوی مخدومی مد ظلہ العالی ؟

ہمیں القاب بہ تغییر دو سہ لفظ بمرشد و اُستاد و آقا نیز تواں نگاشت۔ چنانکہ مرقوم میگردد۔ قبلہ و کعبۂ خافقین حضرت پیر و مرشد بر حق مد ظلہ العالی۔ قبلۂ جان و دل و کعبۂ آب و گل حضرت پیر و مرشد بر حق مد ظلہ العالی +

در عرضداشتہاے کہ بخداوند نعمت و فرماندہانِ عہد باید نگاشت۔ قاعدہ چنین است کہ ورقے دراز بگیرند۔ و پارۂ بدرازی بگذارند۔ و در پہنا خطے کشند۔ و فراز آں خط جناب عالی وغیرہ الفاظ تعظیم و تکریم بنویسند و زیر آں خط مطلب عرض نمایند + و باید دانست کہ در عرضداشتہا فقرات خیریت نوشتن رسم نیست +

در میانِ احباب مراسلات متفاوت است۔ مجملاً القاب ہا نگاشتہ مے آید۔ ہرکہ در طور حفظ ہر مرتبہ باشد۔ رعایت آں ملحوظ باید داشت۔ و آں این است کہ در میزان متصدیاں شفیق بر مشفق و مشفق بر مہرباں مے چربد۔ و کرمفرماے مخلصاں بر کرم فرماے دوستاں تفوق دارد +

القاب۔ میر صاحب مشفق مہرباں شفیق عطوفت فرماے نیازمنداں زاد لطفہ۔ مرزا صاحب مشفق مہرباں کرم فرماے مخلصاں سلمہ اللہ تعالےٰ۔ شفیق عطوفت فرماے نیازمنداں سلامت۔ مشفق مکرم منظہر عنایت انعم سلامت +

در تعینِ القابِ ثالثہ فروع بسیار است۔ اول برادراں و فرزنداں باشند۔ ثانیاً رفقاے ہمنشیں کہ در تعین رتبۂ ہر یک براے راقم خطوط است۔ ثالثاً ملازماں و متوسطاں

علی العموم +

امّا برادراں را بدیں طرز میتواں نگاشت - برادر بجاں برابر بلکہ از جاں بہتر و خوشتر سلمہ اللہ تعالیٰ - برادر گرامی منش فرخندہ سیر از جاں گرامی تر زاد قدرہ و طال عمرہ - برادر عزیز تر از جاں سعادت و اقبال نشاں مد عمرہ +

فرزنداں را چنیں مے تواں نگاشت - فرزند دلبند سعادتمند طال عمرہ - برخوردار نجستہ دیدار سعادت و اقبال آثار زاد عمرہ - نور چشم و سرور دل طال عمرہ +

در القاب نوکراں و ملازماں تفاوت بسیار است - اندازۂ ارزش ہرکس نگاہ تواں داشت +

القاب - اعتضاد دوستاں سلمہ - مہربان دوستاں سلمہ - عزیز القدر فلانی محفوظ باشند - تہور دستگاہ شجاعت پناہ حفظہ اللہ تعالیٰ +

نامۂ کہ از بزرگاں رسد - آں را بایں اسما نامزد باید کرد - نوازش نامہ - گرامی نامہ - شفقت نامہ - عنایت نامہ - والا نامہ - کرامت نامہ + نام نامۂ کہ از اواسط رسد - ایں است - ملاطفۂ سامی - محبت نامہ - رقیمۂ الطاف - نگاریں نامۂ - مودت نامہ - نامۂ نامی - مکاتبۂ گرامی - مہربانی نامہ - محبت شمامہ - صحیفۂ گرامی +

نامۂ کہ از خرداں رسد - بدیں نامہا ذکرش کردہ مے شود - خط بہجت نمط - مکتوب فرحت اسلوب - خیریت نامہ - خط فرحت نمط +

نامۂ اوّل کہ از دہلی بنام میرزا علی بخش خاں بہادر رقم شد

برادر صاحب مہرباں گرامی تر از جاں سلامت - مدارس خاں میرسد و نامہ را مے رساند - آنچہ از کالائے نا رواے من درآنجا باشد - بوے بسپارند - و نیز آنچہ نزد ممتا حقہ بردار ودیعت است - ہم بنام

گرفته بدہانند * شنیدہ مے شود کہ نواب بدہلی مے آیند۔ بارے از صدق و کذب این خبر رقم کنید۔ و نیز آگہی دہید کہ شما نیز ہمپائے نواب مے رسید۔ یا نہ۔ من آں مے خواہم کہ اگر خبر عزیمتِ نواب دروغ بودہ باشد۔ خود بہ فیروز پور رسم۔ و شرفِ قدمبوسیِ عمِ عالی مقدار و مسرتِ دیدارِ شما دریابم۔ عمر و دولت روز افزوں باد *

نامۂ دوم بہ شیخ امام بخش ناسخ

مکرما مطاعا۔ از نیاز و تسلیم آنچہ بتقدیم مے رسد۔ ہماں قدر است کہ نامہ و خامہ آں را بر تابد۔ و از شوق و آرزو ہرچہ گذارش مے پذیرد۔ خود آں مایہ نتواند بود کہ در کلک و ورق گنجد * بتاریخ دوم اگست منتخب دیوان ریختہ در موہیں جامہ پیچیدہ بسبیل ڈاک انگریزی بوالا خدمت رفعت درجت فرستادہ شد۔ و تا امروز کہ بست و ششم جمادی الاول و ندانم چندم ماہ انگریزی است۔ بالجملہ این قدر بخاطر دارم کہ دو ماہ است نوید رسیدن آں نہ رسیدہ۔ بارہا ہوائے این جنوں بسر پیچیدہ کہ ہنگامہ بر انگیزم و با کار پردازان ڈاک در آویزم۔ این اندیشہ عنان خواہش گرفت کہ این گروہ کفیل رسانیدن کاغذ و کتاب است نہ وکیل حصول پاسخ و جواب۔ اگر کوتہ قلمی از جنابِ مخدوم است۔ اہل ڈاک را چہ گناہ آویزش را چہ اثر۔ خدا را بمنتظران پرداختن است۔ و بہ نامہ یاد آوردن و نوید وصول و بشارت قبول فرستادن۔ والسلام مع الاکرام *

نامۂ سوم بخدمت مبارز الدولہ ممتاز الملک حسام الدین حیدر خان بہادر

حضرت نواب صاحب قبلہ و کعبۂ دو جہاں مد ظلہ العالی۔ لاد ہرچند

صاحب بسپاس گرمهاست بے اندازه عذب البیان و نامہ نگار دریں وادی با ایشاں ہم زباں ۔ ہر گونہ مکرمتے کہ در بارۂ ایشاں بظهور مے رسد و خواہد رسید ۔ منت آں بر من است و خواہد بود ۔ ہمانا کہ ایشاں از نا سازئے روزگار ستوه آمده سر آں دارند کہ در دنیا طلبی بمراتب بلند عروج نمایند ۔ لاجرم تفقد ملازماں را نردبانِ پایۂ رفعتِ جاه شناختند و سپارش وگذارش نامہ نگار را ذریعۂ بدیعۂ حصول التفات جناب انگاشتہ اند ۔ چہ خوش باشد کہ ایشاں از گمانِ خود و من از روے ایشاں شرمسار نباشم ۔ زیاده حد ادب ؛

نامۂ چہارم بذوالفقار الدین حیدر خاں عرف حسین مرزا

عنایت فرماے من ۔ دوست ہم عمر ہم سبق شما رقعۂ مختصرے بنام شما فرستاده است ۔ و بنامۂ کہ مرا نوشتہ است ۔ ہمدریں باب یعنی در طلبِ کتاب فراواں ابرام کرده ۔ من خود رقعۂ دوست شما را مے فرستم ۔ مناسب آں است کہ کتاب و اگر دراں باب عذرے باشد ۔ جواب ارسال دارید ۔ تا ہرچہ فرستاده باشید فرستاده آید ۔ لیکن ہم امروز کہ فردا رونده میرود ؛

نامۂ پنجم بنام نواب مصطفیٰ خاں بہادر

جاں را از تن سپاس و خواجہ را از بنده نیایش ۔ روز آدینہ چوں شب شد ۔ بزم سخن آراستند ۔ ازاں رو کہ غزل نہ گفتہ بودم از شرمِ تہیدستی سر در پیش داشتم ۔ و رفتن بانجمن مضمونے بود کہ ہرگز بخاطر نمے گذشت ۔ والا جاه نواب ضیاءالدین خاں سلمہ اللہ تعالےٰ دو فرشتہ بر من گماشت ۔ زین العابدین خاں عارف ۔ و غلام حسین خاں محو ۔ یعنی ایں ہر دو ابرام

پیشه شامگاه بخلوت کدهٔ تنهائے من آمدند۔ و فیل آوردند۔ و بدانسان که شیر را چوں شکار کنند۔ بر فیل بار کنند۔ مرا بانجمن بردند۔ وبدار مخدوم معظم و صدر اعظم مولوی محمد صدر الدین خاں بہادر تلافئ رنج راه کرد۔ بارے صرفهٔ رہرواں در آں بود که مولانا سحابی قدم رنجه نه فرموده بودند۔ غزل مولانا صہبائی در زمین طرحی دو سه بیت دلنشیں داشت۔ از یارانِ بنده میرزا زین العابدین خاں عارف و جواہر سنگه جوہر در زمینِ طرح دو غزل خوانده نقش نغز گوئی بکرسی نشاندند۔ من بغزلیکه ہمدراں روز گفته بودم۔ زمزمه سرائے آمدم + نامه نگار اسد الله۔ نگاشتهٔ پنجشنبه بست و سوم مارچ ہنگام نماز عصر که ابر قطره فشاں بود و ہوا تگرگ بار +

نامهٔ ششم بنام مولوی سراج الدین احمد

مولائے من۔ رسیدن دلکشا نامه رواں را بنوید تازگی بنواخت و دروں را بنور آگہی بر افروخت۔ دانستم که بیکس نیم و کسے دارم۔ سلامت باشید و جاوید بمانید۔ از جانب شما و پیرونقشِ کار خانه گونه ملالے بدل راه یافت۔ ایزد بخشایش گر شما راکه از نیکوانید۔ نیک نگاه دارد۔ و در ہر گونه انقلاب که رو دہد۔ به ترفیهٔ تازه رساند۔ خوش و نا خوش دہر را وقعے ننهاده روز با خلق و دل بخدا باید داشت۔ من و خدا ہرگاه بر شما و حالہائے شما نظرے افتد۔ دل میسوزد۔ خاصه وقتیکه رنج ایں سفر و مصارف راه مے سنجم۔ با ایں ہمه خدا را شکر گویم که بدارالشکده رسیدید و رنج راه سر آمد۔ مضامین گرامی مفاوضه سر بسر خاطر نشاں شد۔ در بارهٔ خویشتم گماں آں است۔ که

ناکام نباشم و بداد رسم - چه طالب ظهور حق حقیقی ام و این
چنیں کسے را محروم نگذارند +

نامۂ ہفتم بمولوی سراج الدین احمد

سرت گردم بدل خواہی گفتن کہ اسد اللہ داد خواہ مرا از دیوانگی ستوہ آوردہ است - خدا را از نالۂ فغان دردمنداں نباید رنجید + نامۂ منشی حسن علی صاحب رسید و شرمسارم کرد - پاسخش مے فرستم - تا خاطر شاں جمع گردد - و دانند کہ دیگر آں آشفتہ سر زحمتے نخواہد داد - در حقیقت ایں تدبیر ہوسے و طمعے بیش نبود - کار بداں عرضۂ انگریزی است کہ من بہ شما فرستادہ ام - در رساندن آں بدل تواں کوشید - چہ اگر آں عرضداشت پذیرفتہ شد - البتہ کار رونق گرفت - ورنہ من و ناکامئ جاوید - اللہ بس ما سوے ہوس - نگاشتۂ پنجم جنوری روز شنبہ وقت شب پیش چراغ در عالم سرخوشئ دماغ +

نامۂ ہشتم بمولوی سراج الدین احمد

قبلۂ حاجات - گوہر آگیں نامۂ دلنواز پس از روزگارے دراز رسید - و دیدہ و دل را فروغ و فراغ بخشید - تا رسیدن نامہ بافسردگئ شوقم حمل گردید - چرا بمرگ من حمل نہ گردید - تا از ادا شناسی ہاے شما خرسند بودمے و شما را اہل دل و دانشور شمردمے - من و ایمان من کہ ریشۂ مہر شما بمغز دل و دیدہ - و محبت شما با جاں در آمیختہ - تا زندہ ام - بندہ ام - وفا آیین من است و مواسات دین من است - اگر در نگارش نامہ درنگے رو دہد - بر فراموشی محمول نشود - درد ہا

در دل و ہنگامہ ہا در نظر۔ تفرقہ ہا در خاطر و سوداہا در سر۔ چہ گویم چہ میکنم و روز و شب چگونہ بسر مے برم۔ نامۂ موسومہ جمنا داس اخبار نویس و نامۂ موسومہ نواب فتح اللہ بیگ خاں بہادر جا بجا رسانده۔ و آنچہ بر لب از آں نتواں گفت۔ گفتہ شد۔ سلامت مانید کہ مرا نجات دادید۔ سبکدوش گشتم و از کشاکش وارستم۔ اکنوں جمنا داس داند و نواب فتح اللہ بیگ خاں۔ وے داند و شیخ علیم اللہ۔ زیں پس من درمیانہ و ناوک تقاضا را از ہر سو نشانہ نیستم۔ زیادہ جز اندوہ دل و شکوہ بخت و فراوانیٔ مہر و استوارئے وفا چہ سرایم۔ والسلام بالوف الاحترام ٭

نامۂ نہم بمولوی سراج الدین احمد

مخلص نوازا۔ یاد خاطر عاطر خواہد بود کہ نامہ بنام نامی گرامی مولوی نور الحسین سلمہ اللہ تعالےٰ فرستادہ بہ ملازماں زحمت آں دادہ ام کہ ایں را بہ لکھنؤ فرستند۔ و دانم کہ ہمچنیں شدہ باشد۔ لیکن چوں از لکھنؤ نوید وصول نرسیدہ۔ تاب ایں اندیشہ نے گدازد کہ مبادا آں نامہ بہ مکتوب الیہ نہ رسیده و او را بخاطر گذشتہ باشد کہ غالب آشفتہ سر وفا ندارد۔ حق و بریں صحبت تنگ نداشت۔ و در ایثار جنبش کلک تنگدلی کرد۔ چہ شود اگر پاسخ آں بتقاضا از لکھنؤ بطلبید و بفرستادن آں مرا از بند تشویش بدر آرید ٭

نامۂ دہم بمولوی سراج الدین احمد

دیروز کہ یازدہم اکتوبر و چہارم جمادی الاولےٰ بود۔ قدسی صحیفہ نگاشتۂ بست و نہم ستمبر با یک لفافۂ اوراق آئینۂ سکندر رسید۔ امّا اوراق اخبار را در آں لفافہ ہر چند بیشتر جستم۔ کمتر

یافتم - تنها ورق اشتہار بود و دیگر ہیچ - دانستم کہ ہنگام فرو پیچیدن نامہ فرو چیدن اوراق از یاد رفت - بہر حال سخن این است - کہ مرا سعی در رواج این اخبار بیش از آن است کہ گفتہ آید - اما بدین زودی بروے مراد چہرہ نتوان شد - چہ اندرین روزہا آوازہ آمد آمد بہاے داور وکلاے اطراف را از جا بردہ - برخے بسوے گمارندگان خود رفتہ - و گروہے را رو در رفتن است - تا این آشوب فرو نہ نشیند و این پردہ از پیش نظرہا بر نخیزد - مقصود روائی نگیرد - کار من بداد گاہ دہلی چنانکہ دانستہ باشید - تباہی گزید - حالیا بر آن سرم کہ اگر مرگ امان دہد - باز بدان در رسم و درد دل بدان زمزمہ فرو ریزم کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا را بر خود بگریانم ٭

نامۂ یازدہم بنام نواب مصطفیٰ خان بہادر

مخلص نوازا - نامہ رسید - سرفراز گردید - اجزاے تذکرہ باز پس مے فرستم و سخنے میگویم - تا حق وفاے یکے از احباب کہ روانش بہ مینو آسودہ - با دیگران نماند - مرزا احمد بیگ خان ابن ہادی بیگ خان را بکلکتہ دریافتم - کہ ریختہ میگفت و تپاں تخلص میکرد - و آداب سخن پیوندی از مرزا جان طپش فرا گرفتہ بود - و این گزیدہ مرد کہ ثنایش بہ شمردم - برادر زن نواب احمد بخش خان مرحوم بود - لاجرم با من در مہر پیشگی دل با زبان یکے داشت - و مراسم یگانگی بجا مے آورد - در فن کلام سادہ گوے بود - و بکلکتہ جاہ مندانہ مے زیست - چار سال است کہ بآغاز جا خراشیدہ - ہنگامیکہ من بکلکتہ بودم - چون از من شنود کہ اعظم الدولہ نواب میر محمد خان سرور تخلص تذکرۂ ریختہ گویان انشا میکند - جزوے از نتائج طبع خود بمن سپردہ - تا چون بدہلی رسم - بنامہ گرد آور یعنی نواب میر محمد خان سرور بدہم - من

ہمچناں میکنم و چوں اعظم الدولہ بدیدن من مے آید۔ آں سفینہ پیش میکشم۔ و پیام آشنا میگذارم۔ گوئی سرور مرحوم بسخنم فراموش و لب از ذکر آں آرزومند خاموش کرد۔ آوخ کہ مرا خود از کلامش بیتے بضمیر نیست۔ اگر بسرگرمئ التفات ملازماں اوراق اشعار مرحومی مرزا احمد بیگ خاں کہ از من بسرور رسیدہ است۔ از گرامی فرزندان آں سخن گستر مرحوم بکف آید و نام احمد بیگ خاں دریں فرو ہیدہ جریدہ ثبت گردد۔ منت بر من خواہد بود۔ و السلام ؎

نامۂ دوازدہم بنام مولوی محمد علی خاں صدر امین باندا

قبلۂ خدا پرستاں و کعبۂ حق پژوہاں سلامت۔ خود را فرایاد خاطر خطیر دادن از لوازم حصول سعادت انگاشتہ گذارش مرام نیاز را تقریب کامیابی مے شمارد۔ حامل مکتوب کہ وجودش محض حسن اتفاق است۔ گواہ ایں معنی است کہ نامہ در چہ عالم بہ تحریر آوردہ ام۔ بہر حال روز پنجشنبہ در موڈہ رسیدہ تا یکشنبہ بآرامش گرائید۔ دو شنبہ کوس رحیل کوفتہ شبے بروشنا بسر بردہ سہ شنبہ در چلہ تارا رسیدہ۔ للہ الحمد کہ زحمت صداع و حمی از ساحت طبع رخت بر بست۔ خاطر قرین جمعیت دارند۔ امشب در چلہ تارا رسیدہ۔ بامداداں اگر حیات باقی است۔ بسیچ راہ فتح پور کردہ خواہد شد۔ زیادہ حد ادب ؎

نامۂ سیزدہم بمولوی محمد علی خاں صدر امین باندا

قبلۂ جان و دل سلامت۔ اداب و کورنش بجا آوردہ بعرض حال میگراید۔ للہ الحمد کہ زحمت صداع و حمی ہم از باندا اثرے در طبع نگذاشتہ۔ ضعف اگر باقی است متردد نیست۔ چہ ایں رفیقے است کہ از وطن کمر بہمراہی بستہ است۔ ہم پایۂ حق گذارش

قوی است - ہم سایۂ وفاداریش کار فرمائے مزاج ثانوی - بالجملہ دوشنبہ از موڈہ بر آمدم - گردونکے کہ دریں ملک بہ لڑھا موسوم است - برائے بار کشیدن یافتم - چوں از من ضعیف الخلقت تر افتادہ بود - آں آہستہ خرام بلکہ مخرام دوازدہ کروہ راہ نتوانست برید - و از موڈہ تا چلہ تارا نرسید - ناچار شبے بدہے اتفاق سبیت افتادہ - سہ شنبہ آخر شب رواں شدم - من خود دو پہر روز بر آمدہ بکاروانسرائے چلہ تارا رسیدم - و آں ہیچ مخرام تا ساعتے از شب نگذشت - بمن نہ پیوست - ہماں زماں مکتوبے در سواد ظلمت لیل کہ ہنوز ملازمان رہی چراغ نیفروختہ بودند - رقم کردم - چوں میرزا مغل صاحب بہ باندا فرمودہ بودند کہ عریضہ موسومۂ جناب مولوی صاحب بہ تھانہ دار چلہ تارا حوالہ باید کرد کہ او خواہد رسانید - اتفاقاً آخر روز بلکہ اول شب بکاروانسرائے چلہ تارا در انتظار گردونک و واماندگان راہ نشستہ بودم - کہ ناگاہ تھانہ دار بکاروانسرائے رسید - و ہر سو خرامیدن آغاز کرد - در باب ارسال نامہ از وے اعانت جستم - اگرچہ پذیرفت - اما پذیرفتنے سخت سفیہانہ - چنانکہ طبع ابا کرد - و گوارا نشد مکتوب بوے دادن - رہروے مجہول الاحوال چوں نام جناب از من شنودہ نامہ بعجز از من طلب کرد - ہماں سطرے چند کہ عجالتاً بتاریکی نبشتہ بودم - بوے سپردم - غالب کہ از نظر خواہد گذشت - اما ایں محبوبیت نامہ کہ گردوں باں حامل است - اگر خواہد رسید - زماں رسیدن او بہ باندا با ہنگام ورود عاصی بکلکتہ مقارن خواہد افتاد - چہ در کم ازیں عرصہ از چلہ تارا بہ باندا رسیدنش باشد کہ ممکن نباشد - واللہ علی کل شئ قدیر - خلاصۂ تحریر اینکہ آخر از بیداد گردون دوں ستوہ آمدہ خود را بدریا انداختہ ام - یعنی ہم ازیں مقام کشتی بکرایہ گرفتہ و متاع در وے گنجیدہ -

و بسم الله مجریها و مرسیها بر خوانده سفینه در رود جمن رانده ام۔
منظور این که باله آباد رسیده توقفی که در بنارس می خواستم
کرد۔ همانجا بقیه کار بندم۔ و روزی چند آسایشی کرده ما یحتاج
بامضا رسانده رهگرا شوم۔ و دیگر جز مرشد آباد به بنگاله در هیچ جا
توقف نه گزینم۔ حال سفر دریا نیز درین دو سه روز پنهان
نخواهد ماند۔ کشتیبانان گویند که در عرصهٔ سه روز باله آباد
رسیده خواهد شد۔ میتوان دید۔ اینک روز چهار شنبه قریب
نیم روز در کشتی نشسته دل با خدا نه با ناخدا بسته ام۔
زیاده حد ادب ❊

انتخاب از بوستان

باب دوم در احسان

اگر ہوشمندی بمعنی گراے — کہ معنی ز صورت بماند بجاے
کرا دانش و جود و تقوے نبود — بصورت درش ہیچ معنی نبود
کسے خسپد آسودہ در زیر گل — کہ خسپند ازو مردم آسودہ دل
غم خویش در زندگی خور کہ خویش — بمردہ نہ پردازد از حرص خویش
زر و نعمت اکنوں بدہ کانِ تست — کہ بعد از تو بیروں ز فرمان تست
نخواہی کہ باشی پراگندہ دل — پراگندگاں را ز خاطر مہل
کسے گوے دولت ز دنیا برد — کہ با خود نصیبے بعقبیٰ برد
بپوشیدنِ ستر درویش کوش — کہ ستر خدایت بود پردہ پوش
مگرداں غریب از درت بے نصیب — مبادا کہ گردی بدرہا غریب
بزرگے رساند بہ محتاج خیر — کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
بحالِ دلِ خستگاں در نگر — کہ بارے دل خستہ باشی مگر
فروماندگاں را دروں شاد کن — ز روز فروماندگی یاد کن
نخواہندۂ بر در دیگراں — بشکرانہ خواہندہ از در مراں

گفتار در ترحم بر یتیماں

پدر مردہ را سایہ بر سر فگن — غبارش بیفشاں و خارش بکن
ندانی چہ بودش فروماندہ سخت — بود تازہ بے بیخ ہرگز درخت
چو بینی یتیمے سرافگندہ پیش — مدہ بوسہ بر روے فرزند خویش
یتیم ار بگرید کہ نازش خرد — وگر خشم گیرد کہ بارش برد
الا تا نگرید کہ عرشِ عظیم — بلرزد ہمے چوں بگرید یتیم
برحمت بکن آبش از دیدہ پاک — بہ شفقت بیفشانش از چہرہ خاک

اگر سایهٔ او برفت از سرش　　تو در سایهٔ خویشتن پروریش
من آنگه سر تاجور داشتم　　که سر در کنار پدر داشتم
اگر بر وجودم نشستی مگس　　پریشان شدی خاطر چند کس
کنون گر بزندان برندم اسیر　　نباشد کس از دوستانم نصیر
مرا باشد از درد طفلان خبر　　که در طفلی از سر برفتم پدر

حکایت بر سبیل تمثیل

یکی خار پای یتیمی بکند　　بخواب اندرش دید صدر خجند
همی‌گفت و در روضها می‌چمید　　کزان خار بر من چه گلها دمید
مشو تا توانی ز رحمت بری　　که رحمت برندت چو رحمت بری
چو انعام کردی مشو خود پرست　　که من سرورم دیگران زیر دست
اگر تیغ دورانش انداخت است　　نه شمشیر دوران هنوز آخت است
چو بینی دعاگوی دولت هزار　　خداوند را شکر نعمت گزار
که چشم از تو دارند مردم بسی　　نه تو چشم داری بدست کسی

حکایت در اخلاق پیغمبران

شنیدم که یک هفته ابن السبیل　　نیامد به مهمان سرای خلیل
ز فرخنده روئی نخوردی پگاه　　مگر بینوائی درآید ز راه
برون رفت و هر جانبی بنگرید　　در اطراف وادی نگه کرد و دید
به تنها یکی در بیابان چو بید　　سر و مویش از برف پیری سپید
بدلداریش مرحبائی بگفت　　برسم کریمان صلائی بگفت
که ای چشمهای مرا مردمک　　یکی مردمی کن به نان و نمک
نعم گفت و برجست و برداشت گام　　که دانست خلقش علیه السلام
رقیبان مهمان سرای خلیل　　بعزت نشاندند پیر ذلیل
بفرمود و ترتیب کردند خوان　　نشستند بر هر طرف همگنان
چو بسم الله آغاز کردند جمع　　نیامد ز پیرش حدیثی بسمع
چنین گفت ای پیر دیرینه روز　　چو پیران نمی‌بینمت صدق و سوز

نه شرط است وقتیکه روزی خوری
که نام خداوند روزی بری
بگفتا نگیرم طریقت بدست
که نشنیدم از پیر آذر پرست
بدانست پیغمبر نیک فال
که گبر است پیر تبه بوده حال
بخواری براندش چو بیگانه دید
که منکر بود پیش پاکاں پلید
سروش آمد از کردگار جلیل
بهیبت ملامت کناں کاے خلیل
منش داده صد ساله روزی و جاں
ترا نفرت آمد ازو یک زماں
گر او مے برد پیش آتش سجود
تو واپس چرا مے بری دست جود

حکایت

شنیدم که مردے براه حجاز
بهر خطوه کردے دو رکعت نماز
چناں گرم رو در طریق خداے
که خار مغیلاں نکندے ز پاے
بآخر ز وسواس خاطر پریش
پسند آمدش در نظر کار خویش
به تلبیس ابلیس در چاه رفت
که نتواں ازیں خوبتر راه رفت
گرش رحمت حق نه دریافتے
غرورش سر از جاده برتافتے
یکے هاتف از غیب آواز داد
که اے نیکبخت مبارک نهاد
مپندار گر طاعتے کردهٔ
که نزلے بدیں حضرت آوردهٔ
باحسانے آسوده کردن دلے
به از الف رکعت بهر منزلے

حکایت در معنے احسان با خلق خدا

یکے در بیاباں سگے تشنه یافت
بروں از رمق در حیاتش نیافت
کله دلو کرد آں پسندیده کیش
چو حبل اندر آں بست دستار خویش
بخدمت میاں بست و بازو کشاد
سگ ناتواں را دمے آب داد
خبر داد پیغمبر از حال مرد
که داور گناهان او عفو کرد
الا گر جفا کاری اندیشه کن
کرم پیش گیر و وفا پیشه کن
کسے با سگے نیکوئی گم نه کرد
کجا گم کند خیر با نیک مرد
کرم کن چناں کت بر آید ز دست
جهانباں در خیر بر کس نه بست
گرت در بیاباں نباشد چهے
چراغے بنه در زیارت گهے

بقنطار زر بخش کردن ز گنج / نه چندانکه دینارے از دست رنج
برد هر کسے بار در خورد زور / گرانست پاے ملخ پیش مور
تو با خلق نیکی کن اے نیکبخت / که فردا نگیرد خدا بر تو سخت
گر از پا در آید نماند اسیر / که افتادگان را بود دستگیر
بآزار فرمان مده بر رهی / که باشد که افتد بفرماندهی
چو تمکین و جاهت بود بر دوام / مکن زور بر مرد درویش و عام
که افتد که با جاه و تمکین شود / چو بیذق که ناگاه فرزین شود
نصیحت شنو مردم نیک بین / نباشد درو ایچ دل تخم کین
خداوند خرمن زیان مے کند / که بر خوشه چین سرگران میکند
نترسد که نعمت بمسکین دهد / وز آن بار غم بر دل این نهد
بسا زورمندا که افتاد سخت / بس افتاده را یاوری کرد بخت
دل زیر دستان نباید شکست / مبادا که روزے شوی زیر دست

حکایت

بنالید درویشے از ضعف حال / بر تند خوے خداوند مال
نه دینار دادش سیه دل نه دانگ / برو زد بسر باری از طیره بانگ
دل سائل از جور او خون گرفت / سر از غم بر آورد و گفت اے شگفت
توانگر ترش روے بارے چراست / مگر مے نترسد ز تلخیٔ خواست
بفرمود کوته نظر تا غلام / براندش بخواری و زجر تمام
بنا کردن شکر پروردگار / شنیدم که برگشت ازو روزگار
شقاوت برهنه نشاندش چو سیر / نه بارش رها کرد و نے بارگیر
فشاندش قضا بر سر از فاقه خاک / مشعبد صفت کیسه و دست پاک
سراپاے حالش دگرگونه گشت / برین ماجرا مدتے بر گذشت
غلامش بدست کریمے فتاد / توانگر دل و دست و روشن نهاد
بدیدار مسکین آشفته حال / چنان شاد بودے که مسکین بمال
شبانگه یکے بر درش لقمه جست / ز سختی کشیدن قدمهاش سست

بفرمود صاحب نظر بنده را / که خوشنود کن مرد خواهنده را
چو نزدیک بردش ز خوان بهرهٔ / برآورد بی خویشتن نعرهٔ
چو نزدیک آمد بر خواجه باز / عیان کرد اشکش بدیباچه راز
بپرسید سالار فرخنده خوی / که اشکت ز جور که آمد بروی
بگفت اندرونم بشورید سخت / بر احوال این پیر شوریده بخت
که مملوک وی بودم اندر قدیم / خداوند املاک و اسباب و سیم
چو کوتاه شد دستش از عز و ناز / کند دست خواهش بدرها دراز
بخندید و گفت ای پسر جور نیست / ستم بر کس از گردش دور نیست
نه آن تند خویست بازارگان / که بردی سر از کبر بر آسمان
من آنم که آن روزم از در براند / بروز منش دور گیتی نشاند
نگه کرد باز آسمان سوی من / فرو شست گرد غم از روی من
خدا ار بحکمت ببندد دری / کشاید بفضل و کرم دیگری
بسا مفلس بینوا سیر شد / بسا کار منعم زبر زیر شد

گفتار در طریق تسخیر مردم باخلاق و کرم

ببخش ای پسر کآدمی زاده صید / باحسان توان کرد و وحشی بقید
عدو را بالطاف گردن به بند / که نتوان بریدن بتیغ این کمند
چو دشمن کرم بیند و لطف و جود / نیاید دگر خبث ازو در وجود
مکن بد که بد بینی از یار نیک / نروید ز تخم بدی بار نیک
چو با دوست دشوار گیری و تنگ / نخواهد که بیند ترا نقش و رنگ
وگر خواجه با دشمنان نیک خوست / بسی بر نیاید که گردند دوست

حکایت روباه و درویش

یکی روبهی دید بیدست و پای / فروماند در صنع و لطف خدای
که چون زندگانی بسر می برد / بدین دست و پا از کجا میخورد
درین بود درویش شوریده رنگ / که شیری درآمد شغالی بچنگ
شغالی نگون بخت را شیر خورد / بماند آنچه روباه ازو سیر خورد

دگر روز باز اتفاقے فتاد — که روزی رسان قوت روزش بداد
یقین مرد را دیده بیننده کرد — شد و تکیه بر آفریننده کرد
کزین پس بکنجے نشینم چو مور — که روزی نخوردند پیلان بزور
زنخدان فرو برد چندے بجیب — که بخشنده روزی فرستد ز غیب
نه بیگانه تیمار خوردش نه دوست — چو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست
چو صبرش نماند از ضعیفی و هوش — ز دیوار محرابش آمد بگوش
برو شیر درنده باش اے دغل — میندار خود را چو روباه شل
چنان سعے کن کز تو ماند چو شیر — چو روبه چه باشی بوامانده سیر
چو شیران کرا گردن فربه است — گر افتد چو روبه سگ از وے به است
بچنگ آر و با دیگران نوش کن — نه بر فضلهٔ دیگران گوش کن
بخور تا توانی ببازوے خویش — که سعیت بود در ترازوے خویش
چو مردان ببر رنج و راحت رسان — مخنث خورد دست رنج کسان
بگیر اے جوان دست درویش پیر — نه خود را بیفگن که دستم بگیر
خدا را بران بنده بخشایش است — که خلق از وجودش در آسایش است
کرم ورزد آن سر که مغزے دروست — که دون همتانند بیمغز پوست
کسے نیک بیند بهر دو سرائے — که نیکی رساند بخلق خدائے

حکایت عابد بخیل

شنیدم که مردیست پاکیزه بوم — شناسا و ره رو در اقصائے روم
من و چند سالوک صحرا نورد — برفتیم تا قصد بدیدار مرد
سر و چشم هر یک ببوسید و دست — به تمکین و عزت نشاند و نشست
زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت — ولے بیمروت چو بے بر درخت
بخلق و کرم گرم رو مرد بود — ولے دیگدانش قوی سرد بود
همه شب نبودش قرار و هجوع — ز تسبیح و تهلیل و مارا ز جوع
سحرگه میان بست و در باز کرد — همان لطف دوشینه آغاز کرد
جوانے که شیرین و خوش طبع بود — که با ما مسافر در آن ربع بود

مرا بوسه گفتا به تصحیف ده — که درویش را توشه از بوسه به
بخدمت منه دست بر کفش من — مرا نان ده و کفش بر سر بزن
به ایثار مردان سبق برده اند — نه شب زنده داران که دل مرده اند
کرامت جوانمردی و نان دهی است — مقالات بیهوده طبل تهی است
قیامت کسی باشد اندر بهشت — که معنی طلب کرد و دعوی بهشت
بمعنی توان کرد دعوی درست — دم بی قدم تکیه گاهیست سست

حکایت در حلم پادشاهان

یکی را خری در گل افتاده بود — ز سودائش خون در دل افتاده بود
بیابان و باران و سرما و سیل — فرو هشته ظلمت بر آفاق ذیل
همه شب درین غصه تا بامداد — سقط گفت و نفرین و دشنام داد
نه دشمن برست از زبانش نه دوست — نه سلطان که آن بوم و بر زآن اوست
قضا را خداوند آن پهن دشت — ور آن حال منکر بر او برگذشت
شنید آن سخنهای دور از صواب — نه صبر شنیدن نه روی جواب
ملک خشمگین در حشم بنگریست — که سودای این بر من از بهر چیست
یکی گفت شاها به تیغش بزن — که نگذاشت کس را نه دختر نه زن
نگه کرد سلطان عالی محل — خودش در بلا دید و خر در وحل
ببخشید بر حال مسکین مرد — فرو خورد خشم سخنهای سرد
زرش داد و اسب و قبا پوستین — چه نیکو بود مهر در وقت کین
یکی گفتش ای پیر بی عقل و هوش — عجب رستی از قتل گفتا خموش
اگر من بنالیدم از درد خویش — وی انعام فرمود در خورد خویش
بدی را بدی سهل باشد جزا — اگر مردی احسن الی من اسا

حکایت توانگری متکبر و سائلی صاحبدل

شنیدم که مغروری از کبر مست — در خانه بر روی سائل ببست
به کنجی فرو ماند بنشست مرد — جگر گرم و آه از تف سینه سرد
شنیدش یکی مرد پوشیده چشم — بگفتا چه در تابت آورد و خشم

فرو گفت و بگریست بر خاک کوے — جفائے کز آں شخص آمد بروے
بگفت اے فلاں ترک آزار کن — یک امشب به نزد من افطار کن
بخلق و فریبش گریباں کشید — بمنزل در آوردش و خواں کشید
بر آسود درویش روشن نهاد — بگفت ایزدت روشنائی دہاد
شب از نرگسش قطره چندے چکید — سحر دیده بر کرد و دنیا بدید
حکایت بشهر اندر افتاد جوش — که بے دیدهٔ دیده بر کرد دوش
شنید ایں سخن خواجهٔ سنگدل — که بر گشت درویش ازو تنگدل
بگفتا حکایت کن اے نیک بخت — که چوں سهل شد بر تو ایں کارِ سخت
که بر کردت ایں شمع گیتی فروز — بگفت اے ستمگار آشفته روز
تو کوته نظر بودی و سست راے — که مشغول گشتی بجغد از ہماے
بروے من ایں در کسے کرد باز — که کردی تو بر روے او در فراز
اگر بوسه بر خاکِ مرداں زنی — بمردی که پیش آیدت روشنی
کسانیکه پوشیده چشم دل اند — ہمانا کزیں توتیا غافل اند
چو برگشته دولت ملامت شنید — سر انگشت حسرت بدنداں گزید
که شهباز من صید دام تو شد — مرا بود دولت بنام تو شد
کسے چوں بدست آورد جرّه باز — فرو برده چوں موش دنداں آز

در تلاش اہل اللہ بخدمت خلق اللہ

الا گر طلبگار اہل دلی — ز خدمت مکن یکزماں غافلی
خورش ده به گنجشک و کبک و حمام — که یک روزت افتد ہمائے بدام
چو ہر گوشه تیر نیاز افگنی — امید است ناگه که باز افگنی
دُرے ہم بر آید ز چندیں صدف — ز صد چوبه آید یکے بر ہدف

حکایت ہم دریں معنی

یکے را پسر گم شد از راحله — شبانگه بگردید در قافله
ز ہر خیمه پرسید و ہر سو شتافت — بتاریکی آں روشنائی بتافت
چو آمد بر مردم کارواں — شنیدم که میگفت با سارباں

ندانی که چون راه بردم بدوست / هر آنکس که پیش آمدم گفتم اوست
مشائخ بجان طالب هر کسند / که باشد که وقتے بمردے رسند
برند از برائے دلے بارہا / خورند از برائے گلے خارہا

حکایت

کسے دید صحرائے محشر بخواب / چو مس تفته روئے زمیں ز آفتاب
همے بر فلک شد ز مردم خروش / دماغ از تپش مے بر آمد بجوش
یکے شخص ازیں جمله در سایهٔ / بگردن بر از خلد پیرایهٔ
بپرسید کاے مجلس آرائے مرد / که بود اندریں مجلست پایمرد
رزے داشتم بر در خانه گفت / بسایه درش نیک مردے بخفت
دریں وقت نومیدی آں مرد راست / گناهم ز دادار داور بخواست
که یارب بریں بنده بخشایشے / کزو دیده ام وقتے آسایشے

گفتار در بیان معنے سیاست و تدبیر ملکداری و عدل و داد

بگفتیم در باب احسان بسے / ولیکن نه شرط است با هر کسے
بخور مردم آزار را خون و مال / که از مرغ بد کنده به پر و بال
کسے را که با خواجهٔ تست جنگ / بدستش چرا میدهی چوب و سنگ
برانداز بیخے که خار آورد / درختے به پرور که بار آورد
کسے را بده پایهٔ مهتران / که بر کهتران سر ندارد گران
مبخشاے بر هر که آں ظالمے است / که رحمت برو جور بر عالمے است
جهانسوز را کشته بهتر چراغ / یکے به در آتش که خلقے بداغ
هر آنکه که بر دزد رحمت کنی / بباز وے خود کاروان میزنی
جفا پیشگاں را بده سر بباد / ستم بر ستم پیشه عدلست و داد

گفتار دریں که احسان با کسے که سزاوار احسان نباشد نشاید

شنیدم که مردے غم خانه خورد / که زنبور در سقف او لانه کرد
زنش گفت ازینان چه خواهی مکن / که مسکیں پریشاں شوند از وطن

بشد مرد نادان پس کار خویش … گرفتند یک روز زن را به نیش
زن بی خرد بر در و بام و کوی … همی کرد فریاد و میگفت شوی
بیامد ز دکان سوی خانه مرد … بدان بی خرد زن بسی طیره کرد
مکن روی بر مردم ای زن ترش … تو گفتی که زنبور مسکین مکش
کسی با بدان نیکوئی چون کند … بدان را تحمل بد افزون کند
چو اندر سری بینی آزار خلق … بشمشیر تیزش بیازار حلق
چه نیکو زده است این مثل پیرده … ستور لگدزن گران بار به
وگر نیکمردی نماید عسس … نیارد بشب خفتن از دزد کس
نه هر کس سزاوار باشد به مال … یکی مال خواهد یکی گوشمال
چو گربه نوازی کبوتر برد … چو فربه کنی گرگ یوسف درد

باب سوم

چنین نقل دارم ز مردان راه … فقیران منعم گدایان شاه
که پیری بدریوزه شد بامداد … در مسجدی دید و آواز داد
یکی گفتش این خانهٔ خلق نیست … که چیزی دهندت بشوخی مایست
بپرسید این خانهٔ کیست پس … که بخشایشش نیست بر حال کس
بگفتا خموش این چه لفظ خطاست … خداوند خانه خداوند ماست
نگه کرد قندیل و محراب دید … بسوز از جگر نعرهٔ بر کشید
که حیف است ازینجا فراتر شدن … دریغ است محروم ازین در شدن
نرفتم بمحرومی از هیچ کوی … چرا از در حق روم زرد روی
هم آنجا کنم دست خواهش دراز … که دانم نگردم تهیدست باز
شنیدم که سالی مجاور نشست … چو فریادخواهان برآورد دست
شبی پای عمرش فرو شد بگل … طپیدن گرفت از ضعیفیش دل
سحر برد شخصی چراغش بسر … رمق دید زو چون چراغ سحر
همیگفت غلغل کنان از فرح … وَمَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيمِ انْفَتَحْ

حکایت در معنی آنکه طالب صادق بجفا بر نگردد

شبی تا سحر صالحی زنده داشت / سحر دستهای دعا بر فراشت
یکی هاتف انداخت در گوش پیر / که بیحاصلی رو سر خویش گیر
برین در دعای تو مقبول نیست / بخواری برو یا بزاری بایست
شبی دیگر از ذکر و طاعت نخفت / مریدی ز حالش خبر داشت گفت
چو دیدی کزان روی بسته است در / به بیحاصلی سعی چندان مبر
بدیباچه بر اشک یاقوت فام / بحسرت بهارید و گفت ای غلام
مپندار گر وی عنان بر شکست / که من باز دارم ز فتراک دست
بنومیدی آنگه بگردیدمی / ازین ره که راه دگر دیدمی
چو خواهنده محروم گشت از دری / چه غم گر شناسد در دیگری
شنیدم که راهم درین کوی نیست / ولی هیچ راهی دگر روی نیست
درین بود سر بر زمین فدا / که گفتند در گوش جانش ندا
قبولست گرچه هنر نیستش / که جز ما پناهی دگر نیستش

حکایت

یکی در نشاپور دانی چه گفت / بمردی که ناموس را شب نخفت
توقع مدار ای پسر گر کسی / که بی سعی هرگز بجائی رسی
سمیلان جو بر نگیرد قدم / وجودیست بی منفعت چون عدم
طمع دار سود و بترس از زیان / که بی بهره باشند فارغ زیان

حکایت در معنی قدم درست مردان

قضا را من و پیری از فاریاب / رسیدیم در خاک مغرب به آب
مرا یک درم بود برداشتند / بکشتی و درویش بگذاشتند
سیاهان براندند کشتی چو دود / که آن ناخدا ناخدا ترس بود
مرا گریه آمد ز تیمار جفت / بر آن گریه قهقه بخندید و گفت
مخور غم برای من ای پر خرد / مرا آنکس آرد که کشتی برد
بگسترد سجاده بر روی آب / خیالست پنداشتم یا بخواب

ز مدہوشیم دیدہ آتش نخفت / نگہ بامداداں بمن کرد و گفت
عجب ماندی اے یار فرخندہ رائے / مرا کشتی آورد و مارا خدائے
مرا اہل صورت بدیں نگروند / کہ ابدال در آب و آتش روند
نہ طفلے کز آتش ندارد خبر / نگہدارد ش مادر مہرور
پس آنانکہ در وجد مستغرق اند / چنیں داں کہ منظور عین الحق اند
نگہدارد از تاب آتش خلیل / چو تابوت موسے ز غرقاب نیل
چو کودک بدست شناور بر است / نترسد وگر دجلہ پہناور ست
تو بر روے دریا قدم چوں زنی / چو مرداں کہ بر خشک تر دامنی

گفتار در معنے ہیچی وجود ممکنات روبروے ہستئ واجب تعالیٰ

رہ عقل جز پیچ بر پیچ نیست / بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست
تواں گفتن ایں با حقائق شناس / ولے خردہ گیرند اہل قیاس
کہ پس آسماں در زمیں چیستند / بنی آدم و دام و دد کیستند
پسندیدہ پرسیدی اے ہوشمند / بگویم گر آید جوابت پسند
کہ ہاموں و دریا و کوہ و فلک / پری آدمی زاد و دیو و ملک
ہمہ ہرچہ ہستند ز آں کمترند / کہ با ہستیش نام ہستی برند
عظیم است پیش تو دریا بہ موج / بلند است گردون گرداں باوج
ولے اہل صورت کجا پے برند / کہ ارباب معنی بہ ملکے درند
کہ گر آفتاب است یک ذرہ نیست / وگر ہفت دریاست یکقطرہ نیست
چو سلطان عزت علم بر کشد / جہاں سر بجیب عدم برکشد

حکایت کرم شب تاب

مگر دیدہ باشی کہ در باغ و راغ / بتابد بشب کرمکے چوں چراغ
یکے گفتش اے کرمک شب فروز / چہ بودت کہ بیروں نیائی بروز
ببیں کآتشیں کرمک خاک زاد / جواب از سر روشنائی چہ داد
کہ من روز و شب جز بصحرا نیم / ولے پیش خورشید پیدا نیم

باب چهارم در تواضع

ز خاک آفریدت خداوند پاک — پس اے بنده افتادگی کن چو خاک
حریص و جهانسوز و سرکش مباش — ز خاک آفریدندت آتش مباش
چو گردن کشید آتش هولناک — به بیچارگی تن بینداخت خاک
چو آں سرفرازی نمود ایں کمی — از آں دیو کردند ازیں آدمی

حکایت ہم دریں معنی

یکے قطره باراں ز ابرے چکید — خجل شد چو پہنائے دریا بدید
که جائیکه دریاست من کیستم — گر او ہست حقا که من نیستم
چو خود را بچشم حقارت بدید — صدف در کنارش بجاں پرورید
سپهرش بجائے رسانید کار — که شد نامور لولوے شاہوار
بلندی بداں یافت کو پست شد — در نیستی کوفت تا ہست شد

حکایت در معنے نظر مرداں حق در خویشتن بحقارت

جوانے خردمند پاکیزه بوم — ز دریا برآمد بدربند روم
درو فضل دیدند و فقر و تمیز — نهادند رختش بجائے عزیز
سر صالحاں گفت روزے بمرد — که خاشاک مسجد بیفشان و گرد
ہماں کیں سخن مرد ره رو شنید — بروں رفت و بازش نشاں کس ندید
برآں حمل کردند برنا و پیر — که پرواے خدمت ندارد فقیر
دگر روز خادم گرفتش براه — که نا خوب کردی براے تباه
ندانستی اے کودک خود پسند — که مرداں ز خدمت بجائے رسند
گرستن گرفت از سر صدق و سوز — که اے یار جاں پرور دل فروز
نه گرد اندرآں بقعه دیدم نه خاک — من آلوده بودم دراں جاے پاک
گرفتم قدم لاجرم باز پس — که پاکیزه به مسجد از خاک و خس
طریقت جز ایں نیست درویش را — که افگنده دارد تن خویش را
بلندیت باید تواضع گزیں — که ایں بام را نیست سلم جزیں

حکایت سلطان بایزید بسطامی قدس سره در تواضع

شنیدم که وقتی سحرگاه عید — ز گرمابه آمد برون بایزید
یکے طشت خاکسترش بیخبر — فرو ریختند از سرائے بسر
همی گفت شولیده دستار و موے — کف دست شکرانه مالان بروے
که اے نفس من در خور آتشم — بخاکسترے روے درهم کشم
بزرگان نکردند در خود نگاه — خدا بینی از خویشتن بین مخواه
بزرگی بناموس و گفتار نیست — بلندی بدعوی و پندار نیست
تواضع سر رفعت افرازدت — تکبر بخاک اندر اندازدت
بگردن فتد سرکش تندخوے — بلندیت باید بلندی مجوے

گفتار در عجب و عاقبت آں و شکستگی و برکت آں

ز مغرور دنیا ره دیں مجوے — خدا بینی از خویشتن بیں مجوے
گرت جاه باید مکن چوں خساں — بچشم حقارت نگه در کساں
گماں کے برد مردم هوشمند — که در سرگرانیست قدر بلند
ازیں نامور تر محلے مجوے — که خوانند خلقت پسندیده خوے
نه گر چوں توے بر تو کبر آورد — بزرگش نه بینی بچشم خرد
تو نیز ار تکبر کنی همچناں — نمائی که پیشت تکبر کناں
چو استاده بر مقام بلند — بر افتاده گر هوشمندی مخند
بسا ایستاده درآمد ز پاے — که افتادگانش گرفتند جاے
گرفتم که خود هستی از عیب پاک — تعنت مکن بر من عیبناک
یکے حلقهٔ کعبه دارد بدست — یکے در خراباتے افتاده مست
گر ایں را بخواند که نگذاردش — ور آں را براند که باز آردش
نه مستظهر است آں باعمال خویش — نه ایں را در توبه بستست پیش

حکایت در معنی تواضع نیک مرداں

شنیدم که فرزانهٔ حق پرست — گریباں گرفتش یکے رند مست
از آں تیره دل مرد صافی دروں — قفا خورد و سر بر نکرد از سکوں

یکی گفتش آخر نه مردی تو نیز ‌‌ — تحمل دریغ است ازین بی تمیز
شنید این سخن مرد پاکیزه خوی — بدو گفت ازین نوع با من مگوی
درد مست نادان گریبان مرد — که با شیر جنگی سگالد نبرد
ز هشیار عاقل نه زیبد که دست — زند در گریبان نادان مست
هنرور چنین زندگانی کند — جفا بیند و مهربانی کند

حکایت در اعزاز نفوس مردان

سگی پای صحرا نشینی گزید — به خشمی که زهرش ز دندان چکید
شب از درد بیچاره خوابش نبرد — به خیل اندرش دختری بود خرد
پدر را جفا کرد و تندی نمود — که آخر ترا نیز دندان نبود
پس از گریه مرد پراگنده روز — بخندید کای مامک دل فروز
مرا گرچه زد قوتی بود بیش — دریغ آمدم کام و دندان خویش
محال است اگر تیغ بر سر خورم — که دندان بپای سگ اندر برم
توان کرد با ناکسان بد رگی — ولیکن نیاید ز مردم سگی

حکایت خواجهٔ نیکوکار و بندهٔ نافرمان

بزرگی هنرمند آفاق بود — غلامش نکوهیده اخلاق بود
چو ثعبانش آلوده دندان بزهر — گرو برده از زشت رویان شهر
مدامش بروی آب چشم از سبل — دویدی و بوی پیاز از بغل
گره وقت پختن بر ابرو زدی — چو پختند با خواجه زانو زدی
بدی وقت نان خوردنش هم نشست — وگر مردی آبش ندادی بدست
گهی خار و خس در ره انداختی — گهی ماکیان در چه انداختی
ز سیماش وحشت فراز آمدی — نه رفتی به کاری که باز آمدی
کسی گفت ازین بندهٔ بد خصال — چه خواهی ادب یا هنر یا جمال
نیرزد وجودی بدین ناخوشی — که جورش پسندی و بارش کشی
منت بندهٔ خوب و نیکو سیر — بدست آرم این را بنخاس بر
وگر یک پشیز آورد سر مپیچ — گرانست گر راست خواهی بهیچ

شنید این سخن مرد نیکو نهاد ‌ ‌ ‌ بخندید کای یار فرخ نژاد
بد است این پسر طبع و خویش ولیک ‌ ‌ ‌ مرا زو طبیعت شود خوے نیک
چو زو کرده باشم تحمل بسے ‌ ‌ ‌ توانم جفا بردن از هر کسے
مروت ندانم که بفروشمش ‌ ‌ ‌ بدیگر کسے عیب بر گویمش
چو من در بلایش تحمل کنم ‌ ‌ ‌ بسے به بود گر تحول کنم
تحمل چو زهرت نماید نخست ‌ ‌ ‌ ولے شهد گردد چو در طبع رست

حکایت اندر محرومے خویشتن بینان

یکے در نجوم اندکے دست داشت ‌ ‌ ‌ ولیک از تکبر سر مست داشت
سو کوشیار آمد از راه دور ‌ ‌ ‌ دل پر ارادت سر پر غرور
خردمند ازو دیده بر دوختے ‌ ‌ ‌ یکے حرف او را نیاموختے
چو بے بهره عزم سفر کرد باز ‌ ‌ ‌ بدو گفت دانائے گردن فراز
تو خود را گمان بردهٔ پر خرد ‌ ‌ ‌ انائے که پر شد دگر چوں برد
ز دعوی تهی آے تا پر شوی ‌ ‌ ‌ تو از خود پری زاں تهی میروی
ز هستی در آفاق سعدی صفت ‌ ‌ ‌ تهی گرد و باز آے پر معرفت

حکایت حاتم اصم و سیرت او در تواضع

گروهے بر آنند ز اهل سخن ‌ ‌ ‌ که حاتم اصم بود باور مکن
بر آمد طنین مگس بامداد ‌ ‌ ‌ که در چنبر عنکبوتی فتاد
همه ضعف و خاموشیش کید بود ‌ ‌ ‌ مگس قند پنداشتش قید بود
نگه کرد شیخ از سر اقتدار ‌ ‌ ‌ که اے پاے بند طمع پاے دار
نه هر جا شکر باشد و شهد و قند ‌ ‌ ‌ که در گوشها دام باز است و بند
یکے گفت ازاں حلقهٔ اهل راے ‌ ‌ ‌ عجب دارم اے مرد راه خداے
مگس را تو چوں فهم کردی خروش ‌ ‌ ‌ که ما را بدشواری آمد بگوش
تو آگاه گردی به بانگ مگس ‌ ‌ ‌ نشاید اصم خواندنت زیں سپس
تبسم کناں گفتش اے تیز هوش ‌ ‌ ‌ اصم به که گفتار باطل نیوش
کسانے که با من بخلوت در اند ‌ ‌ ‌ مرا عیب پوش و هنر گستر اند

چو پوشیده دارندم اخلاق دون   کنند ابتهاجم زکبر و نخوت زبون
فرا مے نمایم کہ مے نشنوم   مگر کز تکلف مبرا شوم
چو کالیوه دانندم اہل نشست   بگویند نیک و بدم ہرچہ ہست
اگر بد شنیدن نیاید خوشم   ز کردار بد دامن اندر کشم
بہ حبل ستایش فرا چہ مشو   چو حاتم اصم باش و غیبت شنو
سعادت نجست و سلامت نیافت   کہ گردن ز گفتار سعدی بتافت
ازیں بہ نصیحت گرے بایدت   ندانم پس از وے چہ پیش آیدت

حکایت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ و سگ ضعیف

شنیدم کہ در دشت صنعا جنید   سگے دید بر کندہ دنداں زصید
ز نیروے سرپنجۂ شیر گیر   فروماندہ عاجز چو روباہ پیر
پس از غرم و آہو گرفتن بہ پے   لگد خوردے از گوسپندان حے
چو مسکین و بیطاقتش دید وریش   بدو داد یک نیمہ از زاد خویش
شنیدم کہ میگفت وخوں مے گریست   کہ داند کہ بہتر ز ما ہر دو کیست
بظاہر من امروز ازیں بہترم   دگر تا چہ راند قضا بر سرم
گرم پاے ایماں نہ لغزد زجاے   بسر بر نہم تاج عفو خداے
وگر کسوت معرفت در برم   نماند بہ بسیار ازیں کمترم
کہ سگ با ہمہ زشت نامی چو مرد   مر او را بدوزخ نہ خواہند برد
رہ این است سعدی کہ مردان راہ   بعزت نہ کردند در خود نگاہ
ازیں بر ملائک شرف داشتند   کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند

حکایت تواضع خلیفۂ ثانی

گدائے شنیدم کہ در تنگ جاے   نہادش عمر پاے بر پشت پاے
ندانست درویش بیچارہ کوست   کہ رنجیدہ دشمن نداند ز دوست
بر آشفت بر وے کہ کوری مگر   بدو گفت سالار عادل عمر

نه کورم ولیکن خطا رفت کار ‌‌‌ ندانستم از من گنه در گزار
چه منصف بزرگان دین بوده اند ‌‌‌ که با زیردستان چنین بوده اند
فروتن بود هوشمند گزین ‌‌‌ نهد شاخ پر میوه سر بر زمین
بنازند فردا تواضع کنان ‌‌‌ نگون از خجالت سر گردنان
اگر مے بترسی ز روز شمار ‌‌‌ از آن کز تو ترسد خطا درگزار
مکن چیره بر زیردستان ستم ‌‌‌ که دستے است بالاے دست تو هم

باب پنجم

گفتار در صبر و رضا و تسلیم به حکم قضا

سعادت به بخشایش داور است ‌‌‌ نه در چنگ و بازوے زورآور است
چو دولت نه بخشد سپهر بلند ‌‌‌ نیاید به مردانگی در کمند
نه سختی رسید از ضعیفی به مور ‌‌‌ نه شیران بسرپنجه خوردند و زور
چو نتوان بر افلاک دست آختن ‌‌‌ ضروریست باگردشش ساختن
گرت زندگانی نبشت است دیر ‌‌‌ نه مارت گزاید نه شمشیر و شیر
وگر در حیاتت نماند است بهر ‌‌‌ چنانت کشد نوشدارو که زهر
نه رستم چو پایان روزی بخورد ‌‌‌ شغاد از نهادش برآورد گرد

حکایت

یکے روستائی سقط شد خرش ‌‌‌ علم کرد بر طاق بستان سرش
جهان دیده پیرے برو برگذشت ‌‌‌ چنین گفت خندان به ناطور دشت
مپندار جان پدر کیں حمار ‌‌‌ کند دفع چشم بد از کشت زار
که این دفع چوب از سر و گوش خویش ‌‌‌ نمے کرد تا ناتوان مرد و ریش
چه داند طبیب از کسے رنج برد ‌‌‌ که بیچاره خواهد خود از رنج مرد

حکایت مفلس

شنیدم که دینارے از مفلسے ‌‌‌ بیفتاد و مسکین بجستش بسے

باخر سر از ناامیدی بتافت
بیچه دیگرش تا طلب کرده یافت

به بدبختی و نیک بختی قلم
بگردید و ما همچنان در شکم

نه روزی بسرپنجگی میخورند
که سرپنجگان تنگ روزی تر اند

گفتار اندر اخلاص و برکت آن و ریا و آفت آن

عبادت باخلاص نیت نکوست
وگر نه چه آید ز بی مغز پوست

کمن گفتمت مردی خویش فاش
چو مردی نمودی مخنث مباش

باندازه بود باید نمود
خجالت نبرد آنکه ننمود و بود

که چون عاریت برکنند از سرش
بماند کهن جامه در برش

اگر کوتهی پای چوبین مبند
که در چشم طفلان نمائی بلند

وگر نقره اندوده باشد نحاس
توان خرج کردن بر ناشناس

منه جان من آب زر بر پشیز
که صراف دانا نگیرد به چیز

زر اندودگان را بآتش برند
پدید آید آنگه که مس یا زر اند

حکایت

ندانی که بابای کوهی چه گفت
بمردی که ناموس را شب نخفت

برو جان بابا در اخلاص پیچ
که نتوانی از خلق به بستن هیچ

کسانی که فعلت پسندیده اند
هنوز از تو نقشش برون دیده اند

چه قدر آورد بندهٔ حور دیس
که زیر قبا دارد اندام پیس

نشاید بدستان شدن در بهشت
که بازت رود چادر از روی زشت

حکایت طفل روزه دار

شنیدم که نابالغی روزه داشت
بصد محنت آورد روزی بچاشت

به کتابش آن روز سائق نبرد
بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد

پدر دیده بوسید و مادر سرش
فشاندند بادام و زر بر سرش

چو بر وی گذر کرد یک نیمه روز
فتاد اندرو آتش معده سوز

بدل گفت اگر لقمه چندی خورم
چه داند پدر غیب یا مادرم

چو روی پسر در پدر بود و قوم
نهان خورد و پیدا بسر برد صوم

کس داند کہ در بند حق نیستی ۔ اگر بے وضو در نماز ایستی
پس ایں پیر ازاں طفل ناداں تراست ۔ کہ از بہر مردم بہ طاعت در است
کلید در دوزخ است آں نماز ۔ کہ در چشم مردم گزاری دراز
اگر جز بحق مے رود جادہ ات ۔ در آتش فشانند سجادہ ات

حکایت

ربا خوارے . از نزد باشے تثاد ۔ شنیدم کہ ہم در نفس جاں بداد
پسر چند روزے گرستن گرفت ۔ دگر با حریفاں نشستن گرفت
بہ خواب اندرش دید و پرسید حال ۔ کہ چوں رستی از حشر و نشر و سوال
بگفت اے پسر قصہ برمن مخواں ۔ بہ دوزخ در افتادم از نردباں
نکو سیرت بے تکلف بروں ۔ بہ از پارسائے خراب اندروں
بہ نزدیک من شب رو راہزن ۔ بہ از فاسق پارسا پیرہن
یکے بر در خلق رنج آزمائے ۔ چہ مزدش دہد در قیامت خدائے
ز عمر اے پسر چشم اجرت مدار ۔ چو در خانۂ زید باشی بکار
نگویم تواند رسیدن بہ دوست ۔ دریں رہ جز آنکس کہ رویش در اوست
رہ راست رو تا بہ منزل رسی ۔ تو بر رہ نۂ زیں قبل واپسی
چو گاوے کہ عصار چشمش ببست ۔ دواں تا بشب شب ہمانجا کہ ہست
کسے گر بتابد ز محراب روے ۔ بہ کفرش گواہی دہند اہل کوے
تو ہم پشت بر قبلۂ در نماز ۔ گرت در خدا نیست روے نیاز
درختے کہ بیخش بود برقرار ۔ بپرور کہ روزے دہد میوہ بار
گرت بیخ اخلاص در بوم نیست ۔ ازیں بر کسے چوں تو محروم نیست
ہر آنکہ افگند تخم بر روے سنگ ۔ جوے وقت دخلش نیاید بچنگ
منہ آبروے ریا را محل ۔ کہ ایں آب در زیر دارد وحل
چو در خفیہ بد باشم و خاکسار ۔ چہ سود آب ناموس بر روے کار
بروے و ریا خرقہ سہل است دوخت ۔ گرش با خدا در توانی فروخت
چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست ۔ نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

چہ وزن آورد جائے انبان باد ❊ کہ میزان عدل است و دیوان داد
مرائی کہ چندیں ورع مے نمود ❊ بدیدند و ہیچش در انبان نبود
کنند ابرہ پاکیزہ تر ز آستر ❊ کہ این در حجاب است و آں در نظر
بزرگاں فراغ از نظر داشتند ❊ از آں پرنیاں آستر داشتند
در آوازہ خواہی در اقلیم فاش ❊ بروں حلہ کن گو دروں حشو باش
طمع در گدا مرد معنی نہ بست ❊ نشاید گرفتن در افتادہ دست
ہماں بہ گر آبستن جوہری ❊ کہ ہمچوں صدف سر بخود در بری
چو روے پرستیدنت در خداست ❊ اگر جبرئیلت نہ بیند رواست
ترا پند سعدی بس است اے پسر ❊ اگر گوش گیری چو پند پدر
گر امروز گفتار ما نشنوی ❊ مبادا کہ فردا پشیماں شوی

باب ششم در فضیلت قناعت

خدا را ندانست و طاعت نکرد ❊ کہ بر بخت و روزی قناعت نکرد
قناعت توانگر کند مرد را ❊ خبر دہ حریص جہاں گرد را
سکونے بدست آور اے بے ثبات ❊ کہ بر سنگ گرداں نروید نبات
مپرور تن ار مرد رائے و ہشی ❊ کہ او را چو مے پروری مے کشی
خردمند مردم ہنر پرور اند ❊ کہ تن پروراں از ہنر لاغر اند
کسے سیرت آدمی گوش کرد ❊ کہ اول سگ نفس خاموش کرد
خور و خواب تنہا طریق دد است ❊ بریں بودن آئین نابخرد است
خنک نیک بختے کہ در گوشۂ ❊ بدست آرد از معرفت توشۂ
بر آناں کہ شد سر حق آشکار ❊ نکردند باطل برو اختیار
ولیکن چو ظلمت نداند ز نور ❊ چہ دیدار دیوش چہ رخسار حور
تو خود را از آں در چہ انداختی ❊ کہ چہ را ز رہ باز نشناختی
بر اوج فلک چوں پرد جرہ باز ❊ کہ در شہپرش بستۂ سنگ آز
گرش دامن از چنگ شہوت رہا ❊ کنی رفت تا سدرۃ المنتہی

به کم کردن از عادت خویش خورد توان خویشتن را ملک خوی کرد
کجا سیر وحشی رسد در ملک نشاید پرید از ثری تا فلک
نخست آدمی سیرتی پیشه کن پس آنگه ملک خوئی اندیشه کن
تو بر کرهٔ توسنی بر کمر نگر تا نه پیچد ز حکم تو سر
که گر پالهنگ از کفش در گسیخت تن خویشتن کشت و خون تو ریخت
باندازه خور زاد گر مردمی چنین پر شکم آدمی یا خمی
درون جای ذکر است و قوت و نفس تو پنداری از بهر نان است و بس
کجا ذکر گنجد کز انبار آز به سختی نفس می کند پا دراز
ندارند تن پروران آگهی که پر معده باشد ز حکمت تهی
دو چشم و شکم پر نگردد بهیچ تهی بهتر این معدهٔ پیچ پیچ
چو دوزخ که سیرش کنند از وقید دگر بانگ دارد که هل من مزید
همی میردت عیسی از لاغری تو در بند آنی که خر پروری
به دین ای فرومایه دنیا مخر جو خر بانجیل عیسی مخر
مگر می ندانی که دد را و دام نینداختت جز حرص خوردن بدام
پلنگی که گردن کشد بر وحوش به دام افتد از بهر خوردن چو موش
چو موش آنکه نان و پنیرش خوری به دامش در افتی و تیرش خوری

حکایت پدر طامع و پسر معترض

یکی با طمع پیش خوارزم شاه شنیدم که شد بامدادان پگاه
چو دیدش بخدمت دوتا گشت و راست دگر روی بر خاک مالید و خاست
پسر گفتش ای بابک نامجوی یکی مشکلت می بپرسم بگوی
نه گفتی که قبله است خاک حجاز چرا کردی امروز از این سو نماز
مبر طاعت نفس شهوت پرست که هر ساعتش قبلهٔ دیگر است
مبر ای برادر به فرمانش دست که هر کس که فرمان نبردش برست
قناعت سرافرازد ای مرد هوش سر پر طمع بر نیاید ز دوش
طمع آبروی توقر بریخت برای دو جو دامن در بریخت

چو سیراب خواهی شدن ز آب جوے — چرا ریزی از بهر برف آبروے
مگر کز تنعم شکیبا شوی — وگر نه ضرورت به درها شوی
برو خواجه کوتاه کن دست آز — چه مے خواهی از آستین دراز
کسے را که درج طمع در نوشت — نباید به کس عبد و خادم نوشت
توقع براند ز هر مجلست — براں از خودش تا نراند کست

حکایت در خوارئے بسیار خواری

چه آوردم از بصره دانی عجب — حدیثے که شیریں تر است از رطب
تنے چند در خرقۂ راستاں — گذشتیم بر طرف خرماستاں
یکے ز آں میاں معده انبار بود — ز پر خوارئے خویش پر خوار بود
میاں بست مسکین و شد بر درخت — وز آنجا بگردن در افتاد سخت
نه هر بار خرما تواں خورد و برد — لت انباں بد عاقبت خورد و مرد
رئیس ده آمد که ایں را که کشت — بگفتم مزن بانگ بر ما درشت
شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ — بود تنگدل روده گانے فراخ
شکم بند دست است و زنجیر پاے — شکم بنده نادر پرستد خداے
سراسر شکم شد ملخ لاجرم — بپایش کشند مور کوچک شکم
برو اندرونے بدست آر پاک — شکم پر نخواهد شد الا بخاک

حکایت مرد کوتاه نظر و زن عالی همت

یکے طفل دنداں برآورده بود — پدر سر به فکرت فرو برده بود
که من نان و برگ از کجا آرمش — مروت نباشد که بگذارمش
چو بیچاره گفت ایں سخن پیش جفت — نگر تا زن او را چه مردانه گفت
مخور هول ابلیس تا جاں دهد — هماں کس که دنداں دهد ناں دهد
تواناست آخر خداوند زور — که روزی رساند تو چندیں مشور
نگارندۂ کودک اندر شکم — نویسندۂ عمر و روزی است هم
خداوندگارے که عبدے خرید — بدارد فکیف آنکه عبد آفرید
ترا نیست آں تکیه بر کردگار — که مملوک را بر خداوندگار

شنیدی که در روزگار قدیم | شدے سنگ در دست ابدال سیم
نه پنداری این قول معقول نیست | چو قانع شدی سیم و سنگت یکیست
چو طفل اندرون دارد از حرص پاک | چه مشتی زرش پیش و چه مشتی خاک
خبر ده به درویش سلطان پرست | که سلطان ز درویش مسکین‌تر است
گدا را کند یکدرم سیم سیر | فریدون بملک عجم نیم سیر
نگهبانئ ملک و دولت بلاست | گدا پادشاه است و نامش گداست
گدائے که بر خاطرش بند نیست | به از پادشاہے که خرسند نیست
بخسپند خوش روستائی و جفت | بذوقے که سلطان در ایوان نخفت
چو سیلاب خواب آمد و مرد برد | چه بر تخت سلطان چه بر دشت کرد
اگر پادشاه است وگر پاره دوز | چو خفتند گردد شب هر دو روز
چو بینی توانگر سر از کبر مست | برو شکر یزدان کن اے تنگدست
نداری بحمد الله آن دسترس | که بر خیزد از دستت آزار کس

انتخاب از تیمهٔ اوّل تحفهٔ رسولیه

هست دلیل ره دار النعیم / بسم الله الرحمن الرحیم
مطلع دیوان ثنای خدا / مدخل ایوان عطای خدا
آنکه مر او راست بقای ابد / خالق کل رازق هر نیک و بد
مردهٔ صد ساله کند زنده او / جمله فنا باقی و پاینده او
سر بدل اندر همه بنهاده اوست / قوت ادراک بسر داده اوست
چشم خرد راست بصارت ازو / باغ جهان راست نضارت ازو
پیکر هر پاک بتصویر اوست / روح به تن بسته بتقدیر اوست
مغز همون پوست همون ساخته ست / خصم همون دوست همون ساخته ست
جمله باقرار الٰهیتش / کس نه شده مدرک ماهیتش

در نعت سید المرسلین صلے اللہ علیه وسلم

پاک محمد که شه انبیاست / در صفت مرتجان خدائی هماست
امی و عالم شده عالم ازو / راه خدا راست معالم ازو
خواجهٔ ما ما همه در بند او / از همه رو تافته خورسند او
باد درودش ز خدا صبح و شام / بر وی و بر آل و اصحابش تمام

در بیان آنکه جمله صحائف که از آسمان رسیده اند متضمن ذکر اوصاف آن نور دیده اند

جمله صحائف که رسید از سما / هست دران ذکر نبی پاک ما
گفت بتوریت خدا آن چنان / که چو شود دورهٔ آخر زمان
بعث کنم سوی جهان یک رسول / شاکر و صبّار و حلیم و حمول
بندهٔ مختار من و نرم دل / سخت دلی گشته ازو مضمحل
عربی و قرشی و نبی هاشمی / غفر کند دور کجی و کمی
احمد و محمود محمد بنام / اکرم و افضل ز جمیع الانام

رحمت کل خاتم خیر الرسل — صاحب لولاک و امام السبل
شستش اطراف و صفویش بود — نعستش ولها نه ز خویشش بود
وسط کند بندش نه بند را — با همه کس عام کند پند را
نیک کند مشورت کارها — کم کند آوازه ببازارها
مولد او مکہ ملکش بشام — ہجرت او طابہ علیہ السلام

اوصاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مقالۂ اولے در بیان عقل

عقل بود مبدء خلق حسن — عقل بود نور دہ روح و تن
ہرکہ درو عقل بود بیشتر — در رہ اخلاق حسن پیشتر
عقل معاششش ز ہمہ بیش بود — عقل معادش کہ نوائد ستود
اہل طرب را خرد آموز گشت — از خروش لبل جہاں روز گشت
امی و عالم شدہ زو علم بابہا — یافتہ تعلیم ز ام الکتاب
جملہ جہان را بخدا در کشید — اہل شقاوت شدہ از وے سعید

مقالۂ ثانی در بیان کلام

بود کلام شہ عالی مقام — افصح و احلی و بدیع النظام
واضح و مفصول ز یکدیگرے — بر روش عقد درو گوہرے
جامع و دلجوے و جیز سدید — اقرب و ابعد بہ برابر شنید
کلمہ بگفتے متوقف شدے — گاہ بیک کلمہ مکرر بدے
چونکہ نبی پاک سخنور شدے — شعلۂ نور از دہنش بر شدے
سیر نمے گشت از آں سامعے — بود در اصغا ہمہ کس طامعے

مقالۂ ثالث در بیان مجلس

مجلس او مجلس علم و ادب — جز باجازت نہ کشادند لب
مجلس تابیف نہ تنفیر بود — خاموشئے جملہ چو تصویر بود
طاقت کس نے کہ کند رو برو — یا کہ نگاہے بہ کند سو بسو
چوں سخن آغاز نمودے رسول — جملہ سر افگندہ شدندے قبول

هرکه شنیدے بدلش داشتے
تخم سعادت بدلش کاشتے

رفع نمیکرد ز اعزاز او
هیچ کس آواز بر آواز او

مقالۂ رابع در بیان موافقت با غربا

چونکه غریب آمدے از راه دور
لطف نمودے و نشاندے حضور

نام و وطن عرضه نه پرسیدیش
رحم نمودے و به بخشیدیش

رنجه نه کردے دلش از هیچ کار
کرد ازیں خلق جهاں را شکار

حکایت

بود نشیننده به مجلس رسول
کآمده یک شخص مسافر جهول

در صحن مسجد پاک نبی
کرد کمیز آں ز تمیز اجنبی

صحب چو دیدند شغب ساختند
از پئے تعزیر برو تاختند

پاک نبی گفت که اہل نشست
خستن دلہاے غریباں بد است

زود درآں جاے نجاست طهور
دلو بریزید ز آب طهور

پاک شود چیست دریں شور و شر
خلق خدا داد بخیر البشر

مقالۂ خامسه در بیان ملاطفت با زائراں

خاطر آینده بسے جست شاه
تاکه نشد داشت بسویش نگاه

گاه بساط از ته خود برکشید
کردے بر آں زائر خود با قعید

هرچه که موجود بدے طعام
پیش خوراندے و آنگه کلام

چونکه کسے آمد و او در نماز
کوته همے کرد نماز دراز

حاجت او جمله روا ساختے
باز به تسبیح بپرداختے

مقالۂ سادسه در بیان حسن معاشرت با اصحاب

بود باصحاب تبسم نما
از دل محزوں گره غم کشا

قهقه بآواز گه او را نه بود
غایت ضحک آنکه نواجذ کشود

چیں بجبیں هیچ گهانش نبود
چیں نه جبیں همه عالم کشود

شفقت او بود بهر یار بیش
دیدن او مرهم دلہاے ریش

داشت گماں هر دل خود هر رفیق
نیست چو من بر دگراں شه شفیق

حادث شد بود که هر صبح گاه
بعد فراغت ز نماز پگاه

حال همه صحب یکا یک تمام
کردے تفقد بفصیح الکلام

چونکه کسے گشت مریض از میان
گشتے پئے پرسش او خود روان

کردے تسلی که ترا باک نیست
کس چو مریضان ز گنه پاک نیست

چونکه به تقدیر خدا بے نیاز
مرد کسے کرد بر او خود نماز

بعد فراغت ز نماز و دفن
خواست بر او مغفرت از ذوالمنن

شاه که پاداش بدی بد نکرد
دعوت مسکین و غنی رد نکرد

هرچه نهادند به پیش آن زمان
خورد و دعا کرد بر آن میزبان

گر نمود است باصحاب سبا
کرد نه آلوده بفحاشش لبا

مقالهٔ سابعه در بیان بعضے از مطائبات

گاه باصحاب نمودے مزاح
گاه ز اصحاب شنودے مزاح

گفتے که طیبت بکنم دلفروغ
لیک نگویم سخنان دروغ

مطائبهٔ اولے

زال زنے آمده نیک سرشت
گفت دعا کن که روم در بهشت

گفت نبی پاک که اے خوش بیان
زال نه هرگز رود اندر جنان

زال چو بشنید دلش شد دو شق
گفت علاجے نه به تقدیر حق

کرد بسے گریه فغان و حنین
گفت نبی پاک مخور غم چنین

منتظر رحمت غفار باش
خفته دلی چیست که بیدار باش

پیر شود روز قیامت جوان
بعد از آن خوش رود اندر جنان

زال چو بشنید دلش شاد شد
خانهٔ ویرانه اش آباد شد

اُخرے

گفت بیکے ساده دلے بے ذکا
خواهر خال تو چه باشد ترا

ساده دل از فکر فرو برده سر
کرد تبسم شه عالی قدر

گفت چو آن ساده دل از هوش شد
مادرت از یاد فراموش شد

مقالۂ ثامنہ دربیان معاشرت بازواج مطہرات

عایشہ گوید کہ رسول کریم — بود بما بر بر سر خلق عظیم
ہیچ گہ آں خاطر ما را نہ خست — از پئے خدمت کمر خود بہ بست
شیر بدوشید سے و آنش فروخت — جامہ و نعلین چو شد پارہ دوخت
خود نہ طلب کرد طعام و شراب — ہرچہ کہ دادیم بخوردے شتاب
گر نہ بدے ہیچ بخانہ طعام — گفتے کہ شد نیت ما در صیام

مقالۂ تاسعہ دربیان اشفاق بہر صبی

مہر نبی بد بصبی بیشتر — بیشتر از مادر و بیش از پدر
خاصہ کہ چوں بود رضیع آں ولید — بود برو شفقت و مہرش مزید
میوۂ نو چونکہ کسش پیش برد — داد بخردان و پس او خویش خورد
بود بہ حسنین بسے مہرور — زانکہ دو بودند چو نور البصر
گاہ زباں در دہن شاں نہاد — گاہ بہ پیشانی و سر بوسہ داد

مقالۂ عاشرہ دربیان حسن معاشرت بغلاماں و خدام

بود انس ز خدام شاہ — گفت کہ دہ سال بُدم در پناہ
گہ نہ نبی گفت درشتم سخن — گاہ نہ کرد است بمن کن مکن
گرچہ خطا رفت ز من کارہا — عفو نمود است نبی بارہا
تا کہ نبی پاک بما بودہ است — غیر رہ عفو نہ پیمودہ است
رحم ہمے کرد صعالیک را — خاصہ غلامان و ممالیک را
سخت نہ در کار دوانید شاں — ہرچہ کہ خود خورد خورانید شاں
جملہ ممالیک خود آزاد کرد — خاطر غمناک ہمہ شاد کرد

مقالۂ یازدہم دربیان حلم

آنکہ ز گلزار ارم بود پاک — خار کشید سے ز خسیسان خاک
سنگ مخالف ز لبش خوں کشاد — لعل دعا او بکفش بر نہاد
جور و جفا برد ز ہر بوالہوس — از پئے خود بدلہ نجستے ز کس
لیک چو کس خاک گنہ بیختے — بر سر او نار غضب ریختے

حکایت

بود یکے روز بصحرا رسول ‏ دور ز یاران بمکان خمول
خوش بتہ ظل درختے غنود ‏ تیغ بیک شاخ معلق نمود
آمدہ یک مشرک شوخ و شدید ‏ تیغ نبی کرد بدست و کشید
گشت خبردار نبی از منام ‏ گفت مخالف کہ رہیقت کدام
گفت کہ اللہ نگاہدار من ‏ حافظ من ناصر من یار من
چونکہ نبی نام خدا کرد یاد ‏ لرزہ در اندام مخالف فتاد
تیغ بیفتاد ز دستش بزیر ‏ زود نبی پاک گرفتش دلیر
گفت ترا حال رہانندہ کیست ‏ منزل مقصود رسانندہ کیست
گفت کہ اے صاحب خلق رفیع ‏ حلم ترا پیش تو کردم شفیع
با من بدکار کریمی بکن ‏ عفو تو عام است رحیمی بکن
چونکہ نبی پوزش و عذرش شنید ‏ وسمۂ بخشش بجبینش کشید
ظلمت او رفت ہمہ نور شد ‏ صورت ابلیس بد او حور شد
رفت سوے خانہ شگفتہ چو گل ‏ حلم نبی کرد بیان پیش کل
جملہ باسلام مشرف شدند ‏ جملہ باحکام مکلف شدند

مقالۂ دوازدہم دربیان تواضع

بود نبی پاک تواضع گزیں ‏ چوں شخ پر میوہ سرش بر زمیں
چاردہ اطباق نثار سرش ‏ چار ملک حلقہ بگوش درش
جنت و دوزخ ز غلامان او ‏ بندۂ او مالک و رضوان او
او نہ بجز راہ تواضع سپرد ‏ خویشتن از جملہ مساکیں شمرد
گفتے باصحاب کہ من بندہ ام ‏ کبر و رعونت ز سرافگندہ ام
بندہ بگوئید و رسول خدا ‏ در رہ افراط مدارید پا
ہیچو یہود و نصارے رجیم ‏ ہیچ نگوئید سخون سقیم
بود دعاے شہ مسکیں نواز ‏ طرفہ بدرگاہ خداے نیاز
زندہ مرا عاجز و مسکیں بدار ‏ روز قیامت بمساکیں برآر

انتخاب از رباعیات شعرائے مختلفہ

نظیری

یارب برہانیم ز حرماں چہ شود — راہے دہیم بکوے عرفاں چہ شود
بس گبر کہ از رحم مسلماں کردی — یک گبر دگر کنی مسلماں چہ شود

یارب ز گناہ زشت خود منفعلم — وز فعل بد و قول بد خود خجلم
فیضے بدلم ز عالم قدس رساں — تا محو شود خیال فاسد ز دلم

تو ہیچ مُدی کہ جسم و جانت دادند — بر کسب و عمل تاب و توانت دادند
از دادہ و نا دادہ شکایت چہ کنی — کاں چیز کہ ہست رائیگانت دادند

شب خیز کہ عاشقاں بشب راز کنند — گرد سر کوے دوست پرواز کنند
ہر جا کہ درے بود بشب بر بندند — الّا در دوست را کہ شب باز کنند

صبح است و خروش گلستاں مے آید — برخیز کہ سنگ در فغاں مے آید
ایں نالۂ مرغان سحر پیغام است — کز بیداراں بخفتگاں مے آید

واقف

یارب از معصیت تنبہ شد حالم — زیں درد بر آستانہ ات مے نالم
از قہر بسوز خرمن عصیانم — وز لطف بشوے نامۂ اعمالم

اے دنیا کارخانہ ات عفنے[1] ہم — اینجا حکم تو نافذ است آنجا ہم
امروز چو پردہ پوشئے من کردی — یارب ندری پردۂ من فردا ہم

---

[1] عفنت ٭

گر هست ترا هوس وصول باری   بر جادهٔ شرع بایدت پا داری
خواهی که رهت بخلوت خاص افتد   زین شارع عام پا برون بگذاری

خود را ز هوس نگاه مے باید داشت   از ناکس و کس نگاه مے باید داشت
در دام کسے مبادا فتد ناگاه   دل را بقفس نگاه مے باید داشت

دریاب که موسم جوانی بگذشت   بشتاب که وقت کامرانی بگذشت
اے شوخ بیا بگذر ازیں جور و جفا   زاں پیش که بشنوی فلانی بگذشت

عمر خیام

با دشمن و دوست فعل نیکو نیکوست   بد کے کند آنکہ نیکیش عادت و خوست
با دوست چو بد کنی شود دشمن تو   با دشمن اگر نیک کنی گردد دوست

گر از پے شہوت و ہوا خواہی رفت   از من خبرے که بینوا خواہی رفت
بنگر چه کسی و از کجا آمدهٔ   میداں که چه میکنی کجا خواہی رفت

پیش از من و تو لیل و نہارے بودست   گردندہ فلک برائے کارے بودست
زنہار قدم بخاک آہستہ نہی   کاں مردمک چشم نگارے بودست

آں قصر که بہرام درو جام گرفت   روبہ بچہ کرد و شیر آرام گرفت
بہرام که گور مے گرفتے دائم   امروز بنگر که گور بہرام گرفت

بیگانہ اگر وفا کند خویش من است   ور خویش جفا کند بداندیش من است
گر زہر موافقت کند تریاق است   ور نوش مخالفت کند نیش من است

روزے که جزائے ہر صفت خواہد بود   قدر تو بقدر معرفت خواہد بود

در حسن صفت کوش که در روز جزا — حشر تو بصورت صفت خواهد بود

خواهی که ترا رتبت اسرار رسد — مپسند که کس را ز تو آزار رسد
از مرگ میندیش و غم رزق مخور — کین هر دو بوقت خویش ناچار رسد

اندیشهٔ جرمم چو بخاطر گذرد — از آتش سینه آهم از سر گذرد
لیکن شرطیست بنده چون توبه کند — مخدوم بلطف از سر آن در گذرد

با مردم نیک بد نمی باید بود — مفتون معاش خود نمی باید بود
مغرور بفضل خود نمی باید بود — در پایهٔ دیو و دد نمی باید بود

ای واقف اسرار ضمیر همه کس — در حالت عجز دستگیر همه کس
یارب تو مرا توبه ده و عذر پذیر — ای توبه ده و عذر پذیر همه کس

پندی دهمت اگر بمن داری گوش — از بهر خدا جامهٔ تزویر مپوش
عقبی همه روز است و دنیا یکدم — از بهر دمی ملک ابد را مفروش

در کارگه کوزه گری بودم دوش — دیدم دو هزار کوزه گویا و خموش
هر یک بزبان حال با من گفتند — کو کوزه گر و کوزه خر و کوزه فروش

از آتش آخرت نمی داری باک — در آب ندامت نشدی هرگز پاک
چون باد اجل چراغ عمرت بکشد — ترسم که ترا ز ننگ نپذیرد خاک

ای گشته شب و روز بدنیا نگران — اندیشه نمی کنی تو از روز گران
آخر نفسی بسوی و باز آی بخود — کایام چگونه می کند با دگران

شرمت نامد ازیں تباہی کردن　　زیں ترک اوامر و نواہی کردن
گیرم کہ سراسر ایں جہاں ملک تو شد　　جز آنکہ رہا کنی چہ خواہی کردن

اے نیک نکردہ و بدیہا کردہ　　آنگاہ بلطف حق تولا کردہ
بر عفو مکن تکیہ کہ ہرگز نبود　　ناکردہ چو کردہ و کردہ چوں ناکردہ

بر سنگ زدم دوش سبوے کاشی　　سرمست بدم کہ کردم ایں اوباشی
با من بزبان حال میگفت سبو　　من چوں تو بدم تو نیز چوں من باشی

خواہی کہ پسندیدۂ انام شوی　　مقبول قبول خاصہ و عام شوی
اندر پئے مومن و جہود و ترسا　　بدگوے مباش تا نکو نام شوی

گر روے زمیں بجملہ آباد کنی　　چنداں نبود کہ خاطرے شاد کنی
گر بندہ کنی بلطف آزادے را　　بہتر کہ ہزار بندہ آزاد کنی

زاں پیش کہ از جام اجل مست شوی　　زیر لگد حادثہا پست شوی
سرمایہ بدست آر دریں رہ کانجا　　سودے نکنی اگر تہیدست شوی

با درد بساز تا دوائے یابی　　از درد منال تا شفائے یابی
مے باش بوقت بینوائی شاکر　　تا عاقبت الامر نوائے یابی

علی

پیش از ہمہ شاہان غیور آمدۂ　　ہر چند کہ آخر بظہور آمدۂ
اے ختم رسل قرب تو معلوم شد　　دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

میر درد

دوں ہمت اگر مال و زرے پیدا کرد　　چوں مور براے خود پرے پیدا کرد

کے مرتبۂ سفلہ فزاید اسباب عیسیٰ نشود ہر کہ خرے پیدا کرد

غافل مشو و دیدۂ دل کور مکن کاشانۂ انتباہ بے نور مکن
عیب و ہنر خویش ہمہ وقت ببیں آئینہ ز پیش روے خود دور مکن

نیک و بد تو جملہ مبرہن شدنی است ہر عضو زباں بہ رنگ سوسن شدنی است
کوتہ شب عمر تو شود خواہ دراز روزے بچنین است کہ روشن شدنی است

گر حسن معاد خواہی و حسن معاش بر مرضیٔ حق درد بدل راضی باش
سوے نکند تصنع و ساختگی بے ساختہ باش و ہیچ خود را متراش

اے غفلت دل حال ترا کردہ زبوں ہر دم ز حیا دار سر خویش نگوں
رنجے باشد کہ از دہن سر بر زند بے یاد خدا دمے کہ آید بیروں

اشرف مقدسی

یارب تو مرا بآتش قہر مسوز در خانۂ دل چراغ ایمان افروز
ایں خلعت بندگی کہ شد پارہ ز جرم از راہ کرم برشتۂ عفو بدوز

امامی خلخالی

با خلق خدا سخن بشیرینی کن اظہار نیاز و عجز و مسکینی کن
تا بر سر دیدہ جا دہندت مردم چوں مردم دیدہ ترک خود بینی کن

حالی پانی پتی

سر بر مفراز و خاک پاے ہمہ باش دلہا مخراش در رضاے ہمہ باش
با خلق نیامیختنین از خامیٔ تست ترک ہمہ گیر و آشناے ہمہ باش

مولوی جامی

یک لحظہ اگر دل حزینت بدہند آسودگیٔ روے زمینت بدہند
گر مہر خداست نقش بر خاتم دل عالم ہمہ در زیر نگینت بدہند

اے مرد گنہگار در توبہ کشادہ است   انواع نعم بہر تو آمادہ نہادہ است
بشتاب سوے توبہ کہ از مادر گیتی   از کردن تاخیر بسے واقعہ زاد است

گر خاک سر کوے مذلت باشی   رسوا شدۂ شہر و محلت باشی
بہ زانکہ بزرق و خود نمائی صد سال   شایستۂ ہفتاد و دو ملت باشی

بیکار ولا بکار فردا نرسی   اینجا نکنی کار بدانجا نرسی
کار خود از امروز بفردا مفگن   ترسم کہ از امروز بفردا نرسی

میرزا جلال اسیر

پیوستہ خدا را اطاعت مے کن   اوقات شریف صرف طاعت مے کن
تا صاحب آبرو شوی چون خورشید   با نان جوین خود قناعت مے کن

یارب دل فارغ و تن آگہ دہ   دستے ز گریبان امل کوتہ دہ
یکبار محروم کن از قید ہمہ   نزدیک خود از رہے کہ دانی رہ دہ

قاسم

بر نالہ و بر زارئے من رحمت کن   بر مفلسی و خوارئے من رحمت کن
بر گریہ و بیدارئے من رحمت کن   بر فقر و نگونسارئے من رحمت کن

رہرو باید کہ در رہ راست رود   آنگاہ در آں راہ چو رہ راست رود
کج رو کہ بگوئمت ہمیں راست شنو   کج آں باشد کہ بر پئے خواست رود

نخشبی

نخشبی خیز با زمانہ بساز   ورنہ خود را نشانہ ساختن است
عاقلان زمانہ مے گویند   عاقلی با زمانہ ساختن است

سرمد

با قوت پیل مور مے باید بود   با ملک دو کون عور مے باید بود

این طرفہ نگر کہ عیب ہر آدمی — مے باید دید و کور مے باید بود

افعال بدم ز خلق پنہاں مے کن — دشوار جہاں بر دلم آساں میکن
امروز خوشم بدار فردا با من — آنچہ از کرم مے سزد آں کن

امیر خسرو

دائم دل خود بمصیبت شاد کنی — چوں غم رسدت خدائے را یاد کنی
دنیا ز تو رفتہ و ترا دعوے ترک — گنجشک پریدہ را چہ آزاد کنی

ہر نکس کہ خداوند عطا مے دہدش — زنہار نگوئی کہ چرا مے دہدش
گر خود بزرگ شد حسد واجب نیست — ما را چہ بخیلی چو خدا مے دہدش

عُرفی

اے کردہ زر و سیم ترا دشمن دین — نقش گنہ از لوح جبین تو مبین
از روسیہی پاک نگردی ہرگز — تا سر نہ نہی بسجدہ مانند نگین

ہر کس کہ بخویشتن گمانے دارد — چوں در نگری عیب نہانے دارد
عمریست کہ در باغ جہاں گردیدم — ہر میوہ کہ دیدم استخوانے دارد

اے در طلب کمال سرگرم شتاب — در صورت کس مبین و معنی دریاب
ہر چند عقیق است بآتش ہمرنگ — دارد بدہان تشنہ خاصیت آب

کردم ہر چند جستجو در عالم — یاران موافق بجہاں کم دیدم
افسوس کہ ہیچ مہرہائے شطرنج — یک رنگ نیند ہمنشیناں باہم

تا دیدن تو وا کردہ بہ امت در خیر — بر روئے زمیں نیست نشانے از دیر
چوں سایہ و بلبل گذشت آں نامہ سیاہ — کز پیروئیت گذشتہ شد تابع غیر

ہلالی

در عالم بیوفا کسے خرم نیست   شادی و نشاط در بنی آدم نیست
آنکس کہ دریں زمانہ اورا غم نیست   یا آدم نیست یا ازیں عالم نیست

تا کے دلت از چرخ حزیں خواہد بود   با محنت و درد ہمنشیں خواہد بود
خوش باش کہ روزگار پیش از من و تو   تا بود چنیں بود و چنیں خواہد بود

نے از تو حیات جاوداں میخواہم   نے عیش و تنعم جہاں میخواہم
نے کام دل و راحت جاں میخواہم   آنی کہ رضائے تست آں میخواہم

قلندر

اے خوردہ شراب غفلت از جام ہوس   مشغول مشو بحرص چوں بانگ جرس
ترسم کہ ازآں خواب چو بیدار شوی   مستی رود و درد سرت ماند و بس

ابو سعید ابو الخیر

اے آنکہ دوائے دردمنداں دانی   درمان و علاج مستمنداں دانی
احوال دل خویش چہ گویم با تو   ناگفتہ تو خود ہزار چنداں دانی

من بے تو دمے قرار نتوانم کرد   احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زباں شود ہر موئے   یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

اے آنکہ بملک خویش پایندہ توئی   در ظلمت شب صبح نمایندہ توئی
کار من بیچارہ قوی بستہ شدہ   بکشائے خدایا کہ کشایندہ توئی

اے در صفت ذات تو حیران کہ و مہ   وز ہر دو جہاں خدمت درگاہ تو بہ
علت تو ستانی و شفا ہم تو دہی   یارب تو بفضل خویش بستان و بدہ

اللہ بفریاد من بیکس رس   لطف و کرمت یار من بیکس رس
ہر کس بکسے و حضرتے مے نازد   جز حضرت تو ندارد این بیکس کس

گر قرب خدا مے طلبی دلجو باش   اندر پس و پیش خلق نیکوگو باش
خواہی کہ چو صبح صادق القول شوی   خورشید صفت با ہمہ کس یکرو باش

منشین ز طلب دامن ہمت برزن   اندر رہ دوست دیدہ بر نشتر زن
گیرم بدرون خانہ راہت ندہند   نومید مباش و حلقہ بر در زن

زائر

از بذل و عطا کہ در عمل مے آید   در جود کرم کے خلل مے آید
این مال و متاع ہمچو جوئے است روان   ہر چیز کہ مے رود بدل مے آید

شاپور

این عمر بابر بہاران ماند   وین عیش بسیل کوہساران ماند
زنہار چنان بزی کہ بعد از مردن   انگشت گزیدنی بیاران ماند

اینکہ امروز ترا فرصت کار خویش است   توشہ بردار کہ فردا سفرے در پیش است
توشۂ راہ فنا تا بتوانی بردار   کہ تہیدست درین بیشہ بسے دلریش است

غربتی

غربتی گر روی بشہر و دیار   روے در مسجد مصفا کن
دوست را گر نمے توانی دید   خانۂ دوست را تماشا کن

نساخ

یارب شدہ ام تبہ بیامرز مرا   شد روے دلم سیہ بیامرز مرا
دردا کہ بجز گنہ نکردم کارے   بخشندۂ ہر گنہ بیامرز مرا

دنیا مطلب ہوشمند مے دانند   عقبیٰ مطلب نجیبند مے نمایند

مولا طلب و بزراه مولا مے باش کاین سخت رہست سالکش مردانند

نے حیلہ و نے مکر و دغل مے باید نے علم مذاہب و ملل مے باید
نساخ شنو کہ بہر آمرزش خلق در حضرت حق حسن عمل مے باید

در حضرت تو گناہگار آمدہ ایم از کردۂ خویش شرمسار آمدہ ایم
دانیم کہ بحر رحمتت در جوش است افتاں خیزان و بیقرار آمدہ ایم

نے تخت نہ من تاج شہاں میخواہم نے خاتم و نے مہر و نشاں میخواہم
مہر تو بدل زماں زماں میخواہم درد و غم تو جہاں جہاں میخواہم

ابو درعہ

پاکی و منزہی و بے ہمتائی کس را نرسد ملک بدیں زیبائی
خلقاں ہمہ خفتہ اند و درہا بستہ یارب تو در لطف بما بکشائی

باقی باللہ

در راہ خدا جملہ ادب باید بود تا جاں باقی است در طلب باید بود
دریا دریا اگر بکامت ریزند گم باید کرد و خشک لب باید بود

بصیر

اے تازہ پسر شنو ازیں پیر کہن یک نکتہ کہ اندرو ہست اصل سخن
حرفے کہ درو معرفتے نیست مخواں کارے کہ درو منفعتے نیست مکن

فخر رازی

ہرگز دل من ز علم محروم نشد کم ماند ز اسرار کہ مفہوم نشد
ہفتاد و دو سال فکر کردم شب و روز معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد

فخری کاشی

اے جملۂ بیکسان عالم را کس یک جو لطفت تمام عالم را بس
من بیکسم و کسے ندارم جز تو از لطف بفریاد من بیکس رس

مرزا بیدل

اے طبع کجت سرشتہ با کبر و منی   دانستہ تمام خلق را دون و دنی
ہر جا کہ روی لاف اصالت چہ زنی   چوں اصل تو از گل است یا آب منی

منتبین

گر بہر رفاہ خلق کوشی مردی   در جوش غضب گر نخروشی مردی
مردی نبود پوشش خفتاں در جنگ   عیب دگراں اگر بپوشی مردی

ناصح

با علمت گر عمل برابر گردد   کام دو جہاں ترا میسّر گردد
مغرور بر ایں مشو کہ خواندی ورقے   زاں روز حذر کن کہ ورق برگردد

بابا افضل الدین کاشانی

آں را کہ ز کار بد پشیمانی نیست   با او اثرے ز لطف یزدانی نیست
غافل شدن و دل بجہاں دربستن   جز محض خری و عین نادانی نیست

ہر چند دل خلق نگہداری بہ   کس را ز کم و بیش نیازاری بہ
چوں عالم را وفا نخواہد بودن   پس تخم جفا ہر آنچہ کم کاری بہ

گیرم کہ تمام مصحف از بر داری   با آں چہ کنی کہ نفس کافر داری
سر را بزمیں ہمے نہی بہر نماز   آں را بزمیں نہ کہ در سر داری

گر در نظر خویش حقیری مردی   ور بر سر نفس خویش امیری مردی
مردی نبود فتادہ را پاے زدن   گر دست فتادۂ بگیری مردی

کم گوے و بجز مصلحت خویش مگوے   چیزیکہ نپرسند تو از پیش مگوے
گوش تو دو دادند و زبان تو یکے   یعنی کہ دو بشنو و یکے بیش مگوے

حکیم سنائی

منگر تو بدان که ذو فنون آید مرد — در عهد وفا نگر که چون آید مرد
از عهدهٔ عهد گر برون آید مرد — از هرچه گمان بری فزون آید مرد

کو راهروے که ره نوردش گوئیم — یا سوختهٔ که اهل دردش گوئیم
هرکس که میان شغل دنیا نفسے — با او باشد هزار مردش گوئیم

ملا سحابی استرآبادی

ایں عمر که مارا املے بیش نبود — ویں شادیٔ عالم که غمے بیش نبود
چوں مد شهاب و برق بر اوج نمود — هرچند دراز شد دمے بیش نبود

باید همه ترک تو و مائی کردن — بر اوج یگانگی همائی کردن
آنجا که بہ از تو و ہیچ تو اند — کوتہ نظری است خود نمائی کردن

از خود بگریز در حق آویز ہمے — تا در حرم اماں شوی محترمے
با زندگی و خرمۓ خویش مناز — کاںرا بدمے برند و ایں را بدمے

خواجہ عبد الخالق غجدوانی

گر در دلت از کسے شکایت باشد — درد دل تو از و بغایت باشد
زنہار بانتقام مشغول مشو — بد را بدیٔ خویش کفایت باشد

ابو نصر فارابی

زاں پیش که از جہاں فرو مانی فرد — آں کن که نبایدت پشیمانی خورد
امروز بکن چو میتوانی کارے — فردا چہ کنی چو ہیچ نتوانی کرد

جہانگیر بادشاہ

ہرکس بضمیر خود صفا خواہد داد — آئینۂ خویش را جلا خواہد داد
ہر جا که شکستۂ بود دستش گیر — بشنو که ہمیں کاسہ صدا خواہد داد

محمد افضل سرخوش

زنہار قدم براہ عصیاں مگذار　　رو کن دائم بتوبہ و استغفار
یک جرم کند دلیر بر جرم دگر　　دزدی است نتیجۂ قمار آخر کار

شیخ عطار

وے بر سر خاک دوستے با دل ریش　　میباریدم خون جگر بر رخ خویش
آواز آمد کہ چند گریی بہ ما　　بر خود بگریی کہ کار داری در پیش

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی

ما عادت خود بہانہ جوئی نکنیم　　جز راست روی و نیک خوئی نکنیم
آنہا کہ بجاے بد بدیہا کردند　　گر دست دہد بجز نکوئی نکنیم

شیخ محمد علی حزیں

یاراے زباں کو کہ ثناے تو کنم　　توصیف کمال کبریاے تو کنم
چیزے بہ بساط ما تہیدستاں نیست　　جانے کہ تو دادۂ فداے تو کنم

غفلت زدہ ام خاطر آگاہم دہ　　افسردہ دلم آہ سحرگاہم دہ
عمریست کہ رو از دو جہاں تافتہ ام　　اے قبلۂ مقبلاں بخود راہم دہ

ابو المکارم خواجہ شمس الدین درکانی

اے دوست بہر کار مشو بے سر و بن　　مگذار سر زبانت از دست سخن
لفظے کہ درو فائدہ نیست مگوے　　کارےکہ درو مصلحتے نیست مکن

مولوی معنوی

بد میکنی و نیک طمع میداری　　ہم بد باشد سزاے بد کاری
با آنکہ خداوند کریم است و رحیم　　گندم ندہد بار چو جو میکاری

خواہی کہ دریں زمانہ فردے گردی　　یا در رہ دیں صاحب دردے گردی
ایں را بجز از صحبت مرداں مطلب　　مردے گردی چو گرد مردے گردی

شیخ احمد ہمام

یارب بکشائے بر من از توبہ درے　بے منت خلق مپرساں ما حضرے
ایں باقیء عمر من چناں دار مرا　کز من نرسد بہیچ کس درد سرے

در راہ خدا تو خود فروشی ہیچی　در طاعت و بندگی بکوشی ہیچی
تا کبر و حسد ز سینہ بیروں نکنی　گر خرقۂ بایزید پوشی ہیچی

کمال خجندی

گر در پئے قول و فعل سنجیدہ شوی　در دیدۂ خلق مردم دیدہ شوی
با خلق چناں مزی کہ گر فعل ترا　ہم با تو عمل کنند رنجیدہ شوی

عرفی شیرازی

اے آنکہ بسنگ فرق دشمن شکنی　بر تارک خویش گلفشاں چوں چمنی
با خویش چناں باش کہ با دشمن خویش　با دشمن خود چنانکہ با خویشتنی

طالب آملی

گر دریا باشی و سرابت دانند　در خانۂ معمور خرابت دانند
زانکہ سراب وار غلطی بر خاک　از خشک لبی و مردم آبت دانند

تا در قفس سینہ بود مرغ نفس　مگذار کہ دل شود عنانگیر ہوس
جہدے کہ ہمیشہ اوج گیری چو ہمائے　چوں سایہ نشیں شدی چہ عنقا چہ مگس

لا اعلم

دارم دلکے غمیں بیامرز و مپرس　صد واقعہ در کمیں بیامرز و مپرس
شرمندہ شوی اگر بپرسی عملم　اے اکرم اکرمیں بیامرز و مپرس

بیش طلبی زہیچ کس بیش مباش　چوں مرہم و موم باش وچوں نیش مباش
خواہی کہ زہیچ کس بتو بد نرسد　بدگوے و بد آموز و بد اندیش مباش

هیچ دانی که شیر مردی چیست شیر مرد زمانه دانی کیست
آنکه با دشمنان تواند ساخت آنکه با دوستان تواند زیست.

آتش بدو دست خویش در خرمن خویش چوں خود زده ام چه نالم از دشمن خویش
کس دشمن من نیست منم دشمن خویش اے واے من و دست من و دامن خویش

تا کے بهوا و هوس مائل باشی زاں ره که بریدنی است غافل باشی
اکنوں که گذشته را تلافی خواهی از خنجر انفعال بسمل باشی

گر آدمئی ترا هنر بایستے قول تو بلیغ و معتبر بایستے
جز خوردن و خواب چوں نداری کارے گوش تو ازیں دراز تر بایستے

اے احمد مرسل شرف هر دو سرا اجلے شود از خاک در تو بینا
آنی که بشان تو بانسان و ملک حق گفت بگو و سلموا تسلیما

آں روز که عاصیان عصیان مناص فرسوده بعتبهٔ تو سازند نواص
باشی تو شفیع آں جماعت آں دم بر تست خطاب رحمت العالم خاص

آراسته گردد چو قیامت را صف عالم شود از فسردگی جمله تلف
والله بایں شگفته روئے آں دم آئے چو گل و گل شفاعت بر کف

حق کرده ترا براستی سرمایه زآن است که از عرش فزودی پایه
در آئینهٔ ضمیر تو عکس نبود زیں وجه نداشت جسم پاکت سایه

انتخاب از شاه نامه

حمد باری تعالے

بنام خداوند خورشید و ماه	که دل را بنامش خرد داد راه
خداوند هستی و هم راستی	نخواهد ز تو کژّی و کاستی
خداوند کیوان و بهرام و شید[1]	کزویست امید و بیم و نوید
ستودن من او را ندانم همے	از اندیشه جاں بر فشانم همے
ازو یست پیدا مکان و زماں	پیے مور بر هستیٔ او نشاں
ز گردنده خورشید تا تیره خاک	هماں باد و آب آتش تابناک
به هستیٔ یزداں گواهی دهند	روان ترا آشنائی دهند
سوے آفرینندۂ بے نیاز	بباید که باشی همے در گداز
ز دستور و گنجور و از تاج و تخت	ز کمّی و بیشی و ناکام و بخت
همون بے نیاز است و ما بنده ایم	بفرمان و رایش سرافگنده ایم
چو جان و خرد بے گماں کرده است	سپهر و ستاره برآورده است
جز او را مداں کردگار بلند	کزو شادمانی و زو مستمند
شب و روز و گرداں سپهر آفرید	خور و خواب و تندی و مهر آفرید

در ستایش پیغمبر و یارانش

اگر دل نخواهی که باشد نژند	نخواهی که دائم بوی مستمند
چو خواهی که یابی ره از بد رها	سر اندر نیاری بدام بلا
بوی در دو گیتی ز بد رستگار	نکو نام باشی بر کردگار
بگفتار پیغمبرت راه جوے	دل از تیرگیها بدین آب شو

[1] آفتاب ✤

ترا دین و دانش رهاند درست　　ره رستگاری ببایدت جست
چه گفت آن خداوند تنزیل و وحی　　خداوند امر و خداوند نهی
که خورشید بعد از رسولان مه　　نتابید بر کس ز بوبکر به
عمر کرد اسلام را آشکار　　بیاراست گیتی چو باغ بهار
پس از هر دوان بود عثمان گزین　　خداوند شرم و خداوند دین
چهارم علی بود جفت بتول　　که او را بخوبی ستاید رسول
که من شهر علمم علیم در است　　درست این سخن قول پیغمبر است
علی را چنین گفت و دیگر همین　　کزیشان قوی شد بهر گونه دین
نبی آفتاب و صحابان چو ماه　　بهم نسبتی یک دگر راست راه

کشته شدن اشکبوس بدست رستم

دلیرے که بد نام او اشکبوس[1]　　همے بر خروشید بر سان کوس
بیامد که جوید از ایران نبرد　　سر هم نبرد اندر آرد بگرد
ز گردان ایران هم آورد خواست　　ز جولان او در جهان گرد خاست
بشد تیز رهام با خود و گبر[2]　　همے گرد رزم اندر آمد بابر
برآهیخت رهام گرز گران　　غمی شد ز پیکار دست سران
نه بد کارگر گرز بر ترگ او　　اگر چند مے جست خود مرگ او
بگرز گران دست برد اشکبوس　　زمین آهنی شد سپهر آبنوس
بزد گرز بر ترگ رهام گرد　　کله خود او گشت زان زخم خرد
چو رهام گشت از کشانی ستوه　　بپیچید زو روے شد سوے کوه
ز قلب سپاه اندر آشفت طوس　　بزد اسپ کاید بر اشکبوس
تهمتن بر آشفت و با طوس گفت　　که رهام را جام باده است جفت
تو قلب سپاه را بآیین بدار　　من اکنون پیاده کنم کارزار

[1] نام دلیرے که از جانب افراسیاب شاه توران با رستم جنگ نمود ۔

[2] خفتان ۔

کماں را بزہ بر بیازو فگند ‖ بہ بند کمر بر بزد تیر چند
یکے تیر در دست رنگ آبنوس ‖ خرامید و آمد بر اشکبوس
خروشید کاے مرد جنگ آزماے ‖ ہم آوردت آمد مرو باز جاے
کشانی بخندید و خیرہ بماند ‖ عناں را گراں کرد و او را بخواند
بدو گفت خنداں کہ نام تو چیست ‖ تن بے سرت را کہ خواہد گریست
تہمتن بدو گفت کاے شوم تن ‖ چہ پرسی تو نامم دریں انجمن
مرا مام من نام مرگِ تو کرد ‖ زمانہ مرا پتک ترگ تو کرد
کشانی بدو گفت بے بارگی ‖ بکشتن دہی تن بیکبارگی
تہمتن چنیں داد پاسخ بدوے ‖ کہ اے بیہدہ مرد پرخاشجوے
پیادہ ندیدی کہ جنگ آورد ‖ سرِ سرکشاں زیر سنگ آورد
بشہر تو شیر و پلنگ و نہنگ ‖ سوار اندر آیند ہر سو بجنگ
ہم اکنوں ترا اے نبردہ سوار ‖ پیادہ بیاموزمت کارزار
کشانی بدو گفت کو بیت سلیح ‖ نہ بینم ہمے جز فریب و مزیح
بدو گفت رستم کہ تیر و کماں ‖ ببینی کت اکنوں سرآرد زماں
کماں را بزہ کرد پس اشکبوس ‖ تنش لرز لرزاں رخ سندروس[۱]
برستم بر آنگہ ببارید تیر ‖ تہمتن بدو گفت بر خیرہ خیر
ہمے رنجہ داری تن خویش را ‖ دو بازو و جان بد اندیش را
تہمتن بہ بند کمر برد چنگ ‖ گزیں کرد یک چوبہ تیر خدنگ
خدنگے بر آورد پیکاں چو آب ‖ نہادہ برو چار پر عقاب
بمالید چاچی کماں را بدست ‖ بچرم گوزن اندر آورد شست
ستوں کرد چپ را و خم کرد راست ‖ خروش از خم چرخ چاچی بخاست
چو سوفارش آمد بہ پہنای گوش ‖ ز چرم گوزناں بر آمد خروش
چو پیکاں ببوسید انگشت او ‖ گذر کرد از مہرۂ پشت او
چو زد تیر بر سینۂ اشکبوس ‖ سپہر آں زماں دست او داد بوس

[۱] صمغے است مانند کہربا ۔

قضا گفت گیر و قدر گفت ده   فلک گفت احسن ملک گفت زه
کشانی ہمم اندر زماں جاں بداد   تو گفتی که او خود ز مادر نزاد

پرسیدن کاموس نشان رستم از پیران[1]

بپرسید پس مرد بیدار دل   کجا بسته بود اندر آں کار دل
که برگوے با من که آں شیر مرد   چگونه خرامد بدشت نبرد
ز بالا و زورش چه داری نشاں   چه گوید به آورد با سرکشاں
چگونه است مردی و دیدار او   چگونه شوم من به پیکار او
اگر ایدونکه او بست کامد ز راه   مرا رفت باید بآورد گاه
بدو گفت پیراں که ایں خود مباد   که او ایدر آید کند رزم یاد
یکے مرد بینی چو سرو سہی   بدیدار با زیب و با فرہی
بسا رزمگاہاں که افراسیاب   ازو گشت پیچاں و دیده پر آب
یکے رزم سازیست خسرو پرست   شخنت او برد سوے شمشیر دست
بکین سیاوش کند کارزار   کجا او به پروردش اندر کنار
سلاح ورا بر نتابد کسے   کند آزمایش ز گرداں بسے
برزم اندروں چوں به بندد میاں   تنش زور دارد چو شیر ژیاں
نه برگیرد از جاے گرزش نہنگ   اگر بفگند بر زمیں روز جنگ
زہے بر کمانش بر از چرم شیر   یکے تیر و پیکان او ده ستیر
اگر سنگ خارا بجنگ آیدش   شود موم وز موم ننگ آیدش
برزم اندر آید بپوشد زره   یکے جوشن از بر ببندد گره
یکے جامه دارد ز چرم پلنگ   بپوشد ببر اندر آید بجنگ
ہمے نام ببربیاں خواندش   ز خفتان و جوشن فزوں داندش
نسوزد بر آتش نه بر آب تر   شود چوں بپوشد بر آیدش پر
یکے رخش دارد بزیر اندروں   که گوئی رواں شد کُہ بے ستوں
نیارامد از بانگ ہنگام جنگ   ہمے آتش افروزد از خاک و سنگ

[1] پیراں نام سپه سالار افراسیاب است .

اندرزهاے اردشیر شاه ایران

همه مهتراں را ز ایراں بخواند　　سزاوار بر تخت شاهی نشاند
ازآں پس شهنشاه بر پاے خاست　　بخوبی بیاراست گفتار راست
چنیں گفت کاے نامداران شهر　　ز راے و خرد هرکه دارید بهر
بدانید کیں تیز گرداں سپهر　　نتازد بداد و نیازد[1] بمهر
هرآں را که خواهد برآرد بلند　　هم او را سپارد بخاک نژند
نماند جز از نام او در جهاں　　همه رنج با او شود در نهاں
بگیتی نماند بجز نام نیک　　هرآنکس که خواهد سرانجام نیک
ترا روزگار اورمزد[2] آں بود　　که خوشنودے پاک یزداں بود
شما دست یکسر به یزداں زنید　　بکوشید و پیمان او مشکنید
که بخشنده اوست و دارنده او　　بلند آسماں را نگارنده او
ستمدیده را اوست فریاد رس　　منازید با نازش او بکس
نباید نهادن دل اندر فریب　　که پیش فراز اندر آید نشیب
کجا آنکه مے سود تاجش بابر　　کجا آنکه بودے شکارش هژبر
نهالی همه خاک دارند و خشت　　خنک آنکه جز تخم نیکی نه کشت
همه هرچه باید اندریں مرز من　　همه گوش دارید اندرز من
نمایم شما را کنوں راه پنج　　که سودش فزوں آید از تاج و گنج
بگفتار ایں نامدار اردشیر　　همه گوش دارید برنا و پیر
هرآنکس که داند که دادار هست　　نباشد مگر پاک یزداں پرست
دگر آنکه دانش مگیری تو خوار　　اگر زیر دستی وگر شهریار
سه دیگر بدانی که هرگز سخن　　نگردد بر مرد دانا کهن
چهارم چناں داں که بیم گناه　　فزوں باشد از دار و از بند و چاه

[1] مشتق از یازیدن بمعنی اراده و آهنگ کردن ◆
[2] نام روز اول از هر ماه شمسی که روز مبارک است ◆

به پیچم سخن مردم عیب جوے | نگیرد بنزد کسان آبروے

بگویم یکے تازه اندرز نیز | که آن برتر از دیده و جان و چیز
خنک آنکه آباد دارد جهان | بود آشکارائے او چون نهان
دگر آنکه دارد وے آواز نرم | خردمندی و شرم و گفتار نرم
بپرهیز[1] مکن سیمت از بهر لاف | به بیهوده مپراگن[2] اندر گزاف
زمانے سپاسائے نه آموختن | اگر جان همے خواهی افروختن
تو پیوسته دل دور داری ز غم | ز نا آمده بد نباشی دژم
نه پیچی بکارے که کار تو نیست | نیازی بدان کو نه کار تو نیست

همه یاد دارید گفتار ما | کشیدن بدین کار تیمار ما
هر آنکس که با داد روشن دل اند | از آمیزش یکدگر نگسلند
دل آرام گردد بر چار چیز | کزو خوبی و سودمندی است نیز
یکے بیم و آزرم و شرم از خدائے | که تا باشدت یاور و رهنمائے
دگر داد دادن تن خویش را | نگه داشتن دامن خویش را
بفرمان یزدان دل آراستن | ورا چون تن خویشتن خواستن
سه دیگر که پیدا کنی راستی | بدو افگنی کژّی و کاستی
چهارم که از رائے شاه جهان | نه پیچی دل از آشکار و نهان
دلت بسته داری به پیمان او | روان را نه پیچی ز فرمان او
بدو مهر داری چو بر جان خویش | چو با داد بینی نگاهبان خویش

بدان کوش تا دور باشی ز خشم | بمردی بخواب[3] از گنهگار چشم
بفردا ممان کار امروز را | بر تخت منشان بد آموز را

[1] لقمه و خزانه ۞ [2] نهی از پراگندن ۞
[3] صیغهٔ امر از خوابیدن - از گنهگار چشم بدوز ۞

بترس از بد مردم بد نهان
که بر بد نهان تنگ باشد جهان
سخن هیچ مسرای با رازدار
که او را بود نیز همراز و یار
تو عیب کسان هیچ گونه مجوی
که عیب آورد بر تو بر عیب گوی
دگر چیره گردد هوا بر خرد
خردمندت از مردمان نشمرد
سخن پیش فرهنگیان سخته[1] گوی
بهر کس نوازنده و تازه روی
مکن خوار خواهنده درویش را
بر تخت منشان بد اندیش را
هر آنکس که پوزش کند بر گناه
تو بپذیر و کین گذشته مخواه
همه داد ده باش و پروردگار
خنک مرد بخشنده و بردبار
بیارای دل را بدانش که ارز
بدانش بود چون بدانی بورز[2]
چو بخشنده باشی گرامی شوی
بدانائی و داد نامی شوی

نیایش آفریننده و ستایش محمود پادشاه

بر آن آفرین کآفرین[3] آفرید
مکان و زمان و زمین آفرید
هم آرام زوییست هم کام زو
هم انجام زوییست و فرجام زو
سپهر و زمین و زمان کرده است
کم و بیش گیتی بر آورده است
ز خاشاک ناچیز تا عرش راست
سراسر به هستئ یزدان گواست
جز او را مخوان کردگار جهان
شناسندهٔ آشکار و نهان
وزو بر روان محمد درود
بیارانش بر هر یکی بر فزود
همه پاک بودند پرهیزگار
سخنهای شان برگذشت از شمار
کنون بر سخنها فزایش کنیم
جهان آفرین را نیایش کنیم
ستائیم تاج شهنشاه را
که تختش درفشان کند ماه را
جهاندار محمود با فر و جود
کزو بخشش و جود شد در وجود

[1] سنجیده و اندیشیده ٭ [2] امر از ورزیدن یعنی کشتکاری کردن و بپایان کارے کردن و حاصل کردن و اینجا بهمین معنی امر است ٭
[3] آفرینش ٭

دلیر است و با بخشش و فر و داد | زمانه ز فرمان او گشت شاد
خداوند گوپال و شمشیر و رنج[۱] | خداوند آسانی و تاراج و گنج
جهاندار با فر و نیکی شناس | که از تاج دارد ز یزدان سپاس
خردمند و دانا و چیره سخن | جوانه بسال و بدانش کهن
همے مشتری بارد از فر او | بنازیم در سایهٔ پر او
برزم آسمان را خروشان کند | چو بزم آیدش گوهر افشان کند
چو خشم آورد کوه ریزان شود | سپهر از بر خاک لرزان شود
پدر بر پدر شهریار است و شاه | بنازد بدو گنبد هور و ماه
جهاندار تا جاودان نام او | همه بهتری باد فرجام او
سر نامه کردم ثنائے ورا | بزرگی و آئین و رائے ورا
ازو دیدم اندر جهان نام نیک | ز گیتی ورا باد فرجام نیک
ز دیدار او تاج روشن شد است | ز بد با ورا بخت جوشن شد است
بنازد بدو مردم پارسا | ہم آنکس که شد بر زمین پادشا
هوا روشن از مایهٔ ور بخت اوست | زمین پایهٔ نامور تخت اوست
برزم اندرون ژنده پیل بلاست | به بزم اندرون آسمان وفاست
چو در بزم رخشان شود رائے او | همه موج خیزد ز دریائے او
به نخچیر شاهان شکار وے اند | دد و دام در زینهار وے اند
از آواز گرزش همے روز جنگ | بدرد دل شیر و چرم پلنگ
سرش سبز بادا دلش پر ز داد | جهان بے سر و افسر او مباد

سپردن اورمزد پادشاهی را به بهرام و اندرز کردن

چو دانست کز مرگ نتوان گریخت | بسے آب خونین ز نرگس بریخت
پسر بد مر او را یکے خوبکام | خردمند خواندیش بهرام نام
بگسترد فرش اندر ایوان خویش | بفرمود بهرامش آمد به پیش

۱ بمعنی معروف و رنگ و لون و مال و اینجا بمعنے مال چسپان است ٭

بدو گفت کای پاک زاده پسر	بمردی و دانش بر آورده سر
بمن ناتوانی نهاد است رو	که رنگ رخم کرد همرنگ او
خم آورده بالای سرو سهی	گل سرخ بگرفت رنگ بهی[۱]
چو روز تو آید جهاندار باش	خردمند باش و بی آزار باش
نگر تا نه پیچی سر از دادخواه	نه بخشی ستمگارگان را گناه
زبان را مگردان بگرد دروغ	چو خواهی که تاج از تو گیرد فروغ
روانت خرد باد و دستور شرم	سخن گفتنت چرب و آواز نرم
خداوند پیروز یار تو باد	دل زیردستان شکار تو باد
بنه کینه و دور باش از هوا	مبادا هوا بر تو فرمان روا
سخن چین و بیدانش و چاره گر	نباید که یابند پیشت گذر
ز نادان نیابی جز از بدتری	نگر سوی بیدانشان ننگری
چنان دان که بی شرم و بسیار گوی	نه بیند بنزد کسی آبروی
خرد را مه[۲] و خشم را بنده دار	مشو تیز با مرد پرهیزگار
نگر تا نگردد بگرد تو آز	که آز آورد خشم و بیم و نیاز
همه بردباری کن و راستی	جدا کن دل از کژی و کاستی
به پرهیز تا بد نگردت نام	که بدنام گیتی نه بیند بکام
ز راه خرد هیچ گونه متاب	پشیمانی آرد دلت را شتاب
درنگ آورد راستی ها پدید	ز راه هنر سر نباید کشید
سر بردباران نیابد بخشم	ز نابودنیها بخوابند چشم
وگر بردباری ز حد بگذرد	دلاور گمانی به سستی برد
هر آنکس که باشد خداوندگاه	میانجی خرد را کند بر دو راه
نه تیزی نه سستی بکار اندرون	خرد باد جان ترا رهنمون
نگهدار تا مردم عیب جوی	نجوید بنزدیک شاه آبروی

[۱] نام میوهٔ معروف + [۲] مهتر +

تاختن سعد وقاص با یران و فرستادن یزدگرد رستم را به جنگ او

عمر آنکه شد مومنان را امیر | ستوده ورا خالق بی نظیر
گزین سعد وقاص را با سپاه | فرستاد تا رزم جوید ز شاه
چو بخت عرب بر عجم چیره بود | همی بخت ساسانیان تیره بود
دگرگونه شد چرخ گردان بچهر | ز ایرانیان پاک[۱] ببرید مهر
بداد جهان آفرین کردگار | بباید همی بنده را کرد کار
بآزار او بنده را پای نیست | جز او جان ده و چهره آرای نیست
چو آگاه شد زان سخن یزدگرد | ز هر سو سپاه اندر آورد گرد
بفرمود تا پور هرمزد راه | بپیماید و برکشند با سپاه
که رستم بدش نام و بیدار بود | خردمند و گرد و جهاندار بود
برفت و گرانمایگان را ببرد | هر آنکس که بودند بیدار و گرد

نامهٔ رستم بسعد وقاص و پاسخ آن

فرستادهٔ تیز چون برق و رعد | فرستاد رستم بنزدیک سعد
یکی نامه بر حریر سفید | نوشتند پر بیم و چندین امید
سر نامه گفت از جهاندار پاک | نباید که باشیم بی ترس و باک
کزو هست بر پای گردان سپهر | همه پادشاهیش داد است و مهر
وزو باد بر شهریار آفرین | کز زیبای تاج است و تخت و نگین
به پیش آمد این ناپسندیده کار | به بیهوده این رنج و این کارزار
بمن بازگوی آنکه شاه تو کیست | چه مردی و آیین و راه تو چیست
بنزد که جوئی همی دستگاه | برهنه سپهبد برهنه سپاه

۱؎ پاک مهر برید - ای همه مهر ببرید ۔

بنانی تو سیری و هم گرسنه / نه پیل و نه تخت و نه بار و بنه
بایران ترا زندگانی بس است / که مهر و کلاه بهر دیگر کس است
که با پیل و گنج است و با تاج و گاه / پدر بر پدر نام بردار شاه
ببالای او تخت را شاه نیست / بدیدار او در فلک ماه نیست
ز شیر شتر خوردن و سوسمار / عرب را بجایی رسیدست کار
که تخت عجم را کند آرزوی / تفو باد بر چرخ گردان تفوی
شما را بدیده درون شرم نیست / ز راه خرد مهر و آزرم نیست
بدین چهره و این مهر و این راه و خوی / همی تاج و تخت آیدت آرزوی
جهان گر باندازه جویی همی / سخن بر گزافه نگویی همی
سخنگوی مردی بر ما فرست / جهاندیده و گرد و دانا فرست
بدان تا بگوید که رای تو چیست / به تخت کیان رهنمای تو کیست
سواری فرستم بنزدیک شاه / بخواهم ازو هرچه خواهی بخواه
تو جنگ چنین پادشاهی مجوی / که فرجام این خواری آید بروی
نبیره جهاندار نوشیروان / که با داد او پیر گشتی جوان
جهان را مکن پر ز نفرین خویش / ستم بر کسان اندر آیین خویش
نگه کن بدین نامهٔ پندمند / مکن چشم و گوش و خرد را به بند
چو نامه بمهر اندر آمد بداد / به پیروز شاپور فرخ نژاد
بر سعد وقاص شد پهلوان / از ایران بزرگان روشن روان
همه غرق در آهن و سیم و زر / سپرهای زرین و زرین کمر
چو بشنید سعد آن گرانمایه مرد / پذیره شدش با سپاهی چو گرد
سپهبد فرود آمد اندر زمان / ز لشکر بپرسید و از پهلوان
هم از شاه و دستور و از لشکرش / ز سالار بیدار و از کشورش
ردا زیر پیروز افگند و گفت / که ما نیزه و تیغ داریم جفت
ز دیبا نگویند مردان مرد / ز زر و ز سیم و ز خواب و ز خورد
شما را بمردانگی نیست کار / همان چون زنان رنگ و بوی و نگار

هنرتان بدیباست پیراستن   دگر نقش بام و در آراستن
هم آنگاه فیروز نامه بداد   سخنهای رستم بدو کرد یاد
سخنهاش بشنید و نامه بخواند   وزان نامهٔ پهلوی خیره ماند
بتازی یکی نامه پاسخ نوشت   پدید آورید اندرو خوب و زشت
سر نامه بنوشت نام خدای   محمد رسولش بحق رهنمای
ز جنی سخن گفت و از آدمی   ز گفتار پیغمبر هاشمی
ز توحید و قرآن و وعد و وعید   ز تهدید و از رسمهای جدید
ز قطران و از آتش و زمهریر   ز فردوس و جوی می و جوی شیر
ز کافور و از مشک و ماء معین   درخت بهشت و می و انگبین
که گر شاه بپذیرد این دین راست   دو عالم بشادی و شاهی وراست
همان تاج یابد همان گوشوار   همه ساله با بوی و رنگ و نگار
شفیع از گناهش محمد بود   تنش چون گلاب مصعد[۱] بود
بکاری که پاداش یابی بهشت   نباید بباغ بلا خار کشت
هر آنکس که پیش من آید بجنگ   نبیند بجز دوزخ و گور تنگ
بهشت است اگر بگرود جای او   نگر تا چه آید کنون رای او
همیشه بود آن و این بگذرد   چنین داند آن کس که دارد خرد
بقرطاس مهر عرب بر نهاد   درود محمد همی کرد یاد
فرستادهٔ سعد وقاص رفت   بنزدیک رستم خرامید تفت
چو شعبه مغیره برفت از گوان   که آید بر رستم پهلوان
از ایرانیان نامداری ز راه   بیامد بر پهلوان سپاه
که آمد فرستادهٔ پیر سست   نه اسب و سلیح و نه جامه درست
یکی تیغ باریک در گردنش   پدید آمده چاک پیراهنش
چو رستم بگفتار او بنگرید   ز دیبا سراپرده بر کشید

۱ه بلند بر آمده +

ز زربفت چینی کشیدند نخ[1]   سپاه اندر آمد چو مور و ملخ
نهادند زرین یکی زیرگاه   نشست از برش پهلوان سپاه
نشستند پیشش صد و شصت مرد   سواران و شیران روز نبرد
چو شعبه بیالای پرده سرای   بیامد بر آن جامه ننهاد پای
همی رفت بر خاک بر خوار خوار   ز شمشیر کرده یکی دستوار[2]
نشست از بر خاک و کس را ندید   سوی پهلوان و سران ننگرید
بدو گفت رستم که جان شاد دار   بدانش روان تن آباد دار
بدو گفت شعبه که ای نیک نام   اگر دین پذیری علیک السلام
بپیچید رستم ز گفتار او   بروماتش پر چین شد از کار او
ازو نامه بستد بخواننده داد   سخنها برو کرد داننده یاد
چنین داد پاسخ که او را بگوی   نه تو شهریاری نه دیهیم جوی
ندیدی سر نیزه بخت مرا   دلت آرزو کرد تخت مرا
تو اکنون بدین خرمی باز گرد   که جای سخن نیست روز نبرد
بگویش که در جنگ مردن بنام   مرا بهتر آید ز گفتار خام

رزم رستم با سعد وقاص و کشته شدن رستم

چو شعبه بنزدیک او گشت باز   سپه را بفرمود تا کرد ساز
بفرمود تا بر کشیدند نای   سپه اندر آمد ز هر سو بجای
بر آمد یکی گرد و بر شد خروش   همه کر شدی مردم تیز گوش
سنانهای الماس در تیره گرد   ستاراست گفتی شب لاجورد
همی نیزه بر مغفر آب دار   نیامد بمغز اندرون پایدار
سه روز اندر آن جایگه بود جنگ   با ایرانیان بر ببود آب تنگ
شد از تشنگی دست گردان ز کار   هم اسب گرانمایه از کارزار
لب رستم از تشنگی شد چو خاک   زبان گشت اندر دهان چاک چاک

۱ صف لشکر و رشته و فرش بسیار لطیف ۲ عصا

چناں تنگ شد روزگار نبرد / زگل تر بخوردن گرفت اسب و مرد
خروشے بر آمد بکردار رعد / ازیں روے رستم وزآں سوے سعد
برفتند هر دو ز قلب سپاه / بیکسو کشیدند ز آوردگاه
چو از لشکر آں هر دو تنها شدند / بزیر یکے تند بالا شدند
همے تاختند اندرآں رزمگاه / دو سالار بر یکدگر کینه خواه
خروشے بر آمد ز رستم چو رعد / یکے تیغ زد بر سر اسپ سعد
تگاور زد و اندر آمد بسر / جدا گشت زو سعد پرخاشخر
بر آهیخت رستم یکے تیغ تیز / بداں تا نماید بدو رستخیز
همے خواست از تن سرش را برید / زگرد سپاه ایں مرآں را ندید
فرود آمد از اسپ و زین پالنگ / بزد بر کمر بر سر پالهنگ
بپوشید دیدار[5] رستم ز گرد / بشد سعد پویاں ز جاے نبرد
یکے تیغ زد بر سر ترگ او / که خوں اندر آمد ز ترگش برو
چو دیدار رستم زخوں تیره گشت / جهاں جوے تازی برو چیره گشت
دگر تیغ زد بر سر و گردنش / بخاک اندر افگند جنگی تنش
سپاه از دو رویه کس آگاه نه / کسے را سوے پهلواں راه نه
همے جست هر پهلواں را سپاه / برفتند تا پیش آوردگاه
بدیدندش از دور پر خون و خاک / سرا پاے گشته بشمشیر چاک
هزیمت گرفتند ایرانیاں / بسے نامور کشته شد درمیاں
بسے کشته بر زمیں بماندند نیز / ز شاهاں جهاں را بپر آمد قفیز
سوے شاه ایراں بیامد سپاه / شب تیره و روز تازاں براه
چو رستم بجنگ اندروں کشته شد / سر نامداراں همه گشته شد
سپاه مسلماں پس اندر دماں / همے شد بکردار شیر ژیاں
به بغداد بود آں زماں یزدگرد / که او را سپاه اندر آمد بگرد
بگفتند با او که رستم نماند / ازآں غم بدریا دروں نم نماند

[5] چشم و رخ و چهره ❖

بگشتند چندی ز ایران سپاه / دگر باز گشتند از آن رزمگاه
از آنجا بکرخ اندر آمد سپاه / همه از پارسی هم ز تازی براه
فرخ زاد هرمزد با آب چشم / از آن روز درد اندر آمد بخشم
بکرخ اندر آمد یکی حمله برد / که از نیزه داران نماند ایچ گرد
یکایک ز بغداد بیرون شدند / بگشتند و چندین پر از خون شدند
فرخ زاد برگشت نزدیک شاه / چه از گرد با آلت رزمگاه
دگر روز برگاه بنشست شاه / بسر بر نهاد آن کیانی کلاه
یکی انجمن کرد با بخردان / بزرگان و بیدار دل موبدان
بزرگان برو خواندند آفرین / که این است فرجام تخت و نگین
نگه کن که اکنون چه فرمان دهی / چه خواهی و با ما چه پیمان نهی
جهان را چنین پاسخ آورد شاه / کز اندیشه گردد همی دل تباه
همان به که سوی خراسان شویم / ز پیکار دشمن تن آسان شویم
که آنسو فراوان مرا لشکر اند / همه پهلوانان کند آور اند
سنا زنگ مرد است ماهوی نیز / سواران و پیلان و هر گونه چیز
کجا پیشکار شبانان ماست / بر آورده[1] دشتبانان ماست
فرخ زاد بر هم بزد هر دو دست / چنین گفت کای شاه یزدان پرست
ببد گوهران بر بس ایمن مشو / که این را یکی داستان است نو
اگر چند بر گوهر افسون کنی / بکوشی کش از زنگ بیرون کنی
چو پروردگارش چنان آفرید / تو بر بند یزدان نیابی کلید
بدو گفت شاه ای هژبر دلان / از این آزمایش ندارم زیان
ببود آن شب و بامدادان پگاه / گرانمایگان بر گرفتند راه
ز بغداد راه خراسان گرفت / همه رنجها بر دل آسان گرفت

[1] والی و بزرگ قوم ✦

انتخاب از دیوان قاآنی

قصائد

دلیل بر وجود ذات بیهمتا

دوشم ندا رسید ز درگاه کبریا ... کای بنده کیست بهتر ازین عجز یا ریا

خوانی مرا خبیر و خلاف تو آشکار ... دانی مرا بصیر و خطای تو برملا

گر دانیم بصیر چرا میکنی گناه ... ور خوانیم خبیر چرا میکنی خطا

اجرای من خوری و کنی خدمت امیر ... روزیٔ من بری و کشی منت کیا[1]

تا کی شوی بهانه‌گر جرم را سپر ... تا کی کنی بمعذرت جبر التجا

گوئی که جبر باشد و باکت نه از گناه ... دانی که جرم داری و شرمت نه از خدا

ق دیو از برای آنکه بهشتت شود دلیل ... نفس از برای آنکه ز کیشت کند جدا

آن از طریق شرع کند با تو دوستی ... وین در لباس زهد شود با تو آشنا

آن نرم نرم شبه باطل کند بیان ... وین گرم گرم نکتهٔ ناحق کند ادا

این دزد کاروان و تو مسکین کاروان ... آن رند و اوستاد و تو نادان روستا

آن آردت ز مسلک توحید منصرف ... وین آردت بمهلک تنزیه ره نما

تو درمیان هایم[2] و حیران و تن[3] زده ... آگنده از سفاهت و آموده از عما[4]

بر دیدهٔ خلوص تو حاجب شود هوس ... بر آتش نفاق تو دامن زند هوا

سازد ترا بشرک خفی دیو ممتحن ... آرد ترا بکفر جلی نفس مبتلا

نفس ترا کسالت اصلی شود سبب ... طبع ترا بهالت فطری شود غطا[5]

گوئی که صلوات که شرع است ناپسند ... رانی که زکوٰة که دین است ناروا

تا رفته رفته دغدغهٔ دل شود قوی ... تا لمحه لمحه تقویت دل کند قوا

---

[1] بکسر اول پادشاه جبار و صاحب و خداوند ٭ [2] سرگشته و حیران ٭ [3] خاموش شده ٭
[4] بالفتح گمراهی ٭ [5] پرده ٭

گوئی بخود که رب ز چه رفته است در حجاب
رانی بدل که حق ز چه مانده است در خفا

گر زانکه هست حکمت پنهان شدن کدام
ور زانکه نیست پیرو فرمان شدن چرا

تا چند مکر و دغدغه اے دیو زشت خو
تا چند کفر و سفسطه[1] اے مست ژاژ خا[2]

بر بودِ من دلیل بس این چرخ گرد گرد
بر ذات من گواه بس این دهر دیرپا

گوینده بباید تا دف کند خروش
گوینده بباید تا که کند صدا

سر بیست زیر پرده که مے پوید آسمان
آبیست زیر پره[3] که مے گردد آسیا

بے نوبهار گل نشود بوستان فروز
بے کردگار که نشود آسمان گرا

شاه ار ترا به تخت منقش دهد جواز[4]
میر ار ترا بکاخ مقرنس زند صلا

مدحت کنی بتخت بنقاش آن سریر
تحسین کنی درست بمعمار آن بنا

گوئی بکلک صنعت نقاش آفرین
رانی بدست قدرت معمار مرحبا

آخر چگونه کوه بدان شوکت و شکوه
آخر چگونه چرخ بدین رفعت و علا

بے قادرے بوادئ هستی نهد قدم
بے صانعے بعرصهٔ امکان زند لوا

آخر چگونه عرش بدین پایه و شرف
آخر چگونه مهر بدین مایه و بها

بے آمرے بسیط جهان را شود محیط
بے خالقے فضاے زمین را دهد ضیا

اسباب فرش من چه کم از کاخ پادشا
آیات عرش من چه کم از عرش پادشا

صفت شب

دوشینه چون کشید شه زنگ لشکرا
سلطان روم را ز سر افتاد افسرا

باز سفید روز بپرید از آشیان
زاغ شب سیاه بگسترد شهپرا

تاریک شد سپهر چو ظلمات و اندرو
تازان ستاره چون بسپاهی سکندرا

چونان شبے دراز که پنداشتی قضا
یکره بریده نافش با روز محشرا

افروخت چهره زین تل[5] خاکستری سهیل
چون از درون تودهٔ خاکستر اخگرا

[1] بیهوده گوئی ۔ [2] بیهوده گو ۔ [3] پره سنگ آسیا ۔ [4] یک پیک مسافران مسر از سلطان گیرند ۔ تا کسیے در راه متعرض نشود ۔ روا ۔ تساهل ۔ آب که ستور و کشت را دهند ۔ گذشتن از جائے و راهے ۔ [5] کنایه از آسمان ۔

شکایت از جور چرخ

دهر چوں نیرنگ سازد چرخ چوں دستاں کند   مغز را آشفته سازد عقل را حیراں کند
آں کلاه نامرادی بر سر دانا نهد   ویں قبائے کامرانی در بر ناداں کند
گاه آں برخوارئے دانا دو صد بهتاں زند   گاه ایں بر یارئے ناداں دو صد پیماں کند
در بر دانا اگر بیند لباس عبقری   تار تارش را بسختی اره و سوهاں کند
بر تن ناداں اگر یابد پلاس دیلمی   موے مویش را بنرمی توزئی و کتاں کند

در صفت شمشیر

تیغے گهر نگار فرستاد شهریار   تا سازدش طراز کمر صاحب اختیار
تیغے که گر بآتش سوزاں گذر کند   چنداں بود برنده که گرمی برد و نار
تیغے که بر حریر اگر نقش او کشند   پودش چو عمر خصم ملک بگسلد ز تار
تیغے که گر بکوه نگارند نام او   فریاد الغیاث بر آید ز کوهسار
تیغے که گر بعرصهٔ هستی در آورند   لاحول گو بملک عدم میکند فرار
تیغ است آں نه حاشا تیغے است خونفشاں   تیغست آں نه دیکے برقیست فتنه بار
ز آنساں بود برنده که یارد که بگسلد   پیوند استعاره ز الفاظ مستعار
از بسکه عضو عضو جهاں در هراس ازوست   ماند جهاں ازو بتن شخص رعشه دار
چنداں برنده است دمش کز خیال آں   کاسد شده است کار رفوگر دریں دیار
در مغز هوشیار گر افتد خیال آں   آشفته و گسسته شود مغز هوشیار
ایں تیغ نیست آئینهٔ نصرت است زانکه   نصرت درو شمایل خود دید آشکار
معنی ز لفظ نگسلد و او جدا کند   از لفظ معنی که برو دارد اشتهار

در صفت بهار

راستی را کس نمیداند که در فصل بهار   از کجا گردد پدیدار ایں همه نقش و نگار
عقلها حیراں شود کز خاک تاریک نژند   چوں بر آید وایں همه گلهاے نغز کامگار
گر ز نقش آب و خاک است اینهمه ریحان و گل   از چه بر ناید گیاهے ز آب و خاک شوره زار
کیست آں صورتگر ماهر که بے تقلید غیر   ایں همه صورت برو بے علت و آلت بکار

له نوعے از کتاں ٭ ۲ه زینت ٭ ۳ه متناسب اندام ٭

چوں نپرسی کایں تماثیل از کجا آمد پدید — چوں نجوئی ایں تصاویر از کجا شد آشکار
خیری از مہر کہ شد زیں ساں بگلشن زرد روے — لالہ از عشق کہ شد زیں ساں ببُستاں داغدار
از چہ بے زنگار سبز ہست از ریاحیں بوستاں — از چہ بے شنگرف سرخ ہست از شقائق کوہسار
باد بے عنبر چرا شد ایں چنیں عنبر فشاں — ابر بے گوہر چرا گشتہ ایں چنیں گوہر نثار
برکف ایں تسبیح یاقوت از چہ گیرد ارغواں — بر سر ایں تاج زمرد از کہ دارد کوکنار
برق از شوق کہ بخندد بدینساں قاہ قاہ — ابر از ہجر کہ بگرید بدینساں زار زار
چوں مجوساں بلبل از ذوق کہ دارد زمزمہ — چوں عروساں گلبن از بہر کہ بندد گوشوار
ابر غواصی نداند از کجا آرد گہر — باد رقاصی نداند از چہ رقصد در بہار
تا کہ گوید باد را بے مقصدے چندیں بپوے — تا کہ گوید ابر را بے موجبے چندیں ببار
چہر سوری از چہ شد بے غازہ زینساں سرخ رنگ — زلف سنبل از چہ شد بے شانہ زینساں تابدار
راستی چوں خواجہ باید عارفے یزداں پرست — تا شناسد قدر صنع و قدرت پروردگار

در وصف اسب

بستہ بعزم پارس چو از ملک رے کمر — زیں بر زدم بکوہۂ یکران رہ سپر
اسپے بگاہ پویہ سبکرو تر از خیال — اسپے بگاہ حملہ مہیا تر از نظر
اسپے کہ ہست جنبش او در بسیط خاک — ساری تر از حیات در اندام جانور
اسپے کہ ہست گاہ درنگ و گہ شتاب — کوہ گرانش مادر و برق یماں پدر
من بر جہاں فوروے چنیں کہ گفتمت — بنشستہ چوں بر اوج ہوا مرغ نامہ بر
بس دشتہا بریدم دنیا درو سراب — بس کوہہا نوشتم گردوں برو کمر
گاہے ببال شہپر فلک بُد مرا گذار — گاہے بناف گاو زمیں بد مرا گذر
اطوار سپہر بندہ چو ادوار روزگار — گہ پست و گہ بلند و گہے زیر و گہ زبر
اے بس شگفت رود کہ بروے پُلے نہ بود — بگذشت باد پایم و گامش نگشت تر

در ستایش شیراز

تبارک اللہ از پارس آں خجستہ دیار — کہ مے نہ بیند چوں آں دیار یکسا دیار
کسے ندیدہ در آفاق ایں چنیں معمور — بہیچ عصرے از اعصار مصرے از امصار
نسیم او ہمہ دلکش تر از نسیم بہشت — ہواے او ہمہ خرم تر از ہواے بہار

زلالہ ہر دمن اوست کوہے از یاقوت	ز سبزہ ہر چمن اوست کانے از زنگار
حدایقش زدہ پہلو بہ ہشت باغ بہشت	زگونہ گونہ فواکہ زگونہ گونہ ثمار
ز بسکہ زمزمۂ ساز خیزد از ہاموں	ز بسکہ قہقۂ کبک آید از کوہسار
فضاے دشت پر از صوتہاے موسیقی	ہواے کوہ پر از لحنہاے موسیقار
ز رنگریزئ ابر بہار در ہاموں	ز مشک بیزئ باد ربیع در گلزار
ہزار طعنہ دمن را بدکۂ صبّاغ	ہزار خندہ چمن را بکلبۂ عطار
ز ہرچہ عقل تصور کند در او موجود	ز ہرچہ وہم تفکر کند در آں بسیار
ہمہ صنایع چینش بصحن ہر دکّاں	ہمہ ظرائف رومش بطرف ہر بازار
زہے سفید حصارش کہ نافریدہ خدائے	چناں حصارے در زیر این کبود حصار
نگر مسیر تخیلات او بوقت ثمر	بسان پیراں خم گشتہ از گرانئ بار
ق ز بس قلاع و صیاصی ز بس بقاع و قصور	ز بس مزارع و مواشی ز بس ضیاع و عقار
بساحتش نبود شخص را مجال گذر	بعرصہ اش نبود مرد را طریق گذار
صوامعش چو ارم گشتہ کعبۂ اشراف	مساجدش چو حرم گشتہ قبلۂ ابرار
منابرش چو فلک مرتقاے خیل ملک	معابرش چو افق ملتقاے لیل و نہار
ندیدہ نبض حکیمانش از کمال وقوف	خبر دہند ز رنج نہان ہر بیمار
محاسبانش از آغاز آفرینش خلق	شمار خلق توانند تا بروز شمار
ہزار محفل و در ہر یکے ہزار ادیب	ہزار مدرس و در ہر یکے ہزار سفّار
ز صرف و نحو و بدیع و معانی و امثال	بیان و فقہ و اصول و ریاضی و اخبار
ز جفر و منطق و تجوید و رمل و اسطرلاب	نجوم و ہیئت و تفسیر و حکمت و آثار
یکے نکات طبعی ہمے کند تعلیم	یکے رموز الٰہی ہمے کند تکرار
یکے نوشتہ بر اشکال ہندسی برہاں	یکے نمودہ ز قانون فلسفی اظہار
یکے سرایدکہ این است راے اقلیدس	یکے نگارد کاین است گفت بہمنیار

نادر ترین اشیا

نادر ترین اشیا نیکو ترین امکاں	از عقلہا ست اوّل وز خلقہا ست انساں
از انبیا پیغمبر وز اولیا ست حیدر	از اتقیا ابوذر وز اصفیا ست سلماں

سلہ قلعہ ہا سلہ ضیاع و عقار بمعنی زمین و آب کشت و امثال آں سۂ نام کتاب در حکمت

از نارہا ست دوزخ وز خاکہا مدینہ
از بادہا ست صرصر وز آبہا ست حیوان

از صفہا صفین وز قلعہ ہا ست خیبر
از کیشہا ست اسلام وز دینہا ست ایمان

از سورہ ہا ست یٰسین وز رمزہا ست طٰس
از قصہ ہا ست یوسف وز منزلات قرآن

از شکلہا مدور وز لونہا منور
از خطہا ست محور وز سطحہا ست دوران

از جسمہا مجرد وز صرحہا ممرّد
از کوہہا ست جودی وز صدمہا ست طوفان

از قصرہا خورنق وز حلہا ستبرق
از واقعات ہجرت وز دردہا ست ہجران

از نہ سپہر اطلس وز ہفت نجم خورشید
از چار اصل آتش وز ہر سہ فرع حیوان

از ترکہا ست چینی وز ترکہا خطائی
از تیغہا ست طوسی وز ابرہا ست نیسان

از قلعہ ہا دماوند وز رودہا سماوہ
از جایہا حدایق وز کانہا بدخشان

از روزہا ست مولود وز شامہا شب قدر
از وقتہا سحرگہ وز مرغہا سحرخوان

از شہدہا ست شکّر وز جامہا جہان بین
از دُرہا ست گوہر وز بیخہا ست مرجان

از بزمہا ست فردوس وز جویہا ست کوثر
از سروہا ست آزاد وز عطرہا ست ریحان

از نخلہا ست طوبےٰ وز سبزہا بنفشہ
از ہمدمان است حورا وز شاہدان است غلمان

از رندہا بلادن وز کینہ ہا سیاوش
از شورہا قیامت وز شعلہ ہا ست نیران

از نایہا ست ترکی وز چرخہا ست چاچی
از خنگہا ست ختلی وز خطہ ہا ست ایران

درخشیدن صبح

صبح بر آمد بکوہ مہر درخشان
چرخ تہی گشت از کواکب رخشان

یوسف بیضا بر آمد از چاہ خاور
صبح زلیخا صفت درید گریبان

جادۂ ظلمات شب رسید بآخر
گشت سحرگہ پدید چشمۂ حیوان.

چرخ بر آوردہ ز آستین ید بیضا
از در اعجاز ہمچو موسے عمران

ہمچو فریدون بکین بیور[1] ظلمت
چرخ ز خور بر فراشت اختر کاوان

شب چو شماساس[2] راند رخش عزیمت
قارن روزش شگافت سینہ بہ پیکان

تیر اعظم کشید تیغ چو رستم
دیو شب از ہیبتش گریخت چو آلوان[3]

[1] کلاہ خرد + [2] نام ضحاک و مخفف بیور آب + [3] نام سپہ سالار ایرانی کہ بدست قارن
کشتہ شد + [4] نام دیوے کہ رستم او را کشت +

زال خور از ناوک شعاع فلک را	خون ز شفق بر کشاد همچو خزروان
مهر منور خروج کرد ز خاور	بر صف کاوه از دیار سپاهان
دیدهٔ اسفندیار ماه برآورد	رستم مهر از گزینه بیلک پران

لشکر کشیدن محمد شاه پادشاه ایران بسمت هرات

مهین خدیو محمد شه آفتاب ملوک	سپهر عزّ و معالی جهان فهم و فطن[۱]
بعزم چالش افغان خدا ز رے بهرات	سپه کشید و برانگیخت عزم را توسن
بسال پنجه دانه از پس هزار و دویست	چو کرد آهوے خاور ببرج شیر وطن
ز کوه و دشت چنان درگذشت موکب شاه	که از گریوهٔ کهسار سیل بنیان کن
رسیده تا بدر حصن غوریان که بخاک	نیافریده چنوں قلعه قادر ذو المن
دروب[۲] او همه چون پنجهٔ قضا مبرم	بروج او همه چون بارهٔ بقا متقن
بزرگ بار خدا گفتی بروے زمین	بیافریده یکے آسمان ز ریم[۳] آهن
هزار پهلو پولاد خاے پتیاره[۵]	گزیده بهر حراست درآن حصار سکن[۴]
درشت هیکل و عفریت خوے کژمژ گوے	سطبر ساعد و باریک ساق و زفت بدن
زمخت سیرت و زنجیر خاے و ناهنجار	دژم صورت و موبین لباس و روبین تن
کمین برادر دستور مرزبان هرات	مشمّر[۶] از در کینش دو دست تا آرن[۷]
بکوتوالیے آن دژ درون آن دوکان	چنان عزیز که عزّیٰ درون خیل شمن[۸]
سران شاه بفرمان شاه پرّه زدند	چو لشکر اجل آن باره را به پیرامن
حصاریان پلنگینه خوے کوه جگر	ز بهر رزم فرو چیده عزم را دامن
ز چیرگی همه مانند سیل در کهسار	ز تیرگی همه مانند دود در گلخن
همه هژبر بچنگ و همه دلیر بجنگ	همه معارک جوے و همه بلارک[۹] زن
به پیش بیلک برنده دیده کرده هدف	به پیش ناوک درنده سینه کرده مجن[۱۰]
وزین کرانه هژبر افگنان لشکر شاه	سطبر بال و قوی بال و گرد و شیر فگن
هواے معرکه از گرد راه و چوبهٔ تیر	نموده چون کتف خار پشت و پرّ زغن

۱ زیرکی ۲ درها ۳ چیزیکه که از گداختن آهن در کوره ماند ۴ مقیم ۵ آفت ۶ دامن وآستین بالا زده ۷ مخفف آرنج ۸ بت پرست ۹ شمشیر ۱۰ سپر

رسیده از فزع توپ اهل باره چنانکه — گزندگان هوام از بخور فروامن[۱]
ز زخم توپ دژ آشوب شهریار جهان — ز بسکه شد در و دیوار باره پر روزن
بکوتوال حصار آنچنان جهان شد تنگ — که حصن نامی بمسعود و چاه بر بیژن
جز تیغ گشته سپاه و سلیح گشته تباه — روان ز جسم روان گشته و توان ز تون[۲]
چه گفت گفت چه جوشیم در هلاکت جان — چه گفت گفت چه کوشیم در فلاکت تن
گیاه نیست روان کش بزند و روید باز — نه شاخ گل که بهر ساله بر دمد بچمن
کنون علاج همین است و بس که برگیریم — بدست مصحف و تیغ افگنیم بر گردن
چو عجز و ذلت ما دید و رنج و علت ما — ز جرم و ذلت ما بگذرد خدیو زمن
ز گفت او همه را چهره بر شگفت آمد — بآفرینش زبانها گشاده چون سوسن
بعجز یکره برداشتند مصحف و تیغ — ز سر فگنده کله بر کتف نهاده رسن
دمان شدند و امان خواستند و شاه جهان — رسن گشود و ضمان گشت شان ز خلق حسن
سه روز ماند و سپه خواند و زر و سیم فشاند — سپس بسوی حصار هرات راند سرکن[۳]
یکی انبشته[۴] مکار پیشه برد خبر — بمرزبان هری کای همیشه یار محن
شه از ری آمد و بگرفت غوریان و پریر — بشاده[۵] آمد و در جاده جای داشت پرن[۶]
همی بجنبشم من آید که بامداد پگاه — هوا ببر کند از گرد جامهٔ اوکن[۷]
ازین خبر دل افغان خدا چنان لرزید — که روز گرما در دست خلق با بیزن[۸]
بخواست مرکب و از جای جست و بست کمر — پی گریز و بپدرود بر گشاد دهن
خبر رسید بدستور جنگ دیدهٔ او — گره فگند بر ابرو ز خشم چون سوهن
ز جای جست و بشد سوی مرزبان هری — که هان بهان و میندا لجین[۹] را بلچن[۱۰]
اگر ز جنگ گریزی ز ننگ می‌مگریز — روی چگونه بدین مسکنت ازین مسکن
چسان علاج گریزی که نیست راه گریز — نه کلاغ و کبوتر که بر پری ز وکن[۱۱]

---

۱ عاقر قرحا که از آن هوام بگریزند ❊ ۲ تن و اندام ❊
۳ اسب ❊ ۴ جاسوس ❊ ۵ منزلی میان غوریان و هرات ❊ ۶ پروین و دیروز ❊
۷ مائل بسیاهی ❊ ۸ بادزن ❊ ۹ نقره ❊ ۱۰ برگ کوفته با آرد آمیخته ❊
۱۱ آشیانه ❊

ز چار سوے تو پر بسته اند راه گریز　　تو ابلهانه نهد زین نهاده بر کودن[1]

یکے بجاں که ببینیم کار گرد سپهر　　بود که متفق آید ستاره ریمن[2]

حصار را ز پس پشت خود وقایه[3] کنیم　　ز بیشش باره[4] برانیم باره بر دشمن

بموئیه[5] گفت بدو کاینت راے مستغرب[6]　　بناله گفت بدو کاینت گفت مستهجن[7]

هلا برهگذر باد مے مهل خاشاک　　الا بجلوه گه برق مے منه خرمن

بزرق مے نتواں بست باد در چنبر　　بکید مے نتواں سود آب در هاون

میان آں دو تن اندر ستیزه بود هنوز　　که بانگ بوق[8] بجیوق بر شد از برزن

طراق مقرعه بگذشت از دو صد فرسنگ　　غبار معرکه بر رفت تا دو صد جوجن[9]

در حصار برخ بست مرزبان هری　　گشاد قفل و برون ریخت گوهر از مخزن

ز در و لعل و زر و سیم و جوزق[10] و جادرس　　ز نقد و جنس و جو و کاه و گندم و ارزن

ز برد و خز و پرندین[11] و قاقم و سیغور[12]　　ز طوق و یاره و خلخال و عقد و اورنجن

ہمے بداد بصاع[13] و ہمے بداد بباع[14]　　ہمے بداد بکیل و ہمے بداد بمن

ندا فگند بہر گوشه تا مدافعه را　　برون شوند ز شهر هری چه مرد و چه زن

چه بوفعه اگر احدر است اگر اعور　　دمه زکبینه اگر اکمن است اگر ارکن[15]

جوان و پیر و زن و مرد و کاهل و جاهل　　کلان و خرد و بد و نیک و ابکم و الکن

ز بیل و بیلک و شمشیر و خنجر و خنجیر　　به رمح و ناوک و گوپال و گرزه و گرزن

بسهم و ناچخ و صمصام و خشت و دهره و شل　　به تیر و نیزه و سنرباش و سیف و حسام و رسن

به نیش و ناخن و چنگال و چوب و سنگ و سفال　　به زند و اره و سوهان و گرز و پتک و سفن

ز هر گروه و ز هر پیشه و ز هر بیشه　　ز هر سراے و ز هر خانه و ز هر برزن

بهر سیاق و بهر سیرت و بهر هنجار　　بهر طریق و بهر عادت و بهر دیدن

ز برج و باره و ایوان و خاکریز و فصیل　　ز پست و پیش و بر و شیب و ایسر و ایمن

---

۱ اسب پیر کم رفتار ✣ ۲ مکار ✣ ۳ معجر زناں و هرچه بداں چیزے را نگاه دارند و پناه دهند ✣ ۴ حصار و اسب ✣ ۵ گریه یا نوحه و ناله زاری ✣ ۶ مبالغه نماینده در خنده ✣ ۷ زشت شمرده شده ✣ ۸ نفیری ✣ ۹ مسافت پنج میل ✣ ۱۰ غوزه پنبه ناشگفته ✣ ۱۱ هر چیز که از حریر سازند ✣ ۱۲ نوعے از حریر ✣ ۱۳ پیمانه ✣ ۱۴ از سر انگشتان تا سر دوش ✣ ۱۵ هوشیار ✣

هم از پیاده گزین کرد شش هزار دلیر بگرز کوهه و پولاد پوش و تیغ آژن
سوار گشت و سپه راند و پشت داد بدو ببست راه شد آمد بر آن سپاه شکن
نشد آمدن خداوند و رخش راند و کشید بلارکی که برش فنجا است آبستن
کف آورید بلب از غضب ولی نه عجب که چون بشورد دریا کف آرد بهمن
بسا سرا که بصارم برید در مغفر بسا دلا که بناوک درید در جوشن
خروش کوس و آشوب شاه و لشکر خصم همان حکایت لاحول بود و اهرمن
ز نوک ناوک بهرام صولتان ملک زمین معرکه شد کان سرخ بهرامن
پی شگفته که از ترکتاز لشکرگاه ز فوج افغان بر اوج چرخ شد شیون
ز سوی چهرهٔ هر یک چو رود آمویه ز نیزه پیکر هر یک بشکل پالاون
بسا سوار کز آن رزمگاه بگاه گریز ز بیم جان و غم تن تاخت تا بختن
سپاه خصم ز پیش و سپاه شاه ز پی چنانچه از عقب صید شیر صیدافگن
هم این ز خشم بدان گفت کای دلیر بکوب همان ز قهر بدین گفت کای سوار بزن
ز بس گروهه زنبوره های تندر غو ز بس گلوله خمپاره های تنین تن
هنوز لشکر آن مرز را بشوریده دل هنوز مردم آن بوم را بشوریده تن
از آن پس که ز میدان فرو نشست غبار ز آب دیدهٔ آن جاودان دود افگن
ملک پیاده شد و قبهٔ سراوق او بهشتمین فلک آمد قرین نجم پرن
گسیل کرد بمیمند و اندخود سپاه سوی هزاره گروه از برای دفع فتن
ز صد هزار هزاره یکی نماند بجای که می نگشت گرفتار قید و بند و شکن
پی شقه کز بستان رسید و شیر سفید فرو چکید ز پستان ابر قیر آگن
هوا چو دیدهٔ شاهین سیاه گشت و شهید سپید پر حوصل بکوه و دشت و دمن
مهندسان قوی دست اقلیدس رای بساختند بفرمان شهریار زمن
مدینه چو مداین زرین و شه گزین گزید جای در او چون شعیب در مدین

۱ آنچه چیزها باو صاف کنند + ۲ گلوله + ۳ رعد + ۴ نعره و خروش +
۵ اژدها + ۶ پریشان شده +

ف اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا۔ پنجم گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری کے نتائج
سے اہل اسلام کو آگاہ کرنا۔ ششم ان مقاصد اور اغراض کے پورا کرنے کے لئے واعظوں کے تقرر۔
رسالہ کے اجرا اور دیگر وسائل کو عمل میں لانا ؎

اغراض کی تکمیل کے واسطے انجمن کی طرف سے دو واعظ ہیں۔ جن میں سے ایک صاحب شہر کے مختلف حصوں
میں ہر روز وعظ کہتے ہیں۔ اور حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی بحیثیت وکیل انجمن بیرونجات میں انجمن
کے مقاصد کی اشاعت فرماتے ہیں۔ اور برادران اسلام سے انجمن کے واسطے امداد طلب کرتے ہیں۔ ان کے پاس
سند مثبتہ دستخط میر مجلس و ممبران انجمن موجود ہے۔ سولہ زنانہ مدرسے ہیں۔ جن میں کلام اللہ اور
کتابوں کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور ضروری دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے۔ ماہ محرم ۱۳۰۴ھ ہجری سے لڑکوں
کی دینی و دنیوی تعلیم کے لیے مدرسۃ المسلمین لاہور میں جاری ہے۔ جو پہلے اپر پرائمری تک تھا۔
جنوری ۱۸۸۹ء سے مڈل کے درجے تک اور پھر جنوری ۱۸۹۲ء سے انٹرنس کے درجے تک پہنچ گیا ہے۔
چونکہ مسلمان بھائی ہمت کر کے انجمن کی امداد کریں گے۔ یہ سکول بھی آہستہ آہستہ ترقی کر کے انشاء اللہ
بھی مسلمانان پنجاب کا مرکز تعلیم ہوگا۔ شروع ۱۸۹۰ء سے سکول کے متعلق ایک بورڈنگ ہوس بھی
قائم ہو گیا ہے۔ جس میں بورڈروں کی ہر طرح کی نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے ہوتی ہے۔ ہفتہ وار انجمن کے دفتر میں
جلسۂ وعظ ہوتا ہے۔ جس میں واعظوں کے سوا تعلیم یافتہ مسلمان اپنی تحریروں اور تقریروں سے اپنے
بھائیوں کو مستفید کرتے ہیں۔ انجمن کے میر مجلس صاحب اپنے مکان پر ہر روز کلام اللہ کا ترجمہ انجمن کی اغراض
کی تکمیل کے لیے للہ پڑھاتے ہیں۔ ایک ماہوار رسالہ چھپتا ہے۔ جس میں انجمن کی کارروائی اور تہذیب
کے ساتھ مخالفین مذہب اسلام کے سوالوں کے جواب اور ان کے مذہب کی تردید اور مسلمانوں کی حالت کی درستی
کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے واسطے کتب مندرجہ پشت چھپ گئی ہیں۔ اور
اور کتابیں بھی تیار ہو رہی ہیں۔ جو مرتب ہونے کے بعد آہستہ آہستہ انشاء اللہ چھپتی جائیں گی۔ مسلمانوں کے
لاوارث یتیم اور مسکین بچوں کی پرورش کے واسطے جو بیکسی کی حالت میں پادریوں کے ہاتھ آ جاتے ہیں۔
یتیم خانہ کھل گیا ہے۔ اس میں تیس یتیم داخل ہیں۔ جن کی خوراک و پوشاک کا نہایت معقول انتظام
ہے۔ علاوہ ازیں بعض یتیم بچوں کو مدرسے میں وظیفہ۔ بعض کو فیس اور بعض کو سامان تعلیم دیا جاتا
ہے۔ اور لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ جو ایسے بچے پنجاب کی کچہریوں میں آئیں
وہ انجمن کو دئے جائیں۔ اگر مسلمان بھائیوں نے مال زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کی۔ تو یہ سب کام انشاء اللہ
اور بھی زیادہ خوش اسلوبی کے ساتھ پورے ہوں گے ؎

پس مندرجہ بالا مقاصد اور کارروائیوں کے لحاظ سے سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ کہ وہ اس انجمن کے
مقاصد کی تکمیل کے لئے زر سے۔ زبان سے۔ قلم سے مدد کریں۔ اور جس طرح ہو سکے۔ ان کے پورا کرنے کے
لئے ہر وقت مستعد رہیں۔ تاکہ دین اور دنیا میں ان کو سرخروئی حاصل ہو ؎

اشتہار

کتابوں کے طلب فرمانے یا انجمن کے متعلق اور کسی معاملے میں جو خط و کتابت کی جائے۔ وہ سب مولوی کرم بخش
مہتمم مطبع اسلامی و جائنٹ سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے نام ہونی چاہئے۔ مگر روپیہ ہمیشہ
منشی تاج الدین صاحب فنانشل سکرٹری انجمن و اکونٹنٹ دفتر اگزیمنر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام آنا چاہئے

المشتہر

شمس الدین جنرل سکرٹری انجمن

کتب موجودہ دفتر انجمن حمایت اسلام لاہور

تختۂ حروف اردو جلی .. ۶ پائی
اردو کا قاعدہ .. .. ۶ پائی
اردو کی پہلی کتاب لڑکوں کے واسطے ار۶ پائی
ایضاً لڑکیوں کے واسطے .. ار۶ پائی
ایضاً دوسری کتاب ۲ر۶ پائی
ایضاً تیسری کتاب ۵ر
اردو میں دینیات کا پہلا رسالہ ار۳ پائی
ایضاً دوسرا رسالہ ار۹ پائی
ایضاً تیسرا رسالہ ۲ر۳ پائی
صرف اردو کا ابتدائی رسالہ .. ۲ر
فارسی کی پہلی کتاب .. ار۹ پائی
ایضاً دوسری کتاب .. ۲ر۳ پائی
ایضاً تیسری کتاب .. ۶ر
ایضاً چوتھی کتاب .. ۸ر
صرف فارسی کا ابتدائی رسالہ ۳ر
تختۂ حروف عربی جلی .. .. ۶ پائی
عربی کا قاعدہ .. .. ۹ پائی
عربی کی پہلی کتاب ۲ر
عربی میں دینیات کی پہلی کتاب ار۳ پائی
ایضاً دوسری کتاب .. ۲ر۶ پائی
ایضاً تیسری کتاب .. ۳ر۶ پائی
انگریزی کا قاعدہ .. ۳ پائی
محمڈن سکول انگلش پرائمر ار۶ پائی
ایضاً فسٹ ریڈر .. ۴ر۶ پائی
ایضاً سکنڈ ریڈر .. ۶ر۶ پائی
ایضاً گرامر .. .. ار۶ پائی
انگریزی بول چال ۶ر
ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جواب ۴ر
ابطال الوہیت مسیح علیہ السلام ۴ر
تحریف قرآن کا جواب .. ۶ پائی
اثبات اصول اسلام .. ۲ر
مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کا لکچر ار۶ پائی
ازالۃ الشبہات .. .. ار۳ پائی
تقدیس الانبیاء ۳ر
اعجاز التنزیل ۴ر
فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب ۸ر
تصدیق براہین احمدیہ حصہ اول ۸ر
ریاض الصالحین ۸ر
جواہر الصمدیہ ۴ر
نیر اعظم ۴ر
مخزن الاشغال ۳ر

رفیق الطلباء ۸ر
مسئلہ ضروریہ .. .. ۵ر۳ پائی
تریاق اکبری ۴ر۶ پائی
تضمین ارشد ۳ر
عشرہ کاملہ .. .. ۶ پائی
ثورت فیصلہ ۲ر
نور اسلام .. .. ار۶ پائی
مرقع حکمت ۳ر
پارۂ قرآن شریف کلاں مترجم
قرآن شریف مترجم با محاورہ
قرآن شریف مع تفسیر حسینی
قرآن شریف سجاوندی
قرآن شریف مترجم بسہ ترجمہ
قرآن شریف دہ سطور بمبئی
صحیح بخاری مع شرح فتح الباری
المعتقد المنتقد ۱۲ر
تنبیہ النسوان
عدۃ الحصن الحصین .. ۴ر
عقائد الاسلام ۱۴ر
دیوان سوز ان
ارمغان حکمت
سرچشمۂ رحمت ..
ابن ماجہ .. ..
تحفہ شاہجہانی ۱۲ر
شرح مائۃ عامل کلاں .. ۸ر
مظہر الحق مع وسیلہ مغفرت ۲ر
دلائل الخیرات مع ارشاد مرشد ۸ر
مجمع الزوائد و منبع الفوائد
ولایتی کاغذ
ربع پارہ عم مترجم ۹ر
راشد دل کی شادی .. ار
مجموعہ مسئلہ ضروریہ گلابی
شرح وقایہ نظامی اردو
ترجمہ مشارق الانوار بمبئی
مشکوۃ شریف بمبئی ..
نفع المفتی والسائل .. ۸ر
درر الزہر ۲ر
شرح عقائد نسفی ۴ر
تعلیقات ابن یمین .. ۱۲ر
رسالہ فتح المغیث ۱ر

تزکیۃ الاصحاب .. ..
رسالہ مظفر نگر .. ..
رق منشور .. ..
حدائق البلاغت رنگین ۱۲ر
ابجیات .. .. ..
برکات محمدی .. ..
ایضاح الحجۃ .. ..
افضل المقال .. ..
الفاظ شاہ ولی اللہ
دلائل الخیرات مترجم نظامی
مجموعہ تصوف .. ..
مناقب الخلفائے راشدین
انوار المشارق .. ..
انشائے خرد افروز .. ..
آئینہ فارسی .. ..
حقیقۃ الصلوۃ .. ..
برہان لائح .. ..
انگلش اپروسمنٹ یعنی انگریزی
مکتب .. ..
دستور المبتدی .. ..
بحث الہداۃ ..
تعلیم پشتو ..
اتباع السنہ
موعظۂ حسنہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
منتخب الحکایات ..
مسلم شریف ..
مقدمہ تاریخ محمدی ..
تاریخ محمدی حصہ اول
مناجات فیروزی ..
نماز اور اس کی حقیقت
دعائے گنج العرش مترجم
مجموعہ پنج گنج ..
مجموعہ میزان الصرف
مخمس حسرت ..
گناہ بے لذت ..
علم الاشیاء .. ..
تائید اسلام .. ..

المشـــــــــتهر
نبی بخش لائبریرین انجمن حمایت اسلام لاہور